امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر
برادرز
اردو بازار ○ لاہور

لقد منّ اللّٰه على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اٰيٰته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر
شبیر برادرز
40 اردو بازار لاہور فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں
-شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب	•=•=•	المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة
عرفی نام	•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح و نظر ثانی	•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب و تخریج	•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور
☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل** پرانی سبزی منڈی کراچی
☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور، کراچی
☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

۲۱

کتاب الادب

ابواب

لباس	۵	خضاب	۲۳
داڑھی مونچھ	۳۰	ختنہ	۴۵
مصافحہ ومعانقہ	۴۷	سلام	۶۴
حسن معاشرت	۶۷	صحبت صالح وطالح	۸۶
تعظیم وشفقت	۹۳	لہو ولعب	۱۰۳
شعر وشاعری	۱۰۷	گانا اور مزامیر	۱۱۳
وعدہ اور عاریت	۱۲۱	حقوق عباد	۱۲۴
ہدیہ صلہ رحمی	۱۴۰	صدق وکذب	۱۴۵
حیاء وفحش گوئی	۱۴۷	بدگمانی وتہمت	۱۵۰
غیبت ودھوکہ	۱۵۲	ظالم ومظلوم	۱۵۶
اچھے اور برے نام	۱۶۲	سجدہ تعظیمی	۱۷۲
عورتوں کے احکام	۱۷۴	تحیۂ کفار	۱۸۳
شکر	۱۸۵	حقوق والدین	۱۸۹

اجمالی فہرست

۱۔ کتاب الادب ۳
۲۔ کتاب الحیوانات ۲۱۵
۳۔ کتاب التوبۃ ۲۳۵
۴۔ کتاب الزہد ۲۵۹
۵۔ کتاب الدعوات ۲۶۵
۶۔ کتاب الذکر ۳۲۱
۷۔ کتاب الفرائض ۳۴۵
۸۔ کتاب الساعۃ ۳۵۷
۹۔ کتاب الفضائل ۴۲۳

ا۔ لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُوْنَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ اَحَدُکُمْ ثَوْبَهٗ فَلْیَطْوِهٖ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَنْفَاسُهَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کیے کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَرْوَاحُهَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْهُ وَ اِنْ وَجَدَهٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آ جائے۔ اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْهِ اَحَدٌ اِلَّا نَامَ عَلَیْهِ الشَّیْطَانُ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ ۱۲ م

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۲۹۹/۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۲۹۹/۱۵

۱۹۵۲۔ ابن ابی الدنیا، ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

١٩٥٣- **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أَجَلْ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَإِنِّی أُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْتَرَمِنْهُ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر وحضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب كما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

١٩٥٤- **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ـ

١٩٥٣- المسند لابی یعلیٰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٢٧٢

السلسلة الضعیفة للالبانی ، ٨٩ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ٣/ ٤٧

١٩٥٤- السنن لابن ماجه، باب لبس السراویل ، ٢/ ٢٦٤

السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ٢/ ١٩٥

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔ ۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سراویل قبل الهجرة فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الهدی و المواهب و شرح سفر السعادة و غیرها۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تهذیب الامام النودی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۸۳

(۴) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قاال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَانَ عَلٰی مُوْسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَآءُ صُوْفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوْفٍ وَ جُبَّةُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۸۵

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔ ۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی ، باب الرجحان فی الوزن ، ۲/ ۱۹۰

۱۹۵۶۔ المستدرک للحاکم ، ۱/ ۲۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

١٩٥٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أَجَلْ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْتَرَ مِنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابو الفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک و تنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

١٩٥٤۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل۔

١٩٥٣۔ المسند لابی یعلی ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۷۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۹ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۴۷

١٩٥٤۔ السنن لابن ماجه، باب لبس السراویل، ۲/۲۶۴
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ۲/۱۹۵

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔ ۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تھذیب الامام النودی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۳

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَانَ عَلیٰ مُوْسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ کِسَآءُ صُوْفٍ، وَ مُسْکَۃُ صُوْفٍ وَ جُبَّۃُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ، وَ کَانَتْ نَعْلَاہُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۵

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔ ۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ۲/۱۹۵
۱۹۵۶۔ المستدرک للحاکم، ۱/۲۸

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

١٩٥٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

١٩٥٨۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْ وِلَاتِ مِنْ اُمَّتِی، يَااَيُّهَا النَّاسُ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِيْلَاتِ، فَاِنَّهَا مِنْ اَسْتَرِثِيَابِكُمْ وَ حَصِّنُوْ بِهَا نِسَآئَكُمْ اِذَا خَرَجْنَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اوران کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

١٩٥٧۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ١٤٩/٢

١٩٥٨۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٢٢/٥ ☆ کشف الخفا للعجلونی ٣١٢/١،
ميزان الاعتدال للذهبی، ٩٠ ☆ کنز العمال للمتقی ٤١٨٢٨، ٤٥٩/١٥
تاريخ دمشق لا بن عساکر، ٤٤٣/٢ ☆ لسان الميزان لابن حجر ١٤٦٠،
تنزيه الشريعه لابن عراق، ٢٧٢/٢ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلاشبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستئان تقریرا کما علمت ۔ لا جرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا: لبس السروایل سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

(٦) ریشم کا لباس ناجائز ہے

١٩٥٩ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

١٩٦٠ ۔ **عن** ام المؤمنین جویریة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِیْرٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

١٩٦١ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ ۔

١٩٥٩ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال، ٨٦٧/٢
الصحیح لمسلم، کتاب اللباس ١٩١/٢
السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر، ٢٥٣/٢
المستدرک للحاکم ١٩١/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٩٦/٣
١٩٦٠ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ١٣٩/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٤٢/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٦٥/٢٤ ☆
١٩٦١ ۔ السنن للنسائی، باب التشدید فی لبس الحریر، ٢٥٢/٢

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

١٩٦٢۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

١٩٦٣۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أخذ حريرا بشماله و ذهبا بيمينه، ثم رفع بهما يديه فقال: إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلىٰ ذُكُوْرِ أُمَّتِي۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

١٩٦٤۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال: من لبس ثوب حرير ألبسه الله تعالىٰ يوما من نار ليس من أيامكم، ولكن من أيام الله تعالىٰ الطوال قال تعالىٰ:

١٩٦٢۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ليس الحرير و افتراشه للرجال ٨٦٧/٢

الصحيح لمسلم، باب تحريم الاستعمال اناء الذهب الخ، ١٨٩/٢

السنن للنسائى، باب التشديد فى لبس الحرير، ٢٥٣/٢

الجامع الصغير للسيوطى، ١٥٦/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٢٨٥/١٠

تاريخ بغداد للخطيب ٣٤٩/١١ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤١٢٠٨، ٣١٩/١٥

١٩٦٢۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حرير و الذهب، ٢٠٥/١

السنن لابى داؤد، باب الحرير للنساء ٥٦١/٢

السنن لابن ماجه، باب ليس الحرير و الذهب، ٢٥٧/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ١١٥/١ ☆ شرح السنة للبغوى، ٥٦/١٢

كنز العمال للمتقى، ٤١٢٠٧، ٣١٨/١٥ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٣٩٤

مجمع الزوائد للهيثمى، ١٤٣/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٩٦/٣

السنن الكبرى للبيهقى، ٤٢٥/٢ ☆

١٩٦٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆

وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ يَلْهَبُ فِيْهِ النَّارُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا امرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصين رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ، فَاِنَّهَا مِنْ زِيِّ الشَّيْطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

١٩٦٥۔ السنن لابن ماجه، باب من لبس شهرة من الثياب، ٢٦٦/٢
الجامع الصغير للسيوطي، ٥٤٢/٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري، ١١٦/٣
اتحاف السادة للزبيدي، ٢٥٣/٣ ☆
كنز العمال للمتقي، ٤١١٦٩، ٢٩٤/١٥ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٩٢/٢
شرح السنة للبغوي، ٤٦/١٢ ☆
١٩٦٦۔ كنز العمال للمتقي، ٤١١٧٨، ٢٩٥/١٥ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ٩٣٤٨
المعجم الكبير للطبراني، ١٤٨/٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ١٣٠/٥

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر اور مزعفر۔ یعنی کسم وکیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز وگناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر واخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۶

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

١٩٦٧ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنۡ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

١٩٦٨ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٩٦٧ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٠٠ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/١٠٣
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣/١٠٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٢٣٧، ١٥/٣٢٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٤٧٠ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣/٣٢١
المسند للعقیلی، ٢/٢٣٢ ☆
١٩٦٨ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٧٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/٢٥١
تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ٢٣٩ ☆

علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکیلے سوار کو یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، اَلدَّیُّوْثُ وَ الرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةِ بِالرِّجَالِ وَ الدَّیُّوْثُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۶۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۴

السنن للنسائی، زکاة ۱۶ ☆

۱۹۷۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۶۵ ☆ المستدرك للحاکم ۴/۱۴۶

مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۷۸ ☆ المسند لابی عوانة ۱/۴۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۱۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۹

کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۶۷۴

التفسیر لابن کثیر، ۱/۴۷۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/۳۰۸

۱۹۷۱۔ السنن للنسائی، باب المنان بما اعطی ۱/۲۷۵

المستدرك للحاکم، ۱/۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ ، وَ الدَّیُّوْثُ، وَ رَجُلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت ۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعَةٌ یُصْبِحُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ وَ یُمْسُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ ، اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ، وَ الْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ یَأْتِی الْبَهِیْمَةَ، وَالَّذِیْ یَأْتِی بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی ۔

۱۹۷۳۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَأَمَّنَتْ عَلَیْهِمْ مَلَآئِکَتُهٗ ، اَلَّذِیْ یَحْصِیْنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا یَتَزَوَّجُ وَ لَا یَتَسَرّٰی لِئَلَّا یُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ یَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُنْثٰی، وَ مُضَلِّلُ الْمَسَاکِیْنِ ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے ۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۲، ۱۶/۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲۷۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۰۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۲۸۷

۱۹۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۵۱

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوا فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلاَئِکَةُ ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهُ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثٰی فَتَذَکَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِی یُضِلُّ الأَعْمٰی ، وَ رَجُلٌ حَصُورٌ، وَ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُورًا اِلَّا یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلاَمُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیاوآخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵۔ **عن** بعض الشیوخ رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلاَئِکَةُ رَجُلاً تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَکَّرَتْ ، وَ رَجُلاً تَحَصَّرَ بَعْدَ یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلاَمُ ، وَ رَجُلاً قَعَدَ عَلَی الطَّرِیْقِ یَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰی، وَ رَجُلاً شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِی یَوْمٍ مَسْغَبَةٍ ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۴/۹

۱۹۷۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۴/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۵/۸

۱۹۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۲، ۷۲/۱۶ ☆

(١٠) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦ ـ **عن** عبد اللہ بن ملیکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا : ان امراۃ تلبس النعل ، قالت : لعن رسول اللہ الرجلۃ من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩

(١١) مرد وعورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

١٩٧٧ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨ ـ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لُبْسَۃَ الْمَرْاَۃِ وَ الْمَرْاَۃُ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ ۔

١٩٧٦ ـ السنن لابی داؤد، باب فی لباس النساء ٥٦٦/٢
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٤٧٠
١٩٧٧ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبھین بالنساء ٨٧٤/٢
السنن لابی داؤد باب فی لباس النساء ٥٦٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٤/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٤٦/٢
مجمع الزوائد للھیثمی، ١٠٣/٨ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ١٠٣/٣
١٩٧٨ ـ المسند لابی داؤد، باب لباس النساء ٥٦٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٢٥/٢ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ١٢١/١٢
الترغیب والترھیب للمنذری ١٠٤/٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٦٣/١٠
کشف الخفاء للعجلونی، ٢٠٦/٢ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ ۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان امراۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال: لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ، وَ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال، و المترجلات من النسآء و قال: أَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِیْنَ مِنْ بُیُوْتِکُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المراۃ من ذیلھا، قال: شبرا، قالت: اذا ینکشف عنھا، قال: فَذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْہِ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۶
۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجھم، ۲/۸۷۴
السنن لابی داؤد باب الحکم فی المخنثین، ۲/۶۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۰۵
۱۹۸۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ذیل المراۃ کم یکون، ۲/۲۶۴

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت۔ عرض کیا: پھر تو بے ستری ہوسکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

١٩٨٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلیٰ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔ ۱۲م

١٩٨٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَیَلَةً لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

١٩٨٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

١٩٨٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء، ٨٦١/٢
السنن لابن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء، ٢٦٤/٢
شرح السنة للبغوی، ٩/١٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٥٨/١٠
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٤٥/٨ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری، ٩/٣
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٣١١ ☆ الکامل لابن عدی
١٩٨٣۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ٥٦٤/٢
السنن لابن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ٢٦٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل ٤٦/٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٥٨/١٠
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٣/٢ ☆
١٩٨٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ٨٦١/٢
الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء ١٩٤/٢
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهیة الازار، ٢٠٦/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلیٰ مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُیَلاَءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۵ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا اَسْفَلَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ ۱۲م

۱۹۸۶ ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ لَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸٤ ـ السنن لابن ماجه، باب من جرثابه خیلاء ۲/۲٦٤

التمهید لابن عبد البر، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۱۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸۹ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۳٥۲

۱۹۸٥ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من غیر خیلاء ۲/۸٦۱

السنن للنسائی، باب تحت الکعبین من الازار، ۲/۲٥٤

السنن لابن ماجه، باب موضع الازار این هو، ۲/۲٦٤

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ۸/۲۰٤

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۱٥۸، ۱٥/۳۱٥

فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲٥٦ ☆ الکامل لابن عدی

۱۹۸٦ ـ الصحیح لمسلم، باب غلظ تحریم الاسباب، ۱/۷۱

السنن لابی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/٥٦٥

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ٤۸۰

حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۷٥

والا۔ ۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَآءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یا رسول اللہ! علیك الصلوٰۃ و السلام، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذلك منہ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُہٗ خُیَلَآءَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہو کر نیچا ہو جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو از راہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔ ۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یأتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظھر قدمہ و یرفع مؤخرہ قلت لم تازرہ ھذہ الازارۃ، قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتزرھا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھا دیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔ ۱۲م

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازارہ من غیر خیلاء، ٨٦٠/٢
السنن لابی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ٥٦٤/٢

۱۹۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قدر موضع الازار، ٥٦٦/٢

کما لا یخفی علی الفطن الماهر بالفن ۔　　**فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹**

۱۹۸۹ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مررت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی ازاری استرخآء فقال : یا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الی این ؟ فقال: انصاف الساقین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا ۔ فرمایا: اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک ۔ ۱۲م

۱۹۹۰ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: اِزَارَةُ الْمُؤمِنِ اِلیٰ أَنْصَافِ سَاقَیْهِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیے ۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے ۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے ۔ عالمگیری میں ہے ۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر وعزیمت ہے

۱۹۸۹ ۔ الصحیح لمسلم، 　باب تحریم جر الثوب خیلاء و بیان حدما، 　۱۹۵/۲

۱۹۹۰ ۔ الصحیح لمسلم، 　باب تحریم جر الثوب ، 　۱۹۵/۲

السنن لا بن ماجه، 　باب موضع الازار این هو ، 　۲۶۴/۲

السنن لا بی داؤد، 　باب فی قدر موضع الازار 　۵۶۶/۲

الجامع الصغیر للسیوطی ، 　۶۵/۱ 　☆ 　المسند لاحمد بن حنبل ، 　۶/۳

السنن الکبری للبیهقی، 　۲۴۴/۲ 　☆ 　شرح السنة للبغوی ، 　۱۲/۱۲

مشکوة المصابیح للتبریزی ، 　۴۳۳۱ 　☆ 　اتحاف السادة للزبیدی، 　۳۵۹/۹

تاریخ دمشق لابن عساکر 　۲۵۵/۴ 　☆ 　کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۸، ۲۹۹/۱۵

المعبود للساعاتی ، 　۱۸۰۲ 　☆ 　علل الحدیث لا بن ابی حاتم ، ۱۴۵۹

تاریخ الکبیر للبخاری ، 　۳۶۶/۵ 　☆ 　میزان الاعتدال للذهبی 　۵۷۳۵

المعجم الکبیر للطبرانی ، 　۳۴۱/۱۲ 　☆ 　المؤطا لمالك ، 　۹۱۴

اکثر ازار پر انوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۹/۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْجَارِيَةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ يَصِحَّ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا وَجْهُهَا وَ يَدَيْهَا اِلَى الْمَفْصَلِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۸/۳

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخل علیها وهی تختمر فقال : لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۴۹/۹

◆ ◆ ◆ ◆

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما قیدی المراہ من زینتها ۵۶۷/۲

۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۵۶۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۴/۶ ☆ المستدرک للحاکم ۱۹۴/۴

کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۲/۵

المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۳/۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۳۶۷

۲۔ خضاب

(۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

١٩٩٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمْرَةُ خِضابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔۱۲ام

١٩٩٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔ *فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹*

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

١٩٩٥۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

١٩٩٣۔ المستدرك للحاكم، ٥٢٦/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٦٣/٥
كنز العمال للمتقی، ١٧٣١٥، ٦٦٨/٦ ☆ المغنی للعراقی، ١٤٣/١
١٩٩٤۔ السنن الكبری للبيهقی، ٣١١/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ١٢/ ٤١٣
اتحاف السادة للزبيدی، ٢/ ٤٣١ ☆ الامالی للشجری، ٢٥٠/٢
اللالی المصنوعه للسيوطی، ١٤٤/٢ ☆ المغنی للعراقی، ١٤٣/١
١٩٩٥۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٦٣/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٥٥/١٠
كنز العمال، للمتقی، ١٧٣٣٢، ٦٧١/٦ ☆ الامالی للشجری، ٢٥٠/٢
علل الحديث لابن ابی حاتم، ٢٤١١، ٦٧١/٦ ☆ الكامل لابن عدی،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو و ہلیلہ و نیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: غَیِّرُوْا هٰذَا الشَّیْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کر لو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔ ۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ ۱۲م

۱۹۹۸۔ **عن** اسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال

۱۹۹۶۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۱۰/۷
اتحاف السادة للزبیدی ۴۲۰/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۳۴/۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۷۴/۲
۱۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله تعالیٰ وما اتاکم الرسول فخذوه ۷۲۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۴/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۶/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۵/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۷۴/۲
۱۹۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبع بما لم ینل ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التزویر فی اللباس ۲۰۶/۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کا لباس پہنا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۲

۱۹۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُبْغِضُ الشَّیْخَ الْغِرْبِیْبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱۔ **عن** عامر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا یَنْظُرُ اِلیٰ مَنْ یَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۱۹۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۴۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۲۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۸، ٦/٦٦٨

۲۰۰۰۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۴/ ۳۴۳

۲۰۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۱، ٦/ ٦٧١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۴۷

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/ ۱۴۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلشَّيْبُ نُوْرٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّيْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْاِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مَا لَمْ يُغَيِّرْهَا ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحِنَاءَ وَ الْكَتَمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ، وَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۲۵/۲ ☆ المسند للعقیلی ۲۲۲/۴
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲
۲۰۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۱/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۸/۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۸۰/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۴، ۶۷۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲۴۹/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۲۵۲/۲ ☆ الامالی للشجری، ۲۴۲/۲
۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۳، ۶۶۸/۶
مسند الفردوس للدیلمی، ۲۹/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۹/۱

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَلَاقٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: شَرُّ کُهُوْلِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِشَبَابِکُمْ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۳۱

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۴۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۲۱
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶/ ۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۴۳
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۱۰/ ۲۷۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب الحناء فقال: مَا أَحْسَنَ هٰذَا، قال: فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال: هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال: هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا کُلِّهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد اللہ بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارتہ شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لابن ماجہ، باب الخضاب بالصفرة، ۲/۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی شیب، ۲/۸۷۵

السنن لابن ماجة باب الخضاب بالحناء ۲/۲۵۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الشیب، ۲/۸۷۵

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔ اور زرد رنگ اس سے بہتر۔ اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

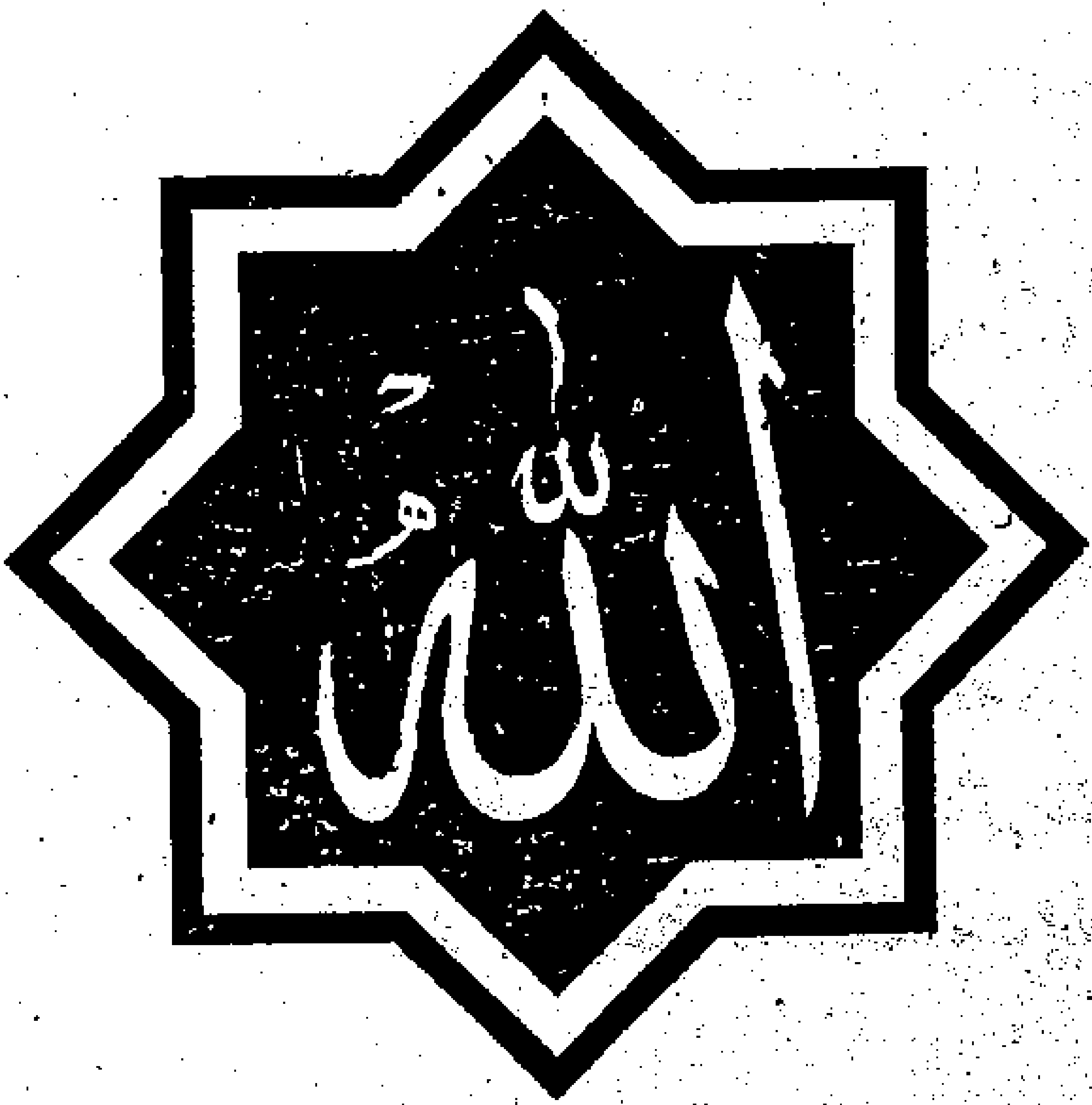

٣۔ داڑھی مونچھ

(١) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

٢٠١١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

٢٠١٢۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ١٢م

٢٠١٣۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأیت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ١٢م

٢٠١٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقبض علی لحیته فاخذما فضل من القبضة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

٢٠١١۔ المعجم الكبير للطبراني، ٣١١/١٢ ☆ السلسلة الضعيفة للالباني ١٩٣
الكامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٦٤/٥
الجامع الصغير للسيوطی، ٥٠٤/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٠٧٤٨، ٩١/١١

٢٠١٢۔ كتاب الآثار لمحمد ☆

٢٠١٣۔ السنن لابی داؤد، صوم، ٣٢ ☆
السنن للنسائی ☆

٢٠١٤۔ المصنف لابن ابی شيبه، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے ۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمہ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامہ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔ ھذا ما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۰

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵ - **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: تَسَرْوَلُوْا ، وَ اتَّزِرُوْا ، وَ خَالِفُوْا أهلَ الْكِتَابِ ۔ قُصُّوْا سَبَالَكُمْ، وَ وَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ وَ خَالِفُوْا أهْلَ الْكِتَابِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاری کا خلاف کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۱

۲۰۱۶ - **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی

۲۰۱۵- المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/ ۶۵۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۴۰
۲۰۱۶- الجامع الصحیح للبخاری، باب اعفاء اللحی، ۲/ ۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اعفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوا اللُّحٰی وَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْفُو الشَّوَارِبَ وَ أَعفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعفُوا اللُّحٰی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۲۳/۴ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱۴۰/۱/ ☆
۲۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحیة، ۱۰۰/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ۶۴۸/۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۱۸۸/۱
المعجم الصغیر للسیوطی، ۱۷/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۷۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲/۱ ☆
۲۰۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۱۱
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲۶، ۶۵۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۹/۵ ☆

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحیٰ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْیَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَأْخُذَنَّ أَحَدُکُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْیَتِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَفِّرُوا اللُّحیٰ وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ١٧٢١٨، ٦٤٩/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٣/١
نصب الرایة للزیلعی، ٤٥٨/٢ ☆

۲۰۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ١٧٢٨١، ٦٦٣/٦ ☆

۲۰۲۲۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء اعفاء اللحیة، ١٠٠/٢
السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ٥٧٧/٢
الموطا لمالك، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٥١/١
شرح السنة للبغوی، ١٠٧/١٢ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٥٢٩

۲۰۲۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ١٥٠/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٨/٥
کنز العمال للمتقی، ١٧٢٤٢، ٦٢٦/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی،
الکامل لابن عدی، ☆

۲۰۲٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوْفُوا اللُّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال: انھم یؤفرون سبالھم و یحلقون لحاھم فخالفوھم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خُذُوْا مِنْ عِرْضِ لُحَاکُمْ وَ أَعْفُوْا طُوْلَھَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ

۲۰۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۹ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۲٤٦، ٦/٦٥٦
الکامل لابن عدی، ☆

۲۰۲۵۔ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۱۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳٤۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/٤۰۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ٤/۹٤

۲۰۲٦۔ الکامل لابن عدی، ☆

۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲۵، ٦/٦۵۳ ☆

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲٤۸، ٤/٦۵۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی أمَرَنِی أنْ أُحفِیَ شَارِبِی وَ أُعفِیَ لِحیَتِی۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خرخسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ **عن** رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَا رُوَیْفِعُ ! لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ی فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَهٗ ، أَوْ تَقَلَّدَ وُتَرًا ، أَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِنْهُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔ تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔ داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ و فقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

۲۰۲۹۔ السنن للنسائی، باب عقد اللحیۃ، ۲/ ۲۳۵

(٣) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

٢٠٣٠۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَیْوَانُ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلاَئِکَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

٢٠٣١۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم الله فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سپہ سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

٢٠٣٢۔ **عن** صفوان بن عسال رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسلنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم الله و فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢٠٣٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایکره من المثله و المصورة ، ٨٢٩/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٣/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٥٤٣/٢

٢٠٣١۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ٨٢/٢

الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیة النبی الله ﷺ، ١٩٥/١

السنن لابن ماجه ، باب وصیة الامام ، ٢١٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٠٠/١ ☆ الموطا لمالک جهاد

المستدرک للحاکم، ٥٤١/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤٩/٩

المصنف لعبد الرزاق ٩٤٢٨، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ١٢٣/١

المعجم الکبیر للطبرانی، ٨٤/٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٢٥٦/٥

نصب الرایة للزیلعی، ٣٨٠/٣ ☆ شرح السنة للبغوی ، ١١/١١

٢٠٣٢۔ السنن لابن ماجه، باب وصیة الامام، ٢١٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥٨/٥ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خذ فاغز فی سبیل الله، فقاتلوا من کفر بالله، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا، فهذا عهد الله و سیرة نبیه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول: لا تمثلوا بآدمی و لا بهیمة۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن النهبة و المثلة۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم أن یمثل بالبهائم۔

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹۱/۹

۲۰۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من المثلة والمصورة، ۸۲۹/۲

۲۰۳۶۔ السنن لا بن ماجه، باب النهی عن صبرا بهائم و عن المثلة، ۲۳۷/۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن المثلۃ و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تُمَثِّلُوا بِشَیْءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ عزوجلّ فِیْہِ رُوْحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔ ۱۲م

۲۰۴۰۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی

۲۰۳۷۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النہی بغیر اذن صاحبہ، ۳۳۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۲/۱۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶۹/۹
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۶۸۔ ۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۸/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷/۷
۲۰۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۴۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی النہی عن المثلۃ، ۲/ ۳۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۰۰۹، ۳۹۸/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۹/۷ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

٢٠٤١۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة وینهی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

٢٠٤٢۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تمثلوا بعباد الله ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

٢٠٤٣۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا اُمثل به فیمثل الله بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

٢٠٤٤۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

٢٠٤١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عکل و عزینة، ٦٠٢/٢

٢٠٤٢۔ کنز العمال، للمتقی، ١٣٣٩٦، ٣٩٤/١٥ ☆

٢٠٤٣۔ کنز العمال، للمتقی، ١٣٤٤٧، ٤٠٨/٥ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ٣١٠/٣

٢٠٣٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ٩١/٩ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزر یئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۹

۲۰۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈا لے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱ ☆ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۳/۹

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول

۲۰۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱/۱۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ، ۴۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۱/۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۳/۲ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۲۱
۲۰۴۶۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرۃ، ۱۲۹/۱
السنن لابی داؤد، باب السواک من المفطرۃ ۸/۱
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرۃ، ۲۳۴/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۱۰۰/۲
السنن لابن ماجہ، باب الفطرۃ ۲۵/۱
المسند لابن حنبل، ۱۳۷/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۶/۱
شرح السنۃ للبغوی، ۳۸۹/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۰/۲
نصب الرایۃ للزیلعی ۷۶/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۲/۱

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحى ، و السواك، و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زكريا : قال مصعب : و نسيت العاشرة الاان تكون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔ راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔ انتہی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

٢٠٤٧۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىعليه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقليم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔ ۱۲م

٢٠٤٨ ۔**عن** عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

٢٠٤٧۔ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة، ١٢٩/١
السنن لابى داؤد، باب السواك من الفطره، ٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٩/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٤٩/١
فتح البارى للعسقلانى، ٣٣٤/١٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١١٢/١
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى تقليم الاظفار، ١٠٠/٢
٢٠٤٨۔ السنن لابى داؤد، باب السواك من الفطرة، ٨/١

الله تعالیٰ علیه وسلم: اِن من الفطرة المضمضه و الاِستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۷۷

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔ ۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى قص الشارب و تقليم الأظفار و نتف الاِبط و حلق العانة ان لا يترك اكثر من اربعين ليلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثير شعر اللحية ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ ۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى

۲۰۴۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ۲/ ۵۷۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۲/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۵۰

۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم، فضائل، ۱۰۶ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۰۴

۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه، باب الطلاء بالنورة، ۲/ ۲۷۴

الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا طلى بدأ بعورته فطلاها بالنورة، و سائر جسده اهله

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کر دیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ فتاویٰ رضویہ ۱/۷۶۹

* * *

۴۔ ختنہ

ا۔ نومسلم کا ختنہ کراؤ

٢٠٥٢۔ **عن** عثیم بن كليب الحضرمی الجهنی عن أبيه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: الق عنك شعر الكفر ثم اختتن۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کرسکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کردیا جائے۔ وہ ختنہ کردے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/ ٨١

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

٢٠٥٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: الختان سنة للرجال و مكرمة للنساء۔

١٢

٢٠٥٢۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل، ١/ ٥٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ٤١٥ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ١/ ١٧٢
كنز العمال للمتقی، ١٣٢٢١، ١/ ٢٦٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢/ ٤٠٨
الدر المنثور للسيوطی، ١/ ١١٤ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٤/ ٨٢
الجامع الصغير للسيوطی، ١/ ٩٨ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٩٨٣٥
٢٠٥٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/ ٧٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٧/ ٣٣٠
اتحاف السادة للزبيدی، ٢/ ٤١٧ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/ ١١٤
السنن الكبری للبيهقی، ٨/ ٣٢٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/ ٢٤١
الجامع الصغير للسيوطی، ٢/ ٣٥١ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلمانان واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

فتاوی افریقہ ۲۰

* * *

۵۔ مصافحہ ومعانقہ

(۱) مصافحہ کا ثبوت

٢٠٥٤۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان المؤمن اذا لقى المؤمن فسلم عليه واخذ بيده فصافحه تناثرت خطايا هما كما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

٢٠٥٥۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان المسلم اذا لقى اخاه فاخذ بيده تحاتت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

٢٠٥٦۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من مسلمين التقيا فاخذ احد هما بيد صاحبه الا كان حقا على الله عزوجل ان يحضر دعا ئهما و لا يفرق بين ايد يهما حتى يغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

٢٠٥٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٣٦/٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٨٥٠
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٢٣/٣ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ٥٢٦
٢٠٥٥۔ مجمع الزوائد للهيثمى ٣٧/٨ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣١٥/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٣٣/٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٨٩٤
كنز العمال للمتقى، ٢٥٣٦٢، ١٢٣/٩ ☆
٢٠٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٦/٨
اتحاف السادة للزبيدى، ٢٨٢/٦ ☆ كنز العمال للمتقي، ٢٥٣٦١، ١٢٣/٩
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٣٢/٣ ☆

ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

٢٠٥٧- **عن** البرآء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ايما مسلمين التقيا فاخذ احد هما بيد صاحبه وتصافحا و حمدالله جميعا تفرقاو ليس بينهما خطيئة۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جدا ہوں۔

٢٠٥٨- **عن** البرآء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يلقى مسلم مسلما فيرحب به و يا خذ بيده الا تناثرت الذنوب بينهما كما يتناثر ورق الشجر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہے اور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالباً ادنی کو ذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔ یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

٢٠٥٩- **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رجل: يا رسول الله

٢٠٥٧- المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٢٩٣ ☆ كنز العمال للمتقي، ٢٨٣١٢، ٩/١٣٥

٢٠٥٨- نصب الراية للزيلعي، ٤/٢٦٠ ☆

٢٠٥٩- الجامع للترمذي، استئذان، ٣١، باب ما جاء في المصافحة ٢/٩٧،

االرجل منا یلقی اخاہ او صدیقه ، اینحنی له ؟ قال : لا ، قال : افیستلزمه ویقبله؟

قال : لا، قال : فیاخذ بیده و یصافحه ؟ قال : نعم ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ـ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : علمنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التشهد و کفی بین کفیه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو ''التحیات'' تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی ''کتاب الاستئذان'' میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے ''صفحات کف'' ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیه، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے انکار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المصافحة ،
الصحیح لمسلم ، باب التشهد فی الصلوٰة ،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ٢٧

(۴) مصافحہ کی برکت

٢٠٦١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تصافحوا! یذهب الغل من قلوبکم۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص ٤٦

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

٢٠٦١۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٤٣٤ ☆ المؤطا لمالک، ٩٠٨
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/١٥٩ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٤/١٢٧
کنز العمال للمتقی، ٢٥٣٤٤، ٩/١٣٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١/٥٥
التفسیر للقرطبی، ٣/١٩٩ ☆ کشف الخفاء للعجلونی
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٩٨ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ٤٦٩٢

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔ بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔ حالانکہ یہ صرف عبدالرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔ نقله الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من تمام التحیة الاخذ بالید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وبالله التوفیق۔ اس سب سے درگذر ریئے اور ذرا غور وتامل سے کام لیجئے۔ تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں ' اخذ بالید ' بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔ نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔ تحیت کی ابتدا اسلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تمام تحیتکم بینکم المصافحة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔ جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** ابی داؤد الاعمی قال: لقینی البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی المصافحة، ۹۷/۲

۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجهی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لقینی ففعل فی ذلك۔

ابوداوٗد دائمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔ پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ، مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔ فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ ابوداوٗد دائمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔ امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔

صفائح اللجین ص ۱۴

(۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال : تحیة الامم وصالح ودهم ،وان اول من عانق خلیل اللہ ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی ، اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: عانق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الحسن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۴۶ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۲۵۰
لسان المیزان ۴/۸۳۰ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۶۰۷۴
۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین، ۱/۵۳۰

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰٦۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم قال للحسن :اللهم انی احبه فاحبه واحب من يحبه قال:وضمه الی صدره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰٦۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال : ضمنی النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم الی صدره وقال : اللهم ! علمه الحكمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔ الٰہی! اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰٦۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالىٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم يا خذبيدی فيقعدنی علی فخذه ويقعد الحسين علی فخذه الاخری ويضمنا ثم يقول : رب انی ارحمهما فارحمهما ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔ اور ہمیں لپٹالیتے، پھر دعا فرماتے۔ الٰہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** يعلی رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان حسنا وحسينا رضی الله تعالىٰ عنهما استبقا الی رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم فضمهما اليه۔

۲۰٦۷۔ السنن لابن ماجه، باب فضائل الحسن، ۱۳/۱

۲۰٦۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲

۲۰٦٤۔ المعجم الكبير للطبرانی

۲۰٦۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب مناقب ابن عباس، ۵۳۱/۱

۲۰٦۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب وضع الصبی عن الفخر، ۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳٦۸۰۱، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاجزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اهل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وکانْ یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمهما ویضمهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاجزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم ،فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرته بعود ، فقال: اصبرنی ! قال: اصطبر ! قال: ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه ،قال: انما اردت هذا یا رسول اللہ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنهما، ۲۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱

۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۷۰۹/۲

۲۰۷۳۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال : مالقیته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اهلی ، فلما جئت اخبرت به ، فاتیته وهو علی سریر ،فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔ میں گھر میں نہ تھا۔ آیا تو خبر پائی، حاضر ہوا، حضور تخت پر جلوہ فرما تھے۔ گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قال: رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التزم علیا وقبله وهو یقول : بأبی الوحید الشهید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا، اور فرماتے تھے۔ میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واصحابه غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبه فسبح کل رجل منهم الی صاحبه حتی بقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابو بکر ،فسبح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقه فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنه صاحبی ـ

۲۰۷۳۔ السنن لابی داؤد، باب فی المعانقة ، ۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۳/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لابی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابه ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ۲۷۶/۲
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب ابی ابکر الصدیق، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۵۴۶/۱۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنا عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدی احد اخيرا منه، ولا افضل، وله شفاعة مثل شفاعة النبيين فما برحنا حتی طلع ابو بكر فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبله والتزمه۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بكر فصافحه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعانقه وقبل فاه، قال علی: اتقبل فا أبی بكر، فقال: يا ابا الحسن! منزلة أبی بكر عندی كمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷٦۔ تاریخ بغداد للخطیب

۲۰۷۷۔ السیرة لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸ـعن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکانوا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الظهور فقال : یا ابابکر! انا قلیل ،فلم یزل یلح علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی ظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس، و کان اول خطیب دعا الی الله عزوجل و الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،و ثار المشرکون علی أبی بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئی ابو بکر و ضرب ضربا شدیدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربه بنعلین مخصوفین ویحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتی ما یعرف انفه من وجهه ، و جاءت بنوتیم تتعادی فاجلو االمشرکین عن أبی بکر و حملوا ابابکر فی ثوب حتی ادخلوه بیته ولا یشکون فی موته،ورجع بنوتیم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!الان مات ابو بکر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الی أبی بکر فجعل ابو قحافة و بنوتیم یکلمون ابابکر حتی اجابهم فتکلم آخر النهار :ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخیر بنت صخر : انظری !ان تطعمیه شیئااو تسقیه ایاه ،فلما خلت به والحت جعل یقول : ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسألیها عنه، فخرجت حتی جاءت الی ام جمیل فقالت: ان ابابکر یسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت ماعرف ابابکر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبی ان امضی معك الی ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتی وجدت ابابکر صریعا دنفا فدنت منه ام جمیل واعلنت با لصیاح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انی لارجو ان ینتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعین علیك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانی هو ؟

۲۰۷۸ـ الریاض النضرة للطبری، ذکر اسلام الخیر، ۶۶/۱

قالت : فی دارالارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فانکب علیه فقبله وانکب علیه المسلمون ،ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجهی،هذه امی برة بوالدیها ، و انت مبارك فادعها الی الله ،وادع الله عزوجل لها ، عسی ان یستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،و کان اسلام حمزة یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار ناہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنو تیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنو تیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنو تیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہارہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جائیے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبد اللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبد اللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب پچل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہانتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید، ۲۳

٢٠٧٩۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال: این عثمان بن عفان، فوثب و قال: انا ذا یا رسول اللہ فقال: ادن منی فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

٢٠٨٠۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی نفر من المهاجرین، منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لینهض کل رجل الی کفؤه و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال: انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

٢٠٨١۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان

٢٠٧٩۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

٢٠٨٠۔ المستدرك للحاکم ٣/١٠٤

٢٠٨١۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٨٢٣، ١١/٥٩٥ ☆ تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ٢/١٢٦

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخي عثمان ، فمن كان له اخ فليعانقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل وفاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ ''نذور'' میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔ وشاح الجید ۲۵

۲۰۸۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم زيد بن الحارثة رضى الله تعالىٰ عنه المدينة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في بيتي ،فاتاه فقرع الباب، فقام اليه رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم عريانا، يجر ثوبه،والله ما رأيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ ۱۲م

۲۰۸۲۔ الجامع للترمذي، باب ما جاء في المعانقة، ۲/ ۹۸

٢٠٨٣۔ **عن** الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمه و قبله بین عینیه۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

٢٠٨٤ ۔ **عن** بهیسة عن ابیها رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: استاذن أبی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ،ثم قال: یانبی الله اماالشئ الذی لا یحل منعه ؟قال : الماء،قال : یا نبی الله اماالشئ الذی لا یحل منعه ؟ قال : الملح،قال : یا نبی الله اما الشی الذی لا یحل منعه ؟ قال : ان تفعل الخیر خیر لك۔

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

٢٠٨٥۔ **عن** هالة بن أبی هالة رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره و قال :هاله، هاله، هاله۔

حضرت ہالہ بن أبی ہالہ فرزند ارجمند ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

٢٠٨٣۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة ما بین العینین، ٧٠٩/٢
السنن للبیهقی، ١٠١/٨ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ٤٣٣/٨
٢٠٨٤۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یجوز منعه، ٢٣٥/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٧٥/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦٩/٦
المستدرك للحاکم، ٤١٤/١ ☆
٢٠٨٥۔ السنن لابن ماجه، مقدمه، ١١ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرك للحاکم، ٦٤٠/٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٧٧/٩

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتھے۔ ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۱۱

۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسلیمہ علی من لقیہ صدقۃ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۱

(۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا بنی اذا دخلت علی اھلك فسلم! یکون برکۃ علیك و علی اھل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اھلھا، فان الشیطان اذا سلم احد کم لم ید خل بیتہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۰

۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ۲/۹۵

۲۰۸۸۔ المستدرك للحاکم، ۲/۴۰۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۹
کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۴۵، ۱۵/۳۹۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۷۴

(۳) اسلامی سلام اور یہود ونصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود ونصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی وموافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل ایا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

۲۰۸۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲
۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، الاستئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

٢٠٩١۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : انطلقت مع عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما الی عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقضی ابن عمر حاجته، و کان من حدیثه یومئذان قال : مر رجل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سکة من السکك و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة فضرب بیدیه علی الحائط ، و مسح بهما و جهه،ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال : انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۲۸

٢٠٩١۔ السنن لأبی داؤد، باب التیمم، ١/٤٧

۷۔ حسن معاشرت

(۱) مساوات بین المسلمین

٢٠٩٢ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الناس بنوآدم و آدم من تراب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

٢٠٩٣ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناسُ ربکم واحد ، و ان اباکم واحد ، الا لافضل لعربی علی عجمی ، و لا لعجمی علی عربی ، و لا لا حمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ، ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲) مدارات خلق

٢٠٩٤ ـ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

٢٠٩٢ ـ السنن لأبی داؤد، ٦٩٨/٢ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦١/٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٧٤/٣

تاریخ بغداد للخطیب ١٨٨/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٠٩/٨

الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٩٦/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٣٢/١٠

٢٠٩٣ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١١/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦٦/٣

الترغیب والترهیب للمنذری، ٦١٢/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٥٢

٢٠٩٤ ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٦٧/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٣٦١/٨

اتحاف السادة للزبیدی، ٢٥٧/٦ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٢٥/١٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس۔

فتاوی رضویہ، ۹/ ۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔ ۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، ۲/ ۱۲۶

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۴۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱ ☆
۲۰۹۶۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۲۰۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۹/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۲ ☆
۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی الرحمۃ، ۶۷۵/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس، ۱۴/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۴۱/۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۰۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۴/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۱۹/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالی مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ،۱۱/۲۵۴

(۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔ فتاوی رضویہ،۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تبسمك فی وجه اخیك صدقه۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور علی اخیك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆
۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/٤۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ۶/٤۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۵۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۷۵ ☆
۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۰ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

راد القحط والوباء، ۱۱

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صنا ئع المعروف تقى مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صنائع المعروف تقى مصارع السوء، الصدقة خفيا تطفى غضب الرب، وصلة الرحم زيادة فى العمر، كل معروف صدقة، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة، واهل المنكر فى الدنيا هم اهل المنكر فى الآخرة، و اول من يدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبیٰ میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

راد القحط والوباء، ۱۱

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٥/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٤/١
المعجم الكبير للطبرانى، ٣١٢/٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٦٥٠، ٣٤٣/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٠/٢ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢٩/٢
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٩٠٨ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣ ☆

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا اباذر! اتق اللہ حیث کنت، و اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا، و خالق الناس بخلق حسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹا دے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خالطوا الناس باخلاقہم۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑ کانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصا وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۲۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۵۴

۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۲/۱۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۸۸

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے۔ مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آ گئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہ ہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات وافعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم و ممانعت میں کوئی آیت و حدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔ صفائح اللجین، ۵۳

(۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و كونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض و حسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۶۲

(۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب لله، وابغض لله، واعطی لله، ومنع لله، فقد

۲۱۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم التحاسد و التباغض ۲/۳۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۳۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۰۰ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶/۱۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۸۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۰۹
المسند للحمیدی، ۱۱۸۳، ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۹۸
۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی،

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

٢١٠٧۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق الثلث، فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔۱۲م فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۳

٢١٠٨۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

٢١٠٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الهجرة،
الصحیح لمسلم، باب تحریم البهر فوق ثلاثة ایام، ٣١٦/٢
السنن لابن ماجه، ٤٦
السنن لأبی داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، ٦٧٣/٢
الموطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٦/١
المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٢٢٣، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٠٤/٧
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧١/٤ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٥٢/٢
الادب المفرد للبخاری، ٤٠٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦٦/٨
تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٧١/٤ ☆ المسند للحمیدی، ٣٧٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٣٥/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣٩/٥
مشکل الآثار للطحاوی، ١٩٠/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٠٠/١٣
فتح الباری للعسقلانی، ٤٩٢/١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٧٩٥، ٣٣/٩
٢١٠٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الهجرة، ٨٩٧/٢
الصحیح لمسلم، باب تحریم الهجرة فوق ثلاثة ایام ٣١٦/٢
فتح الباری للعسقلانی، ٤٩١/١ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٥٠٢٧

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل للرجل ان یهجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض هذا و یعرض هذا، و خیر هما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایحل لمؤمن ان یهجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ،فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الهجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اوروہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۴

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢١٠٩۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی هجرة الرجل اخاہ، ٦٨٣/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٦٢/١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٧٩٠، ٣٢/٩
التمهید لابن عبد البر ١٤٦/١٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤٥٦/٣
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٥٠٣٧ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٥١٨/٢

٢١١٠۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن ٣٤٥/٢
السنن لأبی داؤد، ٤٩٩٠ باب فی المعونة للمسلم، ٦٧٧/٢
الجامع للترمذی، ١٤٢٥، باب م جاء فی الستر علی المسلمین، ١٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٢/٢ ☆ المستدرک للحاکم، ٣٨٣/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٣٦٩/١ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٢٥/٤
التفسری لابن کثیر ٣٥٥/٧ ☆ التفسیر للقرطبی، ٨/١

علیه وسلم: الله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۶

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دل الطریقة صدقة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم، ۳۳۰/۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۳۲۰/۲
السنن لأبی داؤد، ادب ۳۸/۱ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۶۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۷/۵
السنن الکبری للبیهقی، ۹۴/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۷/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۴۶۳
الامالی للشجری، ۱۸۰/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۴۹/۴
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۴/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۳/۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۳/۴۳

۲۱۱۳ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ، ۴/ ۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کو راستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔ ۱۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا ھلك المتنطعون، ثلث مرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر و مشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الأطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۲۱۱۳ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۲/ ۱۷
الادب المفرد للبخاری، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹٤
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ٤۲۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸٦٤
۲۱۱٤ـ الصحیح لمسلم، کتاب العلم، ۲/ ۳۲۹ ☆
السنن لأبی داؤد، باب لزوم السنة ۲/ ۳۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۸٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۲٦۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۱۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٥۰
شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۲٦۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۳۱٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۲٥۱ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۹٥
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۷۸٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٦۹
الاذکار للنودی، / ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔ فتاوی رضویہ، ۵/۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید، ۴/ ۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقؤا اعینه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۶۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۲۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۹۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۶۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۹/۱۰۸
جمع الجوامع، ۹۵۱۶ ☆
۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم النظر فی بیت غیره ۲/۲۱۲
المسند لاحمد بن ۲/۳۸۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۳۳۸
السنن للدار قطنی، ۳/۱۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۳۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۴۰۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۴۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۹/۱۰۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۲۸۴
۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۸۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۳۶

الله تعالیٰ علیه وسلم: ایما رجل کشف سترا فادخل بصره قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیه۔ ولو ان رجلا فقأ عینه لهدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔ اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الفتنة نائمة، لعن الله تعالیٰ من ایقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سو رہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۳۸۳

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من قال: انا عالم فهو جاهل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۹۶

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱/ ۱۲۷ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/ ۹ ☆ الحاوی للفتاوی، ۲/ ۴۵
المغنی للعراقی، ۱/ ۱۲۴ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۷۶ ☆ المسند للربیع، ۲/ ۶۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۵۶۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۸۲
کنز العمال للمتقی، ۵۷۳۰، ۳/ ۱۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۲۹۵

الله تعالیٰ علیه وسلم : من تواضع لله رفعه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع ختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۲۸۱

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترك قیام اللیل ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۲۷

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲ ۔ **عن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۲۰ ۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۳۴۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۱۱۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۷/ ۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/ ۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۴/ ۲۰ .
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/ ۱۱۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۰/ ۳۲۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم ، ۲/ ۳۵۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/ ۳۲۶
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۲۵
۲۱۲۱ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب ما یکره من ترك قیام اللیل ، ۱/ ۱۵۴
السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۱۴ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹
شرح السنة للبغوی، ۴/ ۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/ ۶
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۳۲۵ ☆
۲۱۲۲ ۔ الصحیح لمسلم، باب الامر باحسان الذبح ۲/ ۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المثلة ۱/ ۱۶۹
السنن لأبی داؤد، باب الرفق بالذبیحة، ۲/ ۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/ ۱۸
السنن لابن ماجه، باب اذا ذبحتم فاحسنوا، ۲/ ۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۰۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ کتب الاحسان علی کل شئ، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلۃ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحۃ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔ تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو، اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی، ۱۹۰

(۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال : ایا کم و مراطنۃ الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم و رطانۃ الاعاجم، فانہ یورث النفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔ ۱۲ م

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۹۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی، چینی، جاپانی، جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو، جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلا ضرورت اس میں کلام نہ

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/۵۶
التفسیر لابن کثیر ۵/۴۲۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۱/۲۱۹
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۵۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۲۹۶
نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۳۰
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸۶۰۴، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۰۹، ۶/۲۶۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۷۸
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳۴، ۳/۸۸۶ ☆
۲۱۲۴۔ المستدرک للحاکم، ☆

چاہئے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کولازم کرلو

۲۱۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شئ فلیلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہئیے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

۲۱۲۶۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحل لمسلم ان یا خذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماانت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الا کان علی بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۱۲۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۲۸۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۶۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۷
۲۱۲۶۔ الصحیح لابن حبان، ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷ ☆
۲۱۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰، ۲۹۰، ۲/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوط، ۲/ ۴۷۹
الاسرار المرفوعة للقاری، ۶۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔ مسائل سماع ۱۱

(۲۳) کسی کو عبدی و امتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لايقل احد کم عبدی و امتی، کلکم عبيد الله، و کل نسائکم اماء الله، وليقل غلامی و جاريتی و فتائی و فتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی و امتی کہکر نہ پکارے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام، جاریہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز و شائع اور قرآن و حدیث میں واقع، فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی، اور اپنے رسالہ "مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم" میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے، ۔ وانکحوا الايامی منکم والصالحين من عبادکم و امائکم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگرچہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ، ۴۶

۲۱۲۸۔ الصحیح لمسلم، باب حکم اطلاق لفظة العبد، الخ ۲۳۸/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفرد للبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۷/۵

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کردے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۱/ ۷۵۷

(۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب التیمن فی طھورہ و ترجلہ و تنعلہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے، اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔ ۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعیشوا فی اکنافھم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الزھد، ۲/ ۵۵
السنن لابن ماجہ، باب کف اللسان فی الفتنۃ، ۲/ ۲۸۶
المعجم الکبیر للطبرانی،
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۱۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰
کنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۳/ ۱۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۳
امام نووی نے حسن کہا اور ابن عبدالبر وہیثمی نے صحیح قرار دیا۔ فتاوی رضویہ، ۱/ ۷۵۷
۲۱۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بد بانعال الیمنی، ۲/ ۸۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/ ۲۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۳۶۱
السنن الکبری للبیھقی، ۱/ ۸۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۷۱
کنز العمال للمتقی، ۱/ ۸۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۷۱
۲۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۲ ☆

فانّ فیھم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کروگے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔ برکات الامداد، ۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اطلبوا المعروف عن رحماء امتی، تعیشوا فی اکنافھم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے۔

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی ترزقوا و تنجحوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤگے مرادیں پاؤگے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی، تعیشوا فی اکنافھم، فانی جعلت فیھم رحمتی۔

۲۱۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۳۲۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۷، ۵۱۹۶/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۶/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱
۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدي، ۱۷۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۱
میزان الأعتدال للذھبی، ۳۶۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱
۲۱۳۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۹، ۵۲۰/۶ ☆ مکارم الاخلاق للخرائطی، ۵۵
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۶۶ ☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲

* * *

٨۔ صحبت صالح وطالح

(١) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

٢١٣٥۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تصاحب الامؤمنا، و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ٩/٢٩٧

(٢) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

٢١٣٦۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نافخ الکیر، فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، و اما ان تجد منه ریحا طیبة، ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك، و اما ان تجد ریحا خبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔ مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا، اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

٢١٣٥۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، ١٦ بابمن یومر ان یجلس، ٦٦٤/٢
الجامع للترمذی، زهد، ٥٦ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨/٣ ☆ المستدرك للحاكم، ١٢٨/٤
السنن للدارمی ، ١٢٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٥٠١٨
الترغیب والترهیب للمنذری، ٢٧/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦٩/١٣

٢١٣٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك، ٢٨٢/١
الصحیح لمسلم، باب استحباب مجالسة الصالین، ٣٣٠/٢
كنز العمال للمتقی، ٢٤٨٤٩، ٤٤/٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٥٥/١

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر، ان لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔　فتاوی رضویہ، ۵/ ۲۶۶

(۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایاك وقرین السوء، فانك بہ تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۱۲

(۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

۲۱۲۷۔ السنن لابی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۲/ ۶۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۳۵۱ ☆
۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۲۱۹
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/ ۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۴، ۹/ ۴۳
۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۹۰

(۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱۴۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: الرجل علی دين خليله، فلينظر احد كم من يخالل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۴۱۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لا يحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

۲۱۴۲۔ **عن** أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

حضرت ابوقرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔ ۱۲م

۲۱۴۰۔ السنن لأبی داؤد، باب من يومر ان يجالس، ۶۶۴/۲
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۲۷/۲ ☆

۲۱۴۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۷/۱

۲۱۴۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۸۱/۱۰
كنز العمال للمتقی، ۲۴۶۷۸، ۱۰۷/۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۹/۲

۲۱٤۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: المرء مع من احب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۲/۹

(۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنا دیتی ہے

۲۱٤٤۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول: یا ھذا! اتق اللہ، ودع ما تصنع، فانہ لا یحل لک، ثم یلقاہ من الغد و ھو علیٰ حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ، فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض، ثم قال: لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون، کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۲۱٤۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامۃ الحب۔ ۳۳۱/۲

الجامع الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲

الجامع للترمذی، زھد

السنن لأبی داؤد، باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ، ٦۹۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ٦۱/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦۵/۸

المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸٦/۱

شرح السنۃ للبغوی، ٦۱/۱۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٦٤/٤

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷۲/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵۷/۱۰

تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۹/٤ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۱۱۲/٤

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۰/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۱۲/٤

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸۸/۲ ☆ الکامل لابن عدی،

۲۱٤٤۔ السنن لأبی داؤد، باب الامر و النھی، ۵۹٦/۲

السنن لابن ماجہ، باب الامر بالمعروف، ۲۹۸/۲

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوانوں کے مثل ہوگیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد وعیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

٢١٤٥۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیم: ان اھلك من قریتك اربعین الفاً من الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال: یا رب! الفاسقون ھم الفاسقون، فلم یھلك الصالحون؟ قال: انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شار بوھم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

٢١٤٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر الاصحاب عند اللہ خیر ھم لصاحبه، و خیر الجیران عند اللہ خیر ھم لجارہ۔

٢١٤٥۔

٢١٤٦۔ الجامع للترمذی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/١٦٨

☆ المستدرك للحاکم، ١/٤٤٣

الترغیب والترھیب للمنذری، ٣/٢٦٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/١٥٩

مشکل الآثار للطحاوی، ٤/٣١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٧٦٤، ٩/٢٧

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱٤۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متی الساعة ؟ قال : وما اعددت لها؟ قال : لا شئ الا انی احب الله و رسوله ، قال : انت مع من احببت، قال انس: فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کرو گے قیامت میں اسی کے ساتھ رہو گے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

(۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱٤۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱٤۷۔ الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱٦۸/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۹۸/۱

حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۳۳۹/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۷/٤

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۲/۸

فتح الباری للعسقلانی، ٤۲/۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲٤/٤

کنز العمال للمتقی، ۲٤٦۸٦، ۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳٦۱/۲

الادب المفرد للبخاری، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۵۵/۱

۲۱٤۸۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۲۵۵/۱

السنن لأبی داؤد، باب الامر و النهی ۵۹٦/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ینتهوا، فجالسوهم فی مجالسهم واکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم علی بعض و لعنهم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملا دئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۵/ ۲۸۰

* * *

۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۶/۳

(۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۶/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰، ۱۶۵/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۲/۷
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳۲، ۶۶۴/۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۶/۲ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۶/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔

نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

٢١٥٢۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من اجلال الله تعالیٰ اکرام ذی الشیبة المسلم۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت ہی کا اظہار ہے۔ ۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

٢١٥٣۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثلاثة لا یستخف حقهم الامنافق بین النفاق، ذو الشیبة فی الاسلام، و ذو العلم، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، اور عالم دین، اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

٢١٥٤۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

٢١٥٢۔ السنن لأبی داؤد، ☆
السنن الکبری للبیهقی، ١٦٣/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٢٧٤، ٨٢٤/١٠
الترغیب و الترهیب للمنذری، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠٩/٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ١٤٩/١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤٨٥/٧
٢١٥٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٣٨/٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٧/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢١٤/١ ☆
٢١٥٤۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلهم ٦٦٥/٢
السنن الکبری للبیهقی، ١٦٣/٨ ☆ شرح السنة للبغوی ٤٢/١٣
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٩٧٢، ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٢٨٤، ٨٢٦/١٥

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم، و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ، و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ، ٦/٣١١

(٦) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

٢١٥٥۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

٢١٥٦۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

٢١٥٧۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

٢١٥٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٤٩/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١١٣/١
الامالی للشجری، ٢٤١/٢ ☆ تنزیہ الشریعة لابن عراق، ٢٠٦/١
تلخیص الحبیر لابن حجر، ١١٨/٢ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ٤/٤
میزان الاعتدال، ٥٠٢٥ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٧٨/١
المجروحین لابن حبان، ٩/٣ ☆
٢١٥٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٩٤/٨ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٥١/١
میزان الاعتدال للذهبی، ٣٤٢٧ ☆ لسان المیزان لابن حجر ١٥٨٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٩١/٩ ☆ المغنی للعراقی، ١٠٣/٤
المسند للعقیلی، ١٢١/٢ ☆
٢١٥٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٨١/١١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٧٢/١
٢١٥٧۔ کنز العمال للمتقی، ١٦٧٩٤، ٥١٦/٦ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ٩٨٣٤
لسان المیزان لابن حجر، ١٢٢٥، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٦/١

الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا ابتغيتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

٢١٥٨۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

٢١٥٩۔ **عن** الحجاج بن يزيد عن ابيه يزيد القسمي رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضى حاجتك قضاها بوجه طلق، وان ردك ردك بوجه طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

٢١٦٠۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

٢١٥٨۔ لسان الميزان لابن حجر، ٨٠٥ ☆
ميزان الاعتدال للذهبى ١٧٥٠ ☆
٢١٥٩۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٩١/٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١٢٥/١
المطالب العالية لابن حجر، ١٦٤١، ☆ اللالى المصنوعة للسيوطى، ٤٢/٢
٢١٦٠۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٩٥/٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٩١/٩
لسان الميزان للهيثمى، ١٩٥/٨ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١٥٢/١
تاريخ دمشق لابن عساكر، ١٨٨/٥ ☆
تاريخ بغداد للخطيب، ٢٢٦/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥١٧/٦

۲۱۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصيفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت عطا بن اُبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۵۱۶/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۲/۱
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۴۲/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۹/۱
۲۱۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۳۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۴۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۳۰۰/۵ ☆
۲۱۶۵۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۳۰۰/۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت: وقولہ ھذا لا شک حسن صحیح، فقد بلغ حد التواتر علی رائی۔ یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔ بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبینا قال قولا ☆ ھو لمن یطلب الحوائج راحۃ
اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زین اللہ وجھہ بصباحۃ

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقبلوا الکرام عثراتھم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تجافوا عن عقوبۃ ذی المروۃ الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۸۲/۶ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۰/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۶۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰، ۳۱۵/۵ ☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱٦۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءۃ الادب، ۲۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱٦۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انزلوا الناس منازلهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱٦۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/٦ ☆
۲۱٦۹۔ الصحیح لمسلم ☆
السنن لابی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلهم، ۲۰/٦٦٥
المعجم الصغیر للسیوطی، ۱٦۳/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/٢٦٥
کنز العمال للمتقی، ۱۷۱٤٦، ٦/٦۳۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۸/۹
۲۱۷۰۔ المستدرک للحاکم، ٤/۲۹۲ ☆ المعجم الکبیر لطبرانی، ۲/۳۷۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٦/۲۰۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۱٦۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/۲۳٤ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۹٤
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤/۱۸٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵٤۸۷، ۹/۱۰٤

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا اعطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تقولوا للمنافق: یا سید، فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ فتاوی افریقہ، ۳۶

فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

۲۱۷۲۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۱۷۱۔ السنن لأبی داؤد، باب لا یقول المملوک ربی، ۲/۶۸۰
السنن للنسائی، ☆
المسند لاحمد بن ۵/۳۴۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۵۷۹
کنز العمال للمتقی، ۸۶۰، ۱/۱۷۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۷
الادب المفرد للبخاری، ۷۶۰، ۷۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۰۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲ ☆
۲۱۷۲۔ المستدرک للحاکم، ۲/۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۴۵۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۱، ۱/۱۷۵
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱ ☆

الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : يا سيدى ! فقد اغضب ربه عزوجل۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃ امام وسردار بنانا، اور اس کے پیرو اور تابع بنا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔ اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و يعرف شرف كبيرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و يوقر كبيرنا ۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذى، باب ماجاء فى رحمة الصبيان، ۱۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۷۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۷۰ ☆
۲۱۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۳۶۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۷۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۶۲
كنز العمال للمتقى، ۵۹۷۷، ۳/۱۶۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/۲۵۹
مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۱۴ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

٢١٧٥۔ **عن** ضميرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا، و ليس منا من غشنا، ولا يكون المؤمن مومنا حتى يحب للمؤمنين ما يحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

* * *

٢١٧٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٥/٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢٣٣/٣
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٧١/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٦٨/٨

۱۰۔ لہو ولعب

(۱) لہو ولعب ناجائز ہے

۲۱۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده فی لحم خنزير و دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تاديبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگر چہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۱۷۶۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم اللعب بالنردشير ۲/۲٤۰

المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٣٥٢ ☆ المصنف لابن أبی شيبة، ٨/٥٤٧

۲۱۷۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، ٢/٦٧٥

السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ٢/٢٧٥

المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٥٤٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٤٢

الترغيب والترهيب للمنذری، ٤/٨٤ ☆

۲۱۷۸۔ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٤٧٤

ہے۔

(۱) بدکر نہ ہو۔

(۲) نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقهية علی الغالب فلا ینظر الی النادر و لا یحکم الا بالمنع۔ تو ٹھیک یہ ہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکر نہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۴۴/۹

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ یلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتادیبه فرسه، وملاعبته امر أته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ۱۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب الرمی، فی سبیل الله، ۲۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۱/۱۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۵/۸
السنن للدارمی، ۲۰۵/۲ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۱۰۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ تعالی عنه قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف، و قال: انه لا یقتل الصید، ولا ینکاء العدو، و انه یفقؤ العین و یکسر السن۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے اور نہ جانور کا شکار۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہو سکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کل شیٔ من لهوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك، وتادیبك فرسك، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔ کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔ اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔ ۱۲م ہادی الناس، ۳۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔ حاکم نے کہا: صحیح بر شرط مسلم ہے۔ ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف، ۲/ ۹۱۹
الصحیح لسملم، باب اباحة ما یستعان علی الاصطیاء، ۲/ ۱۵۲
السنن لابی داؤد، باب فی الخذف، ۲/ ۷۱٤
السنن لابن ماجه، باب النهی عن الخذف، ۲/ ۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۸٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸
المستدرك للحاکم، ٤/ ۲۸۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۸۷
۲۱۸۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲٦۹
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸٦۳، ٤/ ۳۵٤ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۹۹۷

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔ عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔ انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی۔ یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔ اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔ دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔ تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔

ہادی الناس، ٣١

٢١٨٢ ـ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كل شئ ليس من ذكر الله فهو لهو و لعب الا ان يكون اربعة، ملاعبة الرجل امرأته، و تاديب الرجل فرسه، و مشيه بين العرضين، وتعليم الرجل السباحة ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہروہ چیز جو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔ مگر چار چیزیں۔ مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیرا کی سیکھنا۔ ١٢م

٢١٨٣ ـ **عن** عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كل لهو يكره الا ملاعبة الرجل، و مشيه بين الهدفين، وتعليمه فرسه ـ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا۔ ١٢م

ہادی الناس، ٣٢

٢١٨٢ ـ السنن للنسائى، ☆
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٦٩/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢٧٩/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٥٢٠/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٠٦١٢، ٢١١/٥
المغنى للعراقى، ٢٨٣/٢ ☆
٢١٨٣ ـ المعجم الاوسط للطبرانى، ١٧٠/٧ ☆ مجمع البحرين، ٢٦٧٦

۱۱۔ شعروشاعری

(۱) شعر گوئی عیب نہیں

۲۱۸٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الشعر بمنزلة الکلام، فحسنه کحسن الکلام، و قبیحه کقبیح الکلام۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ٦٨٥

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہٰذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح۔ ۱۲م

(۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸٥۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان و تقریر جادو ہیں۔ ۱۲م

۲۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ٨١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/ ١٢٢

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٣٠٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ٤٧٦

فتح الباری للعسقلانی، ١٠/ ٥٣٩ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٨٦٥

کشف الخفاء للعجلونی، ٢/ ١٣ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤٤٨

السنن للدارقطنی، ٤/ ١٥٧ ☆ التفسیر للقرطبی، ١٣/ ١٥٠

۲۱۸٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ٢/ ٩٧

السنن لابن ماجه، باب الشعر، ٢/ ٢٧٤

حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٧/ ٢٦٩ ☆ التفسیر للبغوی، ٥/ ١٣٢

اتحاف السادة للزبیدی، ١/ ٢٤٩ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٩/ ٤٥

(۳) نعت گوشاعر کی فضیلت

٢١٨٦ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع لحسان بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوينا فخ ، و يقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يؤيد حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ، حسان اوپر کھڑے ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومفاخر بیان فرماتے ، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار ، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں ، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقیں ہے ۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب ومندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مدوقصر اور حرکات وسکنات وغیر ہا ہیأت حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی ۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں ، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ ، نغمات محررہ ، طرقات مطربہ ، قرعات معجبہ ، اتار چڑھاؤ ، زیر وبم ، تان گنگری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں ، ڈومنیوں ، مراثیوں ، ڈھاریوں ، نقاروں ، قوالوں وغیرہم میں معمول ۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب ومخذول ۔

٢١٨٦ـ السنن لأبى داؤد، باب ما جاء فى الشعر، ٦٨٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٧٢/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٨٠/٦
التفسير للبغوى، ١٣١/٥ ☆ المغنى للعراقى، ٢٧٢/٢

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ و تابعین و ائمہ دین میں مجوز و مقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے ماثور و منقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر رہتے تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھائیے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر انجشہ حبشی رضی اللہ تعالی عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبد اللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل مكة فى عمرة القضاء و ابن رواحة يمشى بين يديه و يقول:

خلوا بنى الكفار عن سبيله ☆ اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله ☆ و يذهل الخليل عن خليله

فقال عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه: يا ابن رواحة ابين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى حرم الله تقول الشعر، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خل عنه يا عمر! فلهى فيهم اسرع من نضح النبل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال: ان انجشة حدى بالنساء فى حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يا انجشة: رفقا بالقوارير۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى انشاء الشعر، ۱۰۷/۲
۲۱۸۸۔ الصحيح لمسلم، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۱۰۷/۲
الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يجوز من الشعر، ۹۰۸/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ٩/١٧٣

(۴) اچھے اور برے شعراء

٢١٨٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان الله يؤيد حسان بروح القدس، و امر ء القيس صاحب لواء الشعراء الی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ٩/٢٥

(۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

٢١٩٠۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال: شهدت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اكثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه يتذاكرون الشعر و اشياء من امر الجاهلية، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

٢١٨٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٨/٢ ☆ المستدرك للحاكم، ٤٨٧/٣
كنز العمال للمتقى، ٣٣٢٤٨، ٦٧٢/١١ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ١١١/٣
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٨٠/٢ ☆ علل المتناهية لابن الجوزى، ١٣٠/١
لسان الميزان لابن حجر، ٧٣٤/٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٤٠١
تاريخ بغداد للخطيب، ٢٧٠/٩ ☆ التفسير للبغوى، ١٣١/٥
شرح السنة للبغوى، ٣٧٧/١٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٧٧/٣
٢١٩٠۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسا اوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جد الممتار، ۱/ ۳۱۸

◆

۱۲۔ گانا اور مزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالك الاشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر، والخمر والمعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا، اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے، تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہوسکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر، ۷۳۷/۲

السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الحر، ۵٦۰/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۱/۱۰ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۹/۳

اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤۷۲/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲٦، ۳۷/۱۱

فتح الباری للعسقلانی، ۵۲/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۲٦۹/۲

کجا محرم کجا مبیح، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم وعنا بہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ھذہ التھمۃ و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۰۰

(۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ لصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرۃ، مزمار عند نعمۃ، ورنۃ عند مصیبۃ۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳۵۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۳/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۲۱۹/۱۵ ☆ المسند للربیع، ۵۵/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہوکر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

۲۱۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قعد إلی قینة یستمع منها صب الله فی اذنیه الآنك یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

۲۱۹۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : اخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بید عبدالرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه فانطلق به الی ابنه ابراهیم فوجده یجود بنفسه فاخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حجره فبکی ،فقال له عبدالرحمن : اتبکی ؟ اولم تکن نهیت عن البکاء؟قال : لا، ولکن نهیت عن صوتین احمقین فاجرین ، صوت عند مصیبة خمش وجوه وشق جیوب ورنة شیطان۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

۲۱۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۹، ۱۵/ ۲۲۰ ☆

۲۱۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرخصة فی البکاء الخ ۱/ ۱۲۰

شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔ ۱۲م

(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

٢١٩٥ ـ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد وسط الحلقةفهو ملعون ـ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل و نا اہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب از خود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع، سلطان نگیرد خراج از خراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل و نا اہل کا فرق کرنا ہر کس و ناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا اللہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نا متشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیرو مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل و نا اہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

٢١٩٥ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٣٨٤

اور ان کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و نا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑیے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلها یدعو الی کثیرها" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچا رہے ہیں، تف برین اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نا اہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارہ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کو مزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

ھو حرام و کبیرۃ عندنا ، وفی اباحتہ اعانۃ الشیطان علی الاسلام والمسلمین۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں "العسل مرۃ والخمر یاقوتیۃ" کہدینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزا و جاں پرور کہا کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع که با که باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے رُوح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۹۴

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ **عن** أبی مالك الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیکونن اقوام من امتی یستحلون الحر والحریر و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، د، باب ما جاء فیمن یستحل الخمر، ۲/ ۸۲۷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا و غنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢١٩٧ـ كنز العمال للمتقى، ٤٠٦٥٩، ٢١٨/١٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥٢٥/٦
الدر المنثور للسيوطى، ١٥٩/٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١٠٤/٢
المغنى للعراقى، ٢٨٣/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٣٥٨/٢
الحاوى للفتاوى للسيوطى، ٦/٢ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١٩٩/٤

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔ ۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۱۷/۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔ ۱۲م

* * *

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۲۳/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۸/۲

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان یفی، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیتہ ان لا یفی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایاک وما یعتذر منہ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۳۵۳/۸

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳۴۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰۹/۷

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۳۰/۳

۲۲۰۰۔ المستدرک للحاکم، ۳۲۶/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۰/۸

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۰/۸

الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱ ☆

۲۲۰۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی تضمین العاریۃ، ۵۰۱/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :علی الید ما اخذت حتی تردھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا ضمان علی قصار و صباغ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔ ۱۲م

(۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العاریة مودة، ۱/۱۵۲
السنن لابن ماجه، باب العاریة، ۲/۱۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲٤۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۵۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۵۲
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۵۰۰
۲۲۰۲۔ جامع مسانید ابی حنیفة، ۲/٤۹ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرك للحاکم، ٤/۲۷۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۸٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ [illegible]

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہوجائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۶

* * *

۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للمسلم علی اخیہ ست خصال واجبۃ، ان ترک شئیا منھا فقد ترک حقا واجبا علیہ لاخیہ، یسلم علیہ اذا لقیہ، ویجیبہ اذا دعاہ، و یشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض، ویحضرہ اذا مات، وینصحہ اذا استنصحہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمك اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم علی المسلم، ۲/ ۲۱۳

۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار، ۲/ ۱۶

السنن لأبی داؤد، باب فی حق الجوار، ۲/ ۲۶۱

السنن لابن ماجہ، باب حق الجوار، ۲/ ۲۶۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه یورثه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حق الجار علی جاره ان مرض عدته ، وان مات شیعته ، و ان استقر ضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خیر هنأ ته، و ان اصا بته مصیبة غریته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد علیه الریح ، ولاتوذیه بریح قدرك الا أن تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے، اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔ احکام شریعت، ۱۴۱

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۴/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶۰/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۷۸، ۴۹/۹

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۶

۲۲۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۰۹۷، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۸/۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ا

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کانت لہ مظلمۃ لا خیہ من عرضہ اوشئ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ، ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمۃ ، و ان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ محمل علیہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۷

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء تنطحھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حتی للذرۃ من الذرۃ۔

۲۲۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من کانت مظلمۃ عند الرجل، الخ، ۱/۳۳۱
التفسیر للقرطبی، ۹/۲۶۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۲۹ ☆
۲۲۰۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٤٤ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۲۸
۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

"پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹.

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اتدرون من المفلس؟ قالوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع، فقال: ان المفلس من امتی من ياتی يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة، و ياتی قد شتم هذا، وقد قذف هذا، و اكل مال هذا، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فيعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته، فان فنيت حسناته قبل ان يقضی ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ و العياذ بالله تعالیٰ سبحانه،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹۔

۲۲۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الظلم، ۲/۳۲۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۳

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/۶۴

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: انہ یکون للوالدین علی ولدھما دین فاذا کان یوم القیامۃ یتعلقان بہ، فیقول: انا ولدکما، فیودان، او یتمنیان لو کان اکثر من ذلک۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم و رحیم مالک و مولیٰ جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۴۹/۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناہ ضحک حتی بدت ثنایاہ، فقال لہ عمر: ما اضحکک؟ یا رسول اللہ بأبی انت وامی، قال: رجلان من امتی جثیاؑین یدی رب العزۃ، فقال احدھما: یا رب! خذلی مظلمتی من اخی، فقال اللہ: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۰/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۵۵/۱۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۰۲/۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۰۵/۴
۲۲۱۲۔ المستدرک للحاکم، ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱۶۱/۳
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخيك و لم يبق من حسناته شئ ، قال : يارب ! فيحمل من اوزاری و فاضت عينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالبكاء ثم قال : ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس ان يحمل عنهم من اوزارهم ، فقال الله للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : يا ربی اری مداين من ذهب وقصورا من ذهب مكللة باللؤلؤ ، لای نبی هذا ، او لای صديق هذا ، اولای شهيد هذا ؟ قال : لمن اعطى الثمن، قال : يارب او من يملك ذلك ؟ قال : انت تملكه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخيك ، قال: يارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال الله تعالىٰ : فخذ بيد اخيك و ادخله الجنة ، فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عند ذلك : اتقوا الله و اصلحوا ذات بينكم ، فان الله يصلح بين المسلمين يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰

۲۲۱۳۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا التقى الخلائق يوم القيامة نادى مناد يا اهل الجمع! قد تداركوا المظالم بينكم و ثوابكم علىّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ **عن** ام هانى رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله يجمع الاولين و الآخرين يوم القيامة فى صعيد واحد، ثم ينادى مناد من تحت العرش، يا اهل التوحيد! ان الله عزوجل قد عفا عنكم فيقوم الناس فيتعلق بعضهم ببعض فى ظلامات، فينادى مناد، يا اهل التوحيد! ليعف بعضكم عن بعض و علىّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ ونافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کو بجانہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد ودیون ومظالم، مثلاً، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کرلیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرالیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کردیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی، اور راثم مخالفت حج سے ڈھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر وتقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہوکر پلٹے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل ومذاہب، واحاطۂ اطراف وجوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات ، وقد كادت الشمس ان تغرب ، فقال : يا بلال! انصت لی الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فانصت الناس ۔ فقال : يا معشر الناس ! اتانی جبرئيل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال : ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال : يا رسول الله ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لكم و لمن اتی من بعد كم الی يوم القيامة ، فقال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه : كثر خير الله و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوگئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمين۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۱/۹

دوم ۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲۰۳/۲

سب مطالبے جواس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ **عن** أبی امامة الباهلي رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین ، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللهم ارزقنا بجاهله عندك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین ۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بیکسی ومجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال ومدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه، ☆
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷۴/۴
۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳
زاد المسیر، ۳۳۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸
۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳۶۹، ۳۸۹/۵
الکامل لابن عدی، ۶۹/۴ ☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بر وجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگر چہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج و معتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔ ؕ

اقول ۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کر لی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لوان صاحب بدعة مكذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فى شئ من امره حتى يدخله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب، تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم ۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہو سکا اور موت آ گئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۱۴۰ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/۳۲۰

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اداں دینا ینوی قضاء ہ ادی الله عنه یوم القیامة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من تداین بدین و فی نفسه و فاءہ ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر [illegible] آ گئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینه ما لم یکن فیما یکره الله۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب من اداں دینار الخ، ۱۷۳/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۴/۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۲۷، ۲۲۱/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۲/۲۳ ☆
۲۲۲۱۔ المستدرک للحاکم، ۲۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۴۵، ۲۲۴/۶ ☆
۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجه، باب من اداں دینار الخ، ۱۷۳/۲
۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: یدعو اللہ بصاحب الدین یوم القیامۃ حتی یوقف بین یدیہ، فقال: یا ابن آدم! فیم اخذت ھذا الدین؟ و فیم ضیعت حقوق الناس؟ فیقول: یارب! انک تعلم انی اخذتہ فلم آکل، و لم اشرب، و لم البس، ولم اضیع، ولکن اتی علی یدی اما حرق، واما سرق و اما وضیعۃ، فیقول اللہ عزوجل: صدق عبدی، انا احق من قضی عنک الیوم، فیدعو اللہ عزوجل بشئ فیضعہ فی کفۃ میزانہ فترجح حسناتہ علی سیئاتہ فیدخل الجنۃ بفضل رحمتہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم ۔ اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا اللہ ببرکاتھم فی الدنیا و الآخرۃ کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ: الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکررنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہوجیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستکون لا صحابی زلۃ یغفرھا اللہ لھم لسا بقتھم معی،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۔

اس مبارک قوم کے سرور وسردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم ۔

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما علی عثمان ما فعل بعد ھذہ، ما علی عثمان ما فعل بعد ھذہ ۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۶۱

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیانا کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔ پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له " اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، والحمد لله الکریم الودود، و هذا ما زدته بفضل المحمود۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخفی سے پاک و منزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبد الدینار، عبد الدرہم، عبد طمع، عبد ہوی، عبد رغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأیت من اتخذ الهه هواه۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا الله " اہل ہدایت کے نزدیک " لا مشهود الا الله " اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا الله "۔

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدامهم و تراب اقدامهم فی الدنیا والآخرة۔ غفرلنا بجاههم عنده، انه اهل التقوی و اهل المغفرة۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ، حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔'' غرض معاملہ نازک ہے، اور امر شدید، اور عمل تباہ، اور امل بعید، اور کرم عمیم، اور رحم عظیم، اور ایمان خوف ورجاء کے درمیان۔ وحسبنا الله و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۔ وصلی الله تعالیٰ علی شفیع المذنبین ، نجاة الهالکین، مرتجی البائسین، محمد وآله و صحبه اجمعین والحمدلله رب العالمین۔ والله سبحانه و تعالیٰ اعلم، وعلمه جل مجده اتم و احکم۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۳/۹

* * *

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تھادوا تحابوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تھادوا تزدادوا حبا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کا لین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔ ۱۲م

۲۲۲۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تھادوا تحابوا، و تصافحوا یذھب الغل منکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔ ۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۲۲۵۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۶/۴
المؤطا لمالک، ۹۰۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۲۰/۴
۲۲۲۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۶/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۷، ۱۱۵/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۴۶/۵ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۲/۱ ☆
۲۲۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۶۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۵، ۱۱۰/۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶۹/۱۳
الکامل لابن عدی، ۱۰۴/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۴۲/۲
۲۲۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۰/۲

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تذهب بالسمع و القلب و البصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کر دیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۹۴

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا جاء ك من هذاا لمال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کر لو۔ پھر چاہو تو کھا لو اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپکو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔ فتاوی رضویہ، ۸/ ۱۳۹

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان الصدقة يبتغى بها وجه اللہ تعالیٰ ، والهدية يبتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۷۰ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من اعطاه الله شيئا من غير مسئلة ، ۱/ ۱۹۹

كنز العمال للمتقى، ۶/ ۵۲۲ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/ ۱۶۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۷۱

كنز العمال للمتقى، ۱۵۹۹۷، ۶/ ۳۴۸، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۲۶

حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب ان يبسط له فی رزقه، وينسأله فی اثره فليصل رحمه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ١٦٨١٦، ٦/٥٢٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٢/٨٨
كنز العمال للمتقی، ١٦٨٣١، ٦/٥٢٤ ☆ الاحكام النبوية للكحال، ٢/١٣٧
الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٥٣٤ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من بسط له فی الرزق الصلة الرحم، ٢/٨٨٥
الصحيح لمسلم، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، ٢/٣١٥
السنن الكبری للبيهقی، ٧/٢٧ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/٣٣٤
التفسير للبغوی، ٤/١٧ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٥٦
شرح السنة للبغوی، ١٣/١٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ٦٩٢٨، ٣/٣٥٨
فتح الباری للعسقلانی، ١٠/٤١٥ ☆ التفسير للقرطبی، ١٤/١٢٣

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من سره ان یمد له فی عمره و یوسع له فی رزقه، و یدفع عنه میتة السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمرو بن سهل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صلة القرابة مثراة فی المال، محبة فی الاهل، منسأة فی الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳٦۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صلة الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۲۲۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲٦٦/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳٦/۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦۹٦۸، ۳٦۵/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۷/۳ ☆
۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۲/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦۹٦۵، ۳۵۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸/۱۸ ☆
۲۲۳٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳۰٤/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦۹۰۹، ۳۵٦/۳
التفسیر للقرطبی، ۱۹۱/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البیت لیکونون فجرہ فتمنوا اموالهم، و یکثر عدد هم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھروالے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔

راد القحط والوباء، ۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن اهل بیت یتواصلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صلة الرحم، و حسن الخلق، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں۔

راد القحط والوباء، ۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۶/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۶۳/۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲

۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆

۲۲۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۶/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰، ۳۵۶/۳

۱۶۔ صدق وکذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ، و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ، اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔ الزلال الانقی ، ۱۷۱

(۲) پہلو دار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلو دار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔ یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۰۲/۹

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الاله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳۴۴/۳ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۹۱۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۹/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۸/۷
الدر المنثور للسوطی، ۲۹۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۹۶۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱ ☆ مسند الشهاب، ۱۰۱۱
الدر المنتثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العید و الکذب ، ۱۸/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۹۷/۸

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا کذب العبد تبا عد الملك عنه میلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ، جدید، ۱/ ۷۲۰

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبدالله بن أبی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثر الناس ذنوبا یوم القیامة اکثرهم کلاما فیما لا یعنیه۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔ الزلال الانقی، ۱۷۲

* * *

۲۴۳

۲۲۴۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۵٤۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ٦۲
المسند للعقیلی، ۳/ ٤۲٤ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/ ۲۱٦

١٧۔ حیا و فحش گوئی

(١) حیا زینت ہے

٢٢٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا زینت ہے اور تقوی بزرگی۔ ١٢م

(٢) حیاء بہتر ہے

٢٢٤٥۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا سراسر بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۲۱۸/۳

(٣) بے حیائی کی مذمت

٢٢٤٦۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

٢٢٤٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ٩٩/٦ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ٢٣٩/١ ☆
٢٢٤٥۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ٤٨/١ ☆
السنن لأبی داؤد، باب فی الحیاء ٦٦١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦/٨
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧١/١٨ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ٢٦/٨
التمهید لابن عبد البر، ١٧١/٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠٧/٨
فتح الباری للعسقلانی، ٥٢١/١٠ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٨٥/١
التاریخ الکبیر للبخاری، ٣٠/٣ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ٢٥١/٢
کنز العمال للمتقی، ٥٧٦٢، ١١٩/٣ ☆
٢٢٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٣٦/١٧ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢٠٠/٤
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣٦٢/٤ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٥٤/١٢
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٥٣٨ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی، ۱۳۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنۃ حرام علی کل فاحش ان ید خلہا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۴/۹

(۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان الفحش فی شئ قط الا شانہ وما کان الحیاء فی شئ قط الازانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کردے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کردیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۲۲۴۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۷۸/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۱۷/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۱/۱ ☆

۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش، ۱۹/۲
السنن لابن ماجہ، باب الحیاء ۳۱۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۶/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۸۱/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۷۲/۱۳

۲۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۱/۱ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

* * *

۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

(۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اياكم و الظن ، فان الظن اكذب الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲

(۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كان يومن بالله و اليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہووہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

٢٢٥٠۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب قوله تعالیٰ ، ايها الذين آمنو اجتنبوا الخ،			٨٩٦/٢
	الصحيح لمسلم،	باب تحريم الظن و العبس،			٣١٦/٢
	الجامع للترمذی،	باب ماجاء فی ظن السوء،			٢٠/٢
	السنن لأبی داؤد ،	باب فی الظن ،			٦٧٣/٢
	المؤطا لمالك، ،		☆	المسند لاحمد بن حنبل،	٣١٢/٢
	المسند للشهاب	٩٥٩	☆	السنن للبيهقی،	٨٥/٦
	اتحاف السادة للزبيدی،	٢١٤/٦	☆	شرح السنة للبغوی،	١٠٩/١٢
	فتح الباری للعسقلانی،	٣٧٥/٥	☆	كنز العمال للمتقی، ٤٤٢٦،	٤٣٣/٢
	الادب المفرد للبخاری،	٤١	☆	التفسير للقرطبی،	٣٣١/١٦
	التفسير لابن كثير،	٢٠٢/٢	☆	الدر المنثور للسيوطی،	٩٢/٦
	الترغيب و الترهيب للمنذری،	٥٤٥/٣	☆	المصنف لعبد الرزاق،	٢٠٢٢٨
	ارواء الغليل للالبانی،	٢١٨/٦	☆	الاذكار لنووی،	٣٠٦
	زاد المسير لابن الجوزی،	٤٧٠/٧	☆	كنز العمال للمتقی، ٤٤٠٢٦،	٨٦/١٤
٢٢٥١۔	مراقی الفلاح للشرنبلالی،	٢٤٩	☆		

(۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها، اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی، حسد، بدگمانی، بدشگونی۔ کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو، اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو، اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ، ۱۴۵

* * *

۲۲۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۹، ۱۶/۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۹
واتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۵۲ ☆

۱۹۔ غیبت ودھوکہ

(۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

٢٢٥٣۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الغیبة اشد من الزنا، قیل: وکیف؟ قال: الرجل یزنی، ثم یتوب، فیتوب الله علیه، و ان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۴۹/۹

(۲) غیبت کی بدبو

٢٢٥٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال: نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء نتن فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اتدرون ما هذه الریح؟ هذه ریح الذین یغتابون المومنین۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۷۲۰/۱

٢٢٥٣۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٥١١/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٩٧/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ٩١/٨ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٣٣/٧
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٤٧٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٨٧٤

٢٢٥٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥١/٣ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٧٣٢
فتح الباری للعسقلانی، ٤٧٠/١٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٣٨/٧
الدر المنثور للسیوطی، ٩٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٣٦٢/٧

(۳) فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس للفاسق غیبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بهز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس، اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم فاسقوں کے فسق و فجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو، لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاسق کا فسق خوب بیان کرو کہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۹۷

(۴) فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۲۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، (۸۰۷۱)، ۳/۵۹۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱
الاسرار المرفوعة ۲۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسیوطی، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۴۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۲۷۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
۲۲۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۹۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۰۵

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واهتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔ نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاری ہوں یا یہود، نصوصاً وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۸۵/۹

(۵) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برجل يبيع طعاما فأعجبه فادخل يده فيه، فاذا هو بطعام مبلول فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ليس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔ حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنا دست اقدس اس

۲۲۵۸۔ الصحيح لمسلم، باب قول النبی ﷺ ليس منا فی غشنا ، ۷۰/۱

المسند لاحمدبن حنبل، ۴۹۸/۳ ☆ السنن للدارمی، ۲۴۸/۲

السنن الكبری للبيهقی، ۲۵۵/۵ ☆ المستدرك للحاكم ۹/۲

المصنف لابن أبی شيبة ، ۲۸۰/۷ ☆ الصحيح لابن حبان ، ۱۱۰۷

المعجم الكبير للطبرانی، ۱۶۹/۱۰ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۲۶۱/۱

الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۷۱/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۷۸/۴

السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۰۵۸ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۷۸/۵

التفسير للقرطبی، ۲۵۲/۳ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۱۸۹/۴

كشف الخفاء للعجلونی، ۴۱۱/۲ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱۳۷/۱

الكامل لابن عدی ☆

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ
ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م　جد الممتار، ۱/۱۴۳

* * *

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱) ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبي موسى الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یغی علی الناس الا ولد بغی ، والا من فیه عرق منه۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم وتعدی نہ کریگا مگر حرامی، یاوہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹

(۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۷

(۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۳/۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۲/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳، ۲۳۳/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۶/۲ ☆

۲۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الظلم الظلمات یوم القیامة ۵۱۶/۱
الصحیح لمسلم، ابواب البر و الصلة ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الظلم، ۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۳/۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۳۷/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۰/۵
الادب المفرد للبخاری، ۴۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹۰/۵

۲۲۶۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم و غصب الارض، ۳۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۲/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۸/۶

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين ـ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ، ۳۸۱/۶

۲۲۶۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اخذمن الارض شئيا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ **عن** الحكم بن الحرث رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيامة يحمله من سبع ارضين۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۳۱۳/۷

۲۲۶۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اثم شيئا من الارض، ۳۲۳/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۱۰۳/۵ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۲۲٤/۱
۲۲۶۳۔ تاريخ بغداد للخطيب ٤٤۱/۱٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۰۳۷۸، ۱۱۰/۵
المعجم الكبير للطبرانى، ۲٤۱/۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰٤/۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۷۶/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۵۳/۲
المطالب العاليه لابن حجر، ۱٤۱۰ ☆ الحاوى للفتاوى، ۲۲۵/۱

(۴) ظالم کی اعانت حرام

٢٢٦٤۔ **عن** اوس بن شر حبيل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵۰/۹

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

٢٢٦٥۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس القاضى فى مجلسه هبط عليه ملكان يسددانه ويوفقانه ويرشدانه مالم يجر فاذا جار عرجا وتركاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔ ۱۲م

٢٢٦٦۔ **عن** امير المؤمنين أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لو لم ابعث فيكم لبعث عمر، ايد الله

٢٢٦٤۔ المعجم الصغير للسيوطى، ٥٠٩/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٦/٣
كشف الخفاء للعجلونى، ٣٨٩/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢٥٦/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٠٥/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٤٩٥٥، ٨٥/٦
التفسير لابن كثير ١١/٣ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٧/١٣
المطالب العالية لابن حجر، ٢٧٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٩٨٠
٢٢٦٥۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٨٨/١٠ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١٧٦/٨
ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٤٦٤ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٨٥٢/٦
كنز العمال للمتقى، ١٥٠١٥، ٩٩/٦ ☆

عمر بملکین یو فقانه و یسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔ ۱۲م فقہ شہنشاہ، ۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۳۱/۹

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ینصره وهو یستطیع نصره اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲۶۶۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۲/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱

کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳

تنزیه الشریعه لابن عراق، ۳۷۳/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۳۱/۲

۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه، باب من ادعی مالیس له ۱۶۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۹۹/۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۲

۲۲۶۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۱۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۴۵/۷

الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۲۲ ☆

کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۵۱/۹

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان رجلا من اھل مصراتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فقال : یا امیرالمؤمنین اعائذ بك من الظلم، قال : عذت معاذا، قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته، فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین، فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مرہ بالقدوم و قدم بابنہ معہ، فقدم، فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب، فجعل یضربہ بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین، قال انس: فضرب، فواللہ ! لقدضر بہ و نحن نحب ضربہ، فما اقلع عنہ حتی تمنینا انہ یرفع عنہ، ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو، فقال : یا امیر المؤمنین انما ابنہ الذی ضربنی وقدا استقدت منہ، فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتھم امھاتھم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریموں کے بیٹے کو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۲۶۰/۱۲

بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یاامیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یاامیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔ الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الله و رسوله مولیٰ من لا مولیٰ له۔

فتاوی رضویہ، ۷/۵۵

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ و رسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲ م

الله أكبر ☆ الله أكبر ☆ الله أكبر

۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی، فرائض ۱۲، باب ما جاء فی میراث الخال، ۲/۳۱
السنن لابن ماجه، باب ذوی الارحام، ۲/۱۹۶
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۸ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۷ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۴۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۵/۵۳۶
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۹
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

٢٢٧١۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا بعثتم الي رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

٢٢٧٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

٢٢٧٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتفاءل و لا يطير و كان يحب الاسم الحسن۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۲۴/۱۱

٢٢٧٤۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت ان النبى

٢٢٧١۔ كنز العمال للمتقى، ١٤٧٧٥، ٤٥/٦ ☆ المعجم الاوسط للطبرانى، ٣٦٧/٧
اتحاف السادة للزبيدى، ٩٢/٩ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١٥٢/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٢٧/١ ☆
٢٢٧٢۔ الكامل لا بن عدى، ☆
٢٢٧٣۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٢٥٧/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥٥٦/١٠
كنز العمال للمتقى، ١٨٣٧٣، ١٣٦/٧ ☆ شرح السنة للبغوى ١٧٥/١٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٣١/٢ ☆
٢٢٧٤۔ الجامع للترمذى، ادب ٦٦، باب ماجاء فى تغير الاسماء ١٠٧/٢، ١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٧١/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٥٠٨، ١٥٧/٧
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٣٧/٢ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا سمع بالاسم القبيح حوله الی ما هو الحسن۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان لا يتطير من شئ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به و رؤی بشر ذلك في وجهه و ان كره اسمه روی كراهة ذلك فی وجهه ، و اذا دخل قرية سأل عن اسمها ، فان اعجبه اسمها فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و انكره اسمها رؤی كراهية ذلك فی وجهه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر پسند آتا خوش ہوتے، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر خوش آتا مسرور ہو جاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤١٨ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی الطیرۃ و الخط، ۲/٥٤٧

المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٣٤٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٨/١٤٠

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ لہٰذا تم اچھے نام رکھو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰۱/۹

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۷۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی تغیر الاسماء ۔ ٦٧٦/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ١٩٤/٥ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ١٩٤٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ١٥٢/٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٢٧/١٢
الترغیب والترهیب للمنذری، ٦٩/٣ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٢١٠/٥
کنز العمال للمتقی ٤٥٢٠١، ٤١٨/١٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٨٩/٥
۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ٩١٤/٢
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بابی القاسم، ٢٠٦/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الجمع بین، ١٠٧/٢
السنن لا بن ماجه ، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ ، ٢٦٥/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ١٧٠/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٠٨/٩
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٨/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٢٩/١٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٨٨/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٢١٦، ٤٢١/١٦
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٢٧٧/١ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ١٤/١
فتح الباری للعسقلانی ، ٢٢٩/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٦/١
۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ١٠٠/٢ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٢٩٣/٢
الاسرار الموفوعه للقاری، ٤٣٥ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٥٥/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبر کا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰۔ **عن** نبیط بن شریط رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالی : و عزتی و جلالی لا عذبت احد ا یسمی باسمك فی النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اطعم طعام علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا و قد سوا کل یوم مرتین ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۲۲۸۱۔ الکامل لابن عدی، ۱/۱۶۱ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۱/۷۷۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۵۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۹

۲۲۸۲۔ الکامل لابن عدی، ۱/۱۶۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۲۴، ۱۶/۴۲۲

تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما اجتمع قوم قط فى مشورة فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فى مشورتهم الا لم يبارك لهم فيه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اُسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ **عن** عثمان العمرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ضر احد كم لو كان فى بيته محمد و محمد ان و ثلثلة۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸۴۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا سميتم الولد محمدا فاكرموه واوسعوا له فى المجلس و لا تقبحوا له وجها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

۲۲۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۸/۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۰۵، ۴۱۹/۱۶
مناهل الصفاء، ۳۱ ☆

۲۲۸۴۔ كنز العمال للمتقى، ۴۵۱۹۸، ۴۱۸/۱۶ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۹۴/۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴۸/۸ ☆

۲۲۸۵۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۰۴، ۴۱۹/۱۶ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۴۷/۲
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۵۳/۱ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ۴۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمدا فقد جهل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

٢٢٨٦۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

٢٢٨٧۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فیضع یده علی بطنها و لیقل: ان کان ذکرا فقدسمیته محمدا، فانه یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن اُبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التوضیح و غیره۔ ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

٢٢٨٦۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥١٩٧، ١٦/ ٤١٨

٢٢٨٧۔ الفتاوی للحاوی،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبد الوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

(۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احب اسمائکم الی اللہ تعالی عبد اللہ و عبد الرحمن

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

(۵) حارث و ہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ **عن** أبی وھب الجشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسموا باسماء الانبیاء، و احب الاسماء الی اللہ تعالی عبد اللہ و عبد الرحمن، و اصدقھا حارث و ھمام، و اقبحھا مرۃ۔

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبد اللہ و عبد الرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں، اور سب سے برا نام مرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۶

۲۲۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب النھی عن التکنی بأبی القاسم، ۲/۲۰۶
السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء ۲/۶۷۶
السنن لابن ماجہ، ما یستحب من الاسماء، ۲/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۴، ۱۶/۴۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
۲۲۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء، ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۴۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
الادب المفرد للبخاری، ۸۱۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/۳۰۶

(۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انما سماها فاطمة، لان الله تعالی فطمها و محبیها من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اخنع الاسماء عند الله یوم القیامة رجل تسمی ملك الاملاك۔

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالیٰ خالد و مالك و ذلك ان احدا لیس یخلد و المالك هو الله۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳٤۲۲۷، ۱۲/۱۰۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/٤۱۳

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البغض الاسماء الی الله تعالی، ۲/۹۱٦

السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسم القبیح، ۲/٦۷۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲٤٤ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۷/۳۱۲

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۷۱۹

(۸) عزیز و حکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسمه عزیزا۔

حضرت عبد اللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹۴۔ **قال** ابو داؤد رضی الله تعالیٰ عنه: غیر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم عزیز و الحکیم۔

امام ابو داؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرما دیا۔ فقہ شہنشاہ ۱۹

(۹) حرب و ولید نام منع ہیں

۲۲۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا، او مرة، او الحکم، او ابا الحکم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرۃ، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

(۱۰) نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹۶۔ **عن** عمیر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۲۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۴۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۷۲
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۹۰۴ ☆
۲۲۹۴۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ۲/۶۷۷
۲۲۹۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۸۹ ☆
۲۲۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۱۱، ۱۶/۴۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۲
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۳۸۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملائکة ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵

* * *

۲۲۔ سجدۂ تعظیمی

(۱) مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا الله تعالیٰ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن هانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فار ادان یسجد له فقال له علی: اسجد لله و لا تسجد لی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(۲) سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان رجلا قال: یارسول الله! نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض، افلا نسجد لك؟ قال: لا و لکن اکرموا نبیکم، و اعرفوا الحق لا هله، فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون الله تعالیٰ، فانزل الله تعالیٰ، ماکان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔ کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔ اسے ای

۲۲۹۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۹۳/۷

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۹۳/۷

کے لئے رکھو۔ اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔ اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

ما كان لبشر الايه ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاوية بن أبی سفيان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

* * *

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهية قيام الرجل للرجل، ۲/ ۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۲۹۵
المصنف لابن ابی شيبة، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۲۰۳
علل الحديث لابن ابی حاتم، ۳۱۲۵ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۶،
التفسير لابن کثير، ۶/ ۵۲۰ ☆

۲۲۳۔ عورتوں کے احکام

(۱) زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

٢٣٠١ ـ **عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الذهب و الحرير حل لا ناث امتى و حرام على ذكورها

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

(۲) عورتیں مہندی لگائیں

٢٣٠٢ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ان هندة بنت عتبة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : يا نبى الله ! بايعنى فقال : لاا با يعك حتى تغيرى كفيك كانهما كفا سبع ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔ ۱۲م

٢٣٠٣ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت او مت امرأة

٢٣٠١ـ المعجم الكبير للطبرانى، ٥/ ٢٤٠ ☆ كنزالعمال، للمتقى، ١٧٣٥٧، ٧/ ٦٧٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/ ١٤٣ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤/ ٢٢٥
المطالب العالية لا بن حجر، ٢١٩٢، المسند للعقيلى، ١/ ١٧٤

٢٣٠٢ـ السنن لا بى داؤد، باب فى الخضاب للنساء ٢/ ٥٧٤
كنز العمال للمتقى، ٤٥٥، ١/ ١٠١ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر، ٢/ ٢٣٦
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٦٦ ☆

٢٣٠٣ـ السنن لا بى داؤد، باب فى الخضاب للنساء، ٢/ ٥٧٤
المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ٢٦٢ ☆ السنن الكبرىٰ للبيهقى، ٧/ ٧٦
تلخيص الحبير لا بن حجر، ٢/ ٢٦٢ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٦٧

من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأة ، قالت : بل یدامرأة ، قال : لو کنت امرأة لغیرت اظفارها بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

٢٣٠٤ـ **عن** امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت: دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اختضبی ! تترک احداکن الخضاب حتی تکون یدها کیدالرجل ، فما ترکت الخضاب و انها لابنة ثمانین ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔ فتاوی رضویہ دوم ۱۴۹/۹

(۲) عورت اور پردہ

٢٣٠٥ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : المرأة عورة ، اقرب ما تکون الی الله تعالیٰ فی قعر بیتها ، فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد ، و کان ابراهیم یمنع نساءه الجمعة و الجماعة ۔

٢٣٠٤ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٧٠/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧١/٥
الطبقات الکبری لابن سعد، ٥/٨ ☆
٢٣٠٥ـ عمدة القاری للعینی، ٢٧/٣
الجامع للترمذی، ١٤٠/١

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارکر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نهينا عن لتباع الجنائز ولم يعزم علينا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔ آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المؤمنین بہ پابندئ شرط منع نہ فرماتے۔ امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا للہ فسد الناس۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: فبینما نحن عندہ اقبل عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدخل علیہ، و ذلک بعد ما امرنا بالحجاب، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احتجبا منہ، فقلت: یا رسول اللہ! الیس ہو اعمی لا یبصر نا و لا یعرضنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احتجاب النساء، ۱۰۱/۲

السنن لابی داؤد، باب قولہ تعالیٰ و قل للمؤمنات، ۵۶۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۶/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲٤/۹

تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۹/۸ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۲۶/۸

الصحیح لابن حبان، ۱٤۵۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۹۱/۷

تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۲/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۱۶/۱

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے ہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ایاکم و الدخول علی النساء، فقال رجل من الانصار: یا رسول اللہ! افرأیت الحمو؟ قال: الحمو الموت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے۔ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۲

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن باللہ و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة، ۲/۲۱۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۲۷۷
المصنف لابن ابی شیبة، ۴/۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۹۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات، ۱/۱۳۹
۲۳۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة، ۱/۱۳۹
السنن لابی داؤد، مناسك، ۳، باب فی المرأة تحج بغیر محرم، ۱/۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۲۰۴
شرح السنة للبغوی، ۴/۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الاو معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگر چہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔ مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی۔ اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالاخانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۲۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/۳۹۶

۲۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلموهن الکتاب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تعلموا نساء کم الکتابة، و لا تسکنوهن العلالی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دومنزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعا ممنوع وسنت نصاریٰ و فاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند التحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف ومحفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندا و متنا۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروك۔

۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹، ۱۶/ ۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الکامل لا بن عدی، ۲/ ۱۵۳ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/ ۲۶۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۳ ☆

اقول: الآن القول فيه ابن عدى، فقال: بعض حديثه لا يتابع عليه، و هذا صادق على كثير من رجال الصحيحين، بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغير هذا الاسناد ليس بمنكر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غير منكر۔

حدیث دوم: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۵۷

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سیکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابوحاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحییٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو صدوق سیئ الحفظ صدوق یہم ' صدوق یخطی، صدوق تغیر بآخرہ عمرہ ' کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ہیں، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابومسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابوبکر سلیمان بن ابی حثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ٩/١٥٧

(٨) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

٢٣١٢۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اخرجو المخنثین من بیوتکم۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/١٣٣

(٩) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

٢٣١٣۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الا لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثها شیطان۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ ٩/٧

٢٣١٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اخراج المشتبهین بالنساء ٢/٨٧٤
السنن لابی داؤد، باب الحکم فی المخنثین ٢/٦٧٤
السنن لابن ماجه، باب فی المخنثین، ١/١٣٨
السنن الکبری للبیهقی، ٨/٢٢٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٤٣٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ١١/٣٥٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٠٦٦، ١٦/٣٩٢
٢٣١٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات، ١/١٤٠
المستدرک للحاکم، ٤/١١٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة ٢٥٢٠٩
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/٥٥ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٤/٤٠٩
مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/٢٢٣ ☆

۲۴۔ تشبہ کفار

(۱) تشبہ کفار سے بچو

٢٣١٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابغض الناس الی الله تعالیٰ ثلثة ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امرء بغیر حق لیهر یق دمه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں ۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا ، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند ، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا ۔ ۱۲م

٢٣١٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبه بقوم فهو منهم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی ، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا ۔ ۱۲م

٢٣١٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

٢٣١٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب طلب دم امری بغیر حق ، ١٠١٦/٢
کنز العمال للمتقی ، ٤٣٨٣٣ ، ٥٤٧/١٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٢١٠/١٢
المعجم الکبیر للطبرانی ، ٣٠٨/١٠ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٢٢/٤
السلسلة الصحیحة للالبانی ، ٧٧٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١٠/١
٢٣١٥۔ السنن لابی داؤد ، باب فی لباس الشهرة ، ٥٥٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥٠/٢ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ٣٤٧/٤
اتحاف السادة للزبیدی ، ١٢٨/٦ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ٨٠/٦
کنز العمال للمتقی ، ٢٤٦٨ ، ١٠/٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٢٧٤/١٠
التفسیر لابن کثیر ، ٥٣/٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٢٧١/١٠
مشکل الآثار للطحاوی ، ٨٨/١ ☆ المغنی للعراقی ، ٢٧٠/١
٢٣١٦۔ کنز العمال للمتقی ، ١٠٩٧ ، ٢١٩/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٤٧٠/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارة بالاكف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبهوا بالیهود ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

✻ ✻ ✻

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة اشارة الید بالسلام، ۲/ ۹۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۳۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۴۷۰
۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النظفة، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۶۰
تذکرة الموضوعات للقیرانی، ۱۵۷ ☆

۲۵۔ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا

۲۳۱۹۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اولی معروفا فلم یجد لہ جزاء ا الا الثناء فقد شکرہ و من کتمہ فقد کفر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

۲۳۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی شکر المعروف، ٦٦٢/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ١٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٠٣/٢ ☆ المعجم الکبیر للطرانی، ١٦٢/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٨٠/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٨٧/١٣
اتحاف السادة للزبیدی، ١٥٦/٤ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣٨٩/٨
کنز العمال للمتقی، ٦٤٨٥، ٢٦٧/٣ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٧٧/٢
۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ١٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٨/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٤٠٨/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٧/٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣٦٢/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ١٥٥/٤ ☆
۲۳۲۱۔ السنن لابی داؤد، باب شکر المعروف، ٦٦٣/٢

٢٣٢٢۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبه و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔ اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔ کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔ ۱۲م

(۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

٢٣٢٣۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسوال الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

٢٣٢٤۔ **عن** أبی ذر الغفا ری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تحقرن من المعروف شیئا ولوان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢٣٢٢۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعط، ٢٤/٢
كنز العمال للمتقی، ١٦٥٦٩، ٤٦٥/٧ ☆ تاریخ دمشق لابن عساكر، ٦٦/٦
تاریخ بغداد للخطیب، ٣٠٥/١٤ ☆

٢٣٢٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٨/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٧/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٣٦٢/٦ ☆ كنز العمال للمتقی، ٦٤٧٩، ٢٦٦/٣
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦٧ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٦١/٧

٢٣٢٤۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، ٣٢٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٨٣/٣ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ١٨٨/٤
كنز العمال للمتقی، ١٦٣٤١، ٤١٨/٧ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ١١٧/١

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔ ۱۲م

۲۳۲۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔ ۱۲م   فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

(۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/ ۱۳۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲٦٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۸۹۰، ۹/ ۵۱
السنن الکبری للبیهقی، ٤/ ۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/ ۱٤۱
۲۳۲٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ٦٦ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳٦۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ٦/ ۲۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول وایوب اذ ناده الاید ۱/ ٤۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۳۱۷
شرح السنة للبغوی، ۸/ ۷ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱/ ۲۲٤
التفسیر للقرطبی، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/ ٦٦

عليه وسلم : بينما ايوب عليه الصلوة و السلام عريانا خر عليه رجل جراد من ذهب، فجعل يحثى فى ثوبه فناداه ربه : يا ايوب ! الم اكن اغنيتك عما ترى ، قال : بلى ،وعزتك ! و لكن لا غنى لى عن بركتك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۰۵

(۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

۲۳۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يحب ان يرى اثر نعمته على عباده ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ ۱۲م

* * *

۲۳۲۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان الله يحب ان يرى اثر نعمته، ۲/ ۱۰۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۳۵
التاريخ الكبير للبخارى، ۳/ ۴۲۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/ ۲۶۰
جمع الجوامع للسيوطى، ۱۸۹۹ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۳۵
كنز العمال للمتقى، ۱۷۱۷۴، ۷/ ۱۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲/ ۲۱۱
شرح السنة للبغوى، ۱۲/ ۴۹ ☆ التفسير لابن كثير، ۱/ ۲۸۳
المغنى للعراقى، ۳/ ۳۴۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳/ ۷۹

۲۶۔ حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ای العمل احب الی اللہ تعالیٰ؟ قال: الصلوۃ علی وقتھا، قلت: ثم ای؟ قال: بر الوالدین، قلت: ثم ای؟ قال: الجھاد فی سبیل اللہ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م

(۲) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رضا الرب فی رضی الوالد، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ارداف الرجل خلف الرجل، ۲/ ۸۸۲
الصحیح لمسلم، باب کون الایمان باللہ تعالیٰ، ۱/ ۶۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی برالوالدین، ۲/ ۱۲
السنن للنسائی باب فضل الصلوۃ لمواقیتھا، ۱/ ۷۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۴۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹۷، ۷/ ۲۸۵
۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۲/ ۱۲
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۲۳۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳

۲۳۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رضی الرب فی رضی الوالدین، و سخط الرب فی سخط الوالدین۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۷۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔ ۱۲م

۲۳۳۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناستاذنہ فی الجہاد فقال: احی والداك؟ قال: نعم، قال: ففیہما فجاھد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی، فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں، فرمایا: جا اوران کی خدمت کرکے جہاد کا ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اقبل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ابا یعك علی الھجرۃ و الجہاد، ابتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال: فہل من والدیك احد حی؟ قال: نعم، بل کلاھما، قال: فارجع الی والدیك فاحسن صحبتہما۔

۲۳۳۱۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳
الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۱۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۰۱، ۱۶/ ۷۸۰
۲۳۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجہاد باذن الالوین، ۱/ ۴۲۱
الصحیح لمسلم، کتاب البرو الصلۃ، ۲/ ۳۱۳
السنن للنسائی، باب الرخصۃ فی التخلف لمن لہ والدین، ۲/ ۴۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء خرج الی الغز، ۱/ ۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۵ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ۱۲/ ۴۷۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۰/ ۲۵۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۵/ ۱۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴/ ۲۵۰
۲۳۳۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلۃ، ۲/ ۳۱۳

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرکے ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان، قال: ارجع الیهما فاضحکهما کما ابکیتهما۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگر چہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔ ۱۲م

۲۳۳۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۳۳٤۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة، ۲/۱۶۲
السنن لابی داود، جهاد، (۳۱)، باب فی الرجل یغز وابوه کارهون، ۱/۳٤۲
۲۳۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۹۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۲۸ ☆
۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۸۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/۵۸ ☆

الله تعالىٰ عليه وسلم : اطع والديك و ان اخرجاك من مالك و من كل شئ هو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کر دیں۔ اور ہر اس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۱

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

٢٣٣٧۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا من اهل اليمن هاجر الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : هل لك احد باليمن ؟ قال : ابواى ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع اليهما فاستاذنهما، فان اذناك فجاهد و الا فبرهما ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

٢٣٣٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثلثة لا يدخلون الجنة ، العاق لوالديه ، و الديوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

٢٣٣٧۔ السنن لابى داود، باب فى الرجل يغزو وابوه كارهون، ١/٣٤٢

٢٣٣٨۔ المستدرك للحاكم، ١/٧٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢١٤

السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٣٩٧ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(٦) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض و نفل غیر مقبول

٢٣٣٩۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لایقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبل کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(٧) والدین کا نافرمان ملعون ہے

٢٣٤٠۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(٨) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

٢٣٤١۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیات قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

٢٣٣٩۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/ ٢٠٦ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ١/ ١٥١

٢٣٤٠۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦/ ٢٧٢ ☆ الترغیب والترهیب [illegible]، ٣/ ٢٨٧
الدر المنثور للسیوطی، ٣/ ١٠١ ☆

٢٣٤١۔ المستدرك للحاکم، ٤/ ١٥٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣/ ٢٣١

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رجلا قال: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! ان لی مالا و ولدا، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی، فقال: انت و مالك لا بیك۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی، بیباکی، کافر نعمتی، ناپاکی ہے۔ اور ناشکر، خدا ناترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان أبیه یرید ان یاخذ مالی، فقال

۲۳۴۲۔ السنن لا بن ماجه، باب ما للرجل ما ولده، ۲/۱۶۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۰۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۴۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۴۵۶ ☆
المصنف لا بن أبی شیبة، ۷/۱۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳۴
الکامل لا بن عدی، ۲/۳۳۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۹۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۴۹ ☆ مشکل الاثار للطحاوی، ۲/۲۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۸ ☆ جامع مسانید أبی حنفة، ۱۵۹
۲۳۴۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۶/۳۰۴ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ادعه لى ،قال : فجاء فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان ابنك يزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه على نفسى و عيالى ، قال : فهبط جبرئيل الامين عليه الصلوة و السلام ، فقال : يا رسول الله ! ان الشيخ قد قال فى نفسه شيًا لم تسمعه اذناه ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قلت فى نفسك شيأ لم تسمعه اذناك قال : لا يزال يزيد نا الله بك بصيرة و يقينا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ يقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ يَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أَجْنِى عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ
اِذَالَيْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ
تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِى عَلَيْكَ وَاِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَكَّلُ
كَاَنِّى أَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِى ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِى فَعَيْنَاىَ تَهْمَلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَايَةَ الَّتِى ☆ اِلَيْكَ مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ أُؤَمِّلُ
جَعَلْتَ جَزَائِى غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَاَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَيْتَكَ اِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِى ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبكى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اخذ بتلبيب ابنه و ۱
قال : انت ومالك لأبيك ۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتیں میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننہا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلاً کھانے کی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۹۶

(١٠) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

٢٣٤٤۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :يا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشيرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجليها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ ١٢م

٢٣٤٥۔ **عن** طلحة بن معاية السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : يا رسول الله ! انى اريد الجهاد فى سبيل الله ، قا ل: امك حية ؟قلت :نعم، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الزم رجليها فثم الجنة ۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔ ١٢م

٢٣٤٦۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

٢٣٤٤۔ السنن للنسائی ،جهاد، باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة ، ٢/ ٤٤
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل يغزوو له ابوان، ٢/ ٢٠٤
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢/ ٣٢٥
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ٤٢٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/ ٣٢٢
كشف الخفا للعجلونى، ٣/ ٣٢٤ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ٣/ ٣٠
الدر المنثور للسيوطى، ٤/ ١٧٣ ☆
٢٣٤٥۔ السنن لابن ماجه، باب الرجل يغزو له الوان ، ٢/ ٢٠٥
المعجم الكبير للطبرانى ، ٨/ ٣٧٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٤٤، ١٦/ ٤٦٢
٢٣٤٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٢/ ٣٦٥ ☆

الك والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اى الناس اعظم حقا على المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فاى الناس حقا على الرجل قال : امه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳۴۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! من احق الناس بحسن صحابتى ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابو ك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳۴۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۷۵

۲۳۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب من احق الناس الصحبة ، ۲/۸۸۳
الصحيح لمسلم، كتاب البر والصلة ، ۲/۳۱۲

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه، اوصی الرجل بامه، اوصی الرجل بامه، اوصی الرجل بأبیه۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یہ ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذ القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپئے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الوالدین، ۲/۲۶۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۱۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۱۵۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۲۱۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۴۵۴۴۶، ۹/۱۴۶

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله حرم علیکم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، وکره لکم قیل و قال ، و کثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۲۳۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب عقوق الوالدین، ۲/۸۸۴
الصحیح لمسلم، باب النهی کثرة المسائل، ۲/ ۷۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۳۲۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۳۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/ ۳۳۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۶۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۵۴۰، ۱۵/ ۸۹۵
السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۶۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/ ۱۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۰ ☆
۲۳۵۱۔ السنن للنسائی، باب الحث علی الکسب، ۲/ ۱۸۵
السنن لا بن ماجه، باب الحث المکاسب، ۱/ ۱۵۵
السنن للدارمی، ۳۳۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۳۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۳۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۴۸۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۴۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱۶۶۴۳
الصحیح لا بن حبان ۱۰۹۱ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۷/ ۱۵۷
کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۳، ۴/ ۸ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ ، و ان ولدہ من کسبہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔ ١٢م

٢٣٥٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اولادکم ھبۃ لکم ، یھب لمن یشاء انا و یھب لمن یشاء الذکور ، و اموالھم لکم اذا احتجتم الیھا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔ ١٢م

(١٤) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

٢٣٥٣۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ابر البر صلۃ الولد اھل و دأبیہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

٢٣٥٤۔ **عن** مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما نحن عند

٢٣٥٢۔ المستدرک للحاکم، ٣٨٤/٢ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ٤٨٥/٧
الدر المنثور للسیوطی، ١٢/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥١٠، ٤٧٣/١٦
جمع الجوامع للسیوطی، ٦٣٤٤ ☆
٢٣٥٣۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلۃ اصدقاء الاب ٣١٤/٢
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی اکرام صدیق الوالد، ١٢/٢
السنن لابی داؤد، باب برالوالدین، ٧٠٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٨٨/٢ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٣٢٣/٣
٢٣٥٤۔ السنن لابن ماجہ، باب برالوالدین، ٢٦٩/٢

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جآءہ رجل من بنی سلمة فقال : یا رسول الله! ابقی من بر ابوی شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوٰة علیهما ، و الاستغفا رلهما ۔ و ایفاء بعهودهما من بعد موتهما و اکرام صدیقهما ، و صلة الرحم التی لا توصل الا بهما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعد اب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من البر ان تصل صدیق أبیك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے سات نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : احفظ ود أبیك لا تقطعه فیطفی الله نورك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۴۳
۲۳۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۵
کنز العمال، للمتقی، ۴۵۴۶۰، ۱۶/ ۴۶۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۴۷
لسان المیزان لابن حجر، ۶/ ۱۷۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۶۹

(۱۵) ماں باپ کو ستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثلثة لا ینظر اللہ تعالیٰ الیہم یوم القیامۃ العاق لوالدیہ، والمرأۃ المترجلة المتشبھة بالرجال، و الدیوث۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عم الرجل صنو أبیہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیس علی اللہ تعالیٰ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامہات یوم الجمعۃ، فیفرحون بحسناتھم و

۲۳۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۳۴ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۶۳
۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زکوۃ، ۱۱ کتاب الزکوۃ، ۱/ ۳۱۶
الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الی الفضل عباس، ۲/ ۲۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۶۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۵۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۹۴، ۱۱/ ۷۰۰
الکامل لابن عدی، ۶/ ۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۹/ ۲۸۲
۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۹۳، ۱۶/ ۴۶۹

تزداد وجوھھم بیاضا و اشراقا فاتقوا اللہ و لا توذوا موتاکم۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو سکے، وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الدیک، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا قال: یا رسول اللہ! انی حملت امی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدۃ، لو القیت فیھا بضعۃ من لحم لنضجت، فھل ادیت شکرھا؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لعلہ ان یکون بطلقۃ واحدۃ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

٢٣٦٠۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥٠٦، ١٦/٤٧٢

اللہ تعالی عنہ نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ **عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل من الانصار الی النبیٔ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما؟ قال: نعم، اربعة، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما و انفاذ عهدهما من بعدهما، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما، فبهذ الذی بقی من برهما بعد موتهما۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده، و صلة رحمه، و اکرام صدیقه۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۲/۶۲۳ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۱۶/۴۷۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ ۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر۔

حضرت ابو اسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا تصدق احدکم بصدق تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھما، و لا ینقص من اجرہ شیئا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۸،
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/ ۱۰۹ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۲۰۲،
۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

٢٣٦٦۔ **قال** رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك و تصوم لهما مع صيامك ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول للہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مرگئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

٢٣٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والديه او عن ابويه او قضى عنهما مغرما بعث يوم القيامة مع الابرار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

٢٣٦٦۔ تاريخ بغداد للخطيب، ٣٦٣/٣ ☆ المصنف لابن أبي شيبة، ٣٨٧/٢
تاريخ واسط، ٢٠٩ ☆

٢٣٦٧۔ السنن للدارقطنى، ٢٧٢/٢ ☆ الجامع الصغير لسيوطى، ٥٢٣/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٤٦/٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٣٩، ١٢٥/٥

۲۳۶۸ـ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منھما، تبشربہ ارواحھما فی السماء و کتب عند اللہ برا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من حج عن أبیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ، و کان لہ فضل عشر حج۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من حج عن والدیہ بعد وفاتھما کتب اللہ لہ عتقا من النار، و کان للمحجوج عنھما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورھما شئ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۸ـ السنن للدارقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۰
کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۵۷، ۹/۱۴۸ ☆

۲۳۶۹ـ السنن للدرقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۴۵، ۱۶/۴۶۸

۲۳۷۰ـ شعب الایمان للبیھقی، ۶/۲۰۵ ☆

(۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب برہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۰، ۴۷۸/۱۶

۲۳۷۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۷۴/۴

کنز العمال، للمتقی، ۴۵۴۸۶، ۴۶۸/۱۶ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۲۳۹/۲ ☆

غفرلہ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ فقرأ عندہ یٰسین غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ من کان زوارا لھما زارت الملائکۃ قبرہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ وہ

۲۳۷۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۳۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸

۲۳۶۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۳۶۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۵۹
کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۳، ۱۶/ ۵۷۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۶۸
المغنی للعراقی، ۴/ ۴۷۴ ☆ الامالی للشجری، ۲/ ۱۲۲

جنگل درختان مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأیتك تطوی الدوم لیلا و لا تری — علیك لاهل الدوم ان تتکلما
و مرباهل الدوم عاج فسلما —۔

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۴

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان أبیه من بعده۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر، فأووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل، فانطبقت علیهم، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۲۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۰۱۸
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۶۴، ۹/ ۱۴۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۲/ ۳۵۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب حدیث الغار، ۱/ ۴۹۳
السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۱۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۱۶
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۲/ ۱۳۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم : اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران و امرأتی و لی صبیة صغار ارعی علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسقیتهما قبل بنی ، و انی نأبی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما ، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما ، و اکره ان اسقی الصبیة قبلهما و الصبیة یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلك ودأبی و دابهم حتی طلع الفجر ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء و طلبت الیها نفسها فابت حتی اتیها بمأة دینار ، فبغیت حتی جمعت مائة دینار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بین رجلیها قالت : یا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقر أو رعائها فجاء نی فقال : اتق الله و لا تظلمنی حقی ، قلت : اذهب الی تلك البقرو رعائها فخذها فقال : اتق الله و لا تستهزئ بی فقلت: انی لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھائی کا منہ بند ہوگیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آکر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلادوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کردے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضامندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کر دیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چراوہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چراوہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۸۷

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

٢٣٧٨۔ **عن** اسماء بنت الصديق رضى الله تعالىٰ عنه قالت: قدمت على امى و هى مشركة فى عهد قريش اذعا هد هم ، فاستفتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلت : قدمت على امى و هى راغبة ا فاصل امى ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۲۱

٢٣٧٨۔ الصحيح لمسلم، كتاب الزكوة، ٣٢٤/١
الجامع الصحيح للبخارى، باب الهدية المشركين، ٢٥٧/١
السنن لا بى داؤد، باب الصدقة على اهل الزمة، ٢٣٥/١
المسند لا حمد بن حنبل، ٣٤٤/٦

۲۲

کتاب الحیوانات

ابواب

جانوروں سے سلوک ۲۱۷
جانور پالنا ۲۲۰
موذی جانور ۲۲۳

۱۔ جانورں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: فی کل ذات کبد حری اجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: دخلت امرأة النار فی ھرة ربطتھا فلم یطعمھا و لم تدعھا تاکل من خشاش الارض۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا یا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۲۳۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب رحمة الناس بالبھائم، ٨٨٩/٢

الصحیح لمسلم، باب فضل سقی البھائم المحترمه، ٢٣٧/٢

السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة الماء، ٢٧٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٥/٢ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ١٨٦/٤

شرح السنة للبغوی، ٢٢٩/٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١٣/٥

مجمع الزوائد للھیثمی، ١٣١/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٠٦٤، ٣٦١/٦

التفسیر للقرطبی، ٢١٦/٧ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٣٧٨

۲۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خمس من الدواب فواسق، ٤٦٧/١

الصحیح لمسلم، باب تحریم قتل الھرة، ٢٣٦/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٩/٢ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٥٥١

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تأکل من خشاش الارض فوجبت لها النار۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔　فتاوی رضویہ ۶/۴۰۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے ’فهی تنهش قبلها و دبرها ‘ وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ ربار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۶

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التحریش بین البهائم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۸۱۔ السنن لا بن ماجه، باب ذکر التوبة، ۲/۳۱٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۰۹
۲۳۸۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی التحریش بین البهائم، ۱/۳٤٦
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم، ۱/۲۰٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۵
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۲ ☆

(۴) جانور غیر مکلّف ہے

۲۳۸۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العجماء جبار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

۲۳۸٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لعن الله من مثل بالحیوان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

***

۲۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس، ۱/۲۰۳
الصحیح لمسلم، باب جرح العجماء جبار، ۲/۷۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العجماء جبار، ۱/۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۰ ☆ المسند لاحمد بن جنبل ۲/۲۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۰۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۷۸
۲۳۸۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۹۷۱، ۹/٦٦
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۲۰٦ ☆ الکامل لا بن عدی، ۲/۱۵۲

۲۔ جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔ ۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا صلی الرجل و لیس بین یدیه کآخرة الرحل او کواسطة

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ۲/۲۱
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۷
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ۱/۲۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوة، ۱/۴۵
السنن لابن ماجه، باب مایقطع الصلوة، ۱/۶۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۴۹

الرحل قطع صلوته الکلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبی ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبیض ، فقال ؟ یا ابن اخی : سالتنی کما سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فقال : الکلب الاسود شیطان ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہوتو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے ؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

۲۳۸۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الکلب الاسود البھیم الشیطان ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۸۱

(۴) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹۔ **عن** ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہا من الطوافین علیکم و الطوافات ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

۲۳۸۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۰۲ ☆
۲۳۸۹۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۰۲
التمھید لابن عبد البر، ۱/۳۱۸ ☆

(۴) بلی ناپاک نہیں

٢٣٩٠۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انها ای الهرة لیست بنجس۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

٢٣٩١۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الهر سبع، و فی روایة السنور سبع۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(٦) مرغ پالنا اچھا ہے

٢٣٩٢۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الدیك یؤذن بالصلوة، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاهن۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہوگیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۱

* * *

٢٣٩٠۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سور الهرة، ١/١٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٣٩٦ ☆ المستدرك للحاكم، ١/١٦٠

٢٣٩١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٤٢ ☆

٢٣٩٢۔ كنز العمال للمتقی، ٣٥٢٨٨، ١٢/٣٣٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٢٦١
تذكرة الموضوعات للفتنی، ١٥٣ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٤٣١

۳۔ موذی جانور

(۱) سانپ کو مار ڈالو

٢٣٩٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو قتل کرو، اور خاص طور پر ذوالطفیتین کو قتل کرو، اور ابتر کو قتل کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اور رنگ نیلا ہوتا ہے۔

٢٣٩٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات کلهن، فمن خاف ثارهن فلیس منا۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سانپ کو مارو، جس نے ان کے حملے کا خوف کر کے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

٢٣٩٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله عزوجل و بث فیها من کل دابة، ٤٦٥/١
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرها، ٢٣٤/٢
السنن لابن ماجه، باب قتل ذی الطفیتین، ٢٦١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٩/٢ ☆ المعجم الکبیر، للطبرانی، ٢٥/٢٠
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٦/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٦٢٦/٣
المصنف لعبد الرزاق، ١٩٦١٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٢٢/٥
٢٣٩٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله عزوجل وبث فیها من کل، ٤٦٦/١
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرها، ٢٣٤/٢
السنن لابی داود، باب فی قتل الحیات، ٧١٢/٢

۲۳۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی اله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ و المرسلات نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کر ہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۰

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۵
السنن للنسائی، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲/۲۵

۲۳۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۳۲، ۱۵/۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۱۳۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی، ۴/۹۱

۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۹۹۵، ۱۵/۴۲

(۳) پانچ جانوروں کوحرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

٢٣٩٨۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس من الدواب کلهم فاسقة ، یقتلهن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۷۸/۲

٢٣٩٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلهن جناح ، الغراب ، و الحدأة ، و العقرب و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

٢٤٠٠۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال النبی

٢٣٩٨۔ السنن لابن ماجه ، باب یقتل المحرم ، ٢٢٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٥٧/١ ☆ الصحیح لابن خزیمة ٢٦٦٥
شرح السنة للبغوی ، ٢٦٦/٧ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ٢٠٩/٣
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٢٧٥/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٢٠٩/٥
المسند للحمیدی ، ٦١٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٣٤/٤
کنز العمال للمتقی ، ١١٩٤٢ ، ٣٦/٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ٢٩٢/٤
التفسیر لابن کثیر ، ١٨٢/٣ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،
٢٣٩٩۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق ، ٤٦٧/١
الصحیح لمسلم ، باب مایندب للمحرم و غیره قتله من الدواب ، ٣٨١/١
الموطا لمالک ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٨/٢
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢٤٢/١ ☆
٢٤٠٠۔ السنن للنسائی ، باب ما یقتل المحرم من الدواب ، ٢٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٠٣/٦ ☆ السنن للدار قطنی ، ٢٦٠/٢
المسند لابی داؤد الطیالسی ، ٢٥٧/٨ ☆ المصنف لعبدالرزاق ، ٨٣٨٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس یقتلهن محرم ، الحیة و الفارة و الحدأة ، و الغراب الا بقع ، و الکلب العقور ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

۲۴۰۱ـ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خمس قتلهن حلال فی الحرم ، الحیة ، و العقرب و الحدأة و الفارة و الکلب العقور ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۰۲ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امر محرما بقتل حیة بمنی ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔ ۱۲م

(۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر ، فانهما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر ، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیة و جدها ، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و هو یطارد حیة ، فقال : انه

۲۴۰۱ـ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ۱/۲۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۴۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/ ۲۱۰
۲۴۰۲ـ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات، ۲/۲۳۵
۲۴۰۳ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۳ ☆
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نهی عن ذوات البیوت ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے ماردیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴ ۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اقتلوا الاسودین فی الصلوة، الحیة و العقرب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرڈالو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/ ۷۹

۶۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من قتل حیة فله سبع حسنات، و من قتل وزغة فله حسنة ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی قتل الحیة والعقرب فی الصلوة، ۱/۸۹
السنن للنسائی، باب قتل الحیة والعقرب فی الصلوة، ۱/۱۴۳
المستدرک للحاکم، ۴/۲۷۰ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳۷
الصحیح لابن حبان، ۵۲۸، ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۸۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۰۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۲۱، ۷/۵۲۳
۲۴۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۲۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۴۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۶۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۷ ☆ الصحیح لابن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنه قال: سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل من الدواب و ھو محرم، قال: حدثنی احدی نسوة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان یامر بقتل الکلب العقور، و الفارة و العقرب والحدأة و الغراب والحیة، قال و فی الصلوة ایضا۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہ ہی حکم ہے۔ ۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتله من الدواب، ۱/۳۸۲
المسند لابی عوانه، ۲/۱۴۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۳۵

۲۴۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۲۹
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۳

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲٤۰۸ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتلوا الحیات کلها الا الجان الأبیض الذی کانه قضیب فضة ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲٤۰۹ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأی شیئا من هذه العوامر فلیؤذنه ثلاثا ، فان بداله بعد فلیقتله فانه شیطان ـ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لا چکے، تو جو ان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

۲٤۱۰ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لهذه البیوت عوامر ، فاذا رأیتم شیئا منها فحرجوا علیها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر ـ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲٤۰۸ـ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۷۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٤٦/٤
الترغیب والترهیب للمنذری ، ٦۲٤/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۰۰۰٤
۲٤۰۹ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲۳٥/۲
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۷۱۳/۲
۲٤۱۰ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲۳٥/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤۸/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٦۲٦/۳
علل الحدیث لابن حاتم، ۲٤٦٦ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۳٤/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲٤۱۱ ۔ **عن** ابی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالی عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجدته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهوی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیئا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ۔

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲٤۱۱۔ ا لصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۵

السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۲

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لا کر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

٢٤١٢ ـ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابو لبابۃ بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

٢٤١٢ ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ٢/٢٣٤

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ ۱۲م

۲۴۱۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا لبابة کلم عبد اللہ بن عمر لیفتح لہ بابا فی دارہ یستقرب بہ الی المسجد فوجد الغلمة جلد جان فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: التمسوہ فاقتلوہ، فقال ابو لبابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ: لا تقتلوہ، فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن قتل الجنان التی فی البیوت۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تاکہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کیچلی دیکھی، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علما نے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲۴۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۴

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار و تحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

٢٤١٤ـ **عن** ابن حبیب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : انشدکن بالعهد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیهما السلام ان لا تؤذونا و لا تظهرن لنا ۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار و تحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

٢٤١٥ـ **عن** أبی لیلی رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها : انا نسألك بعهد نوح و بعهد سلیمان بن دائود علیهم السلام ان لا تؤذینا ، فان عادت فاقتلوه ۔

حضرت ابو لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح و سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

٢٤١٤ـ شرح مسلم للنووی، ٢/ ٢٣٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ١/ ٣١٨

٢٤١٥ـ الجامع للترمذی، ☆

شرح السنة للبغوی، ١٢/ ١٩٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٧٢، ١٠/ ٦٢

مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ٤١٣٧، ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ٢١١

۲٤۱٦ ۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن حیات البیوت فقال : اذا رأیتم منهن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمانؑ علیه السلام ان لا تؤذونا فان عدن فاقتلوهن ۔

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔ ۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے
پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید وساکن بیوت مدینہ کا سواذوالطفیتین اور ابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۱

* * *

۲٤۱٦ ۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۳

۲۳

کتاب التوبۃ

ابواب

فضائل توبہ ۲۳۶
توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰
توبہ کی نوعیت ۲۴۲

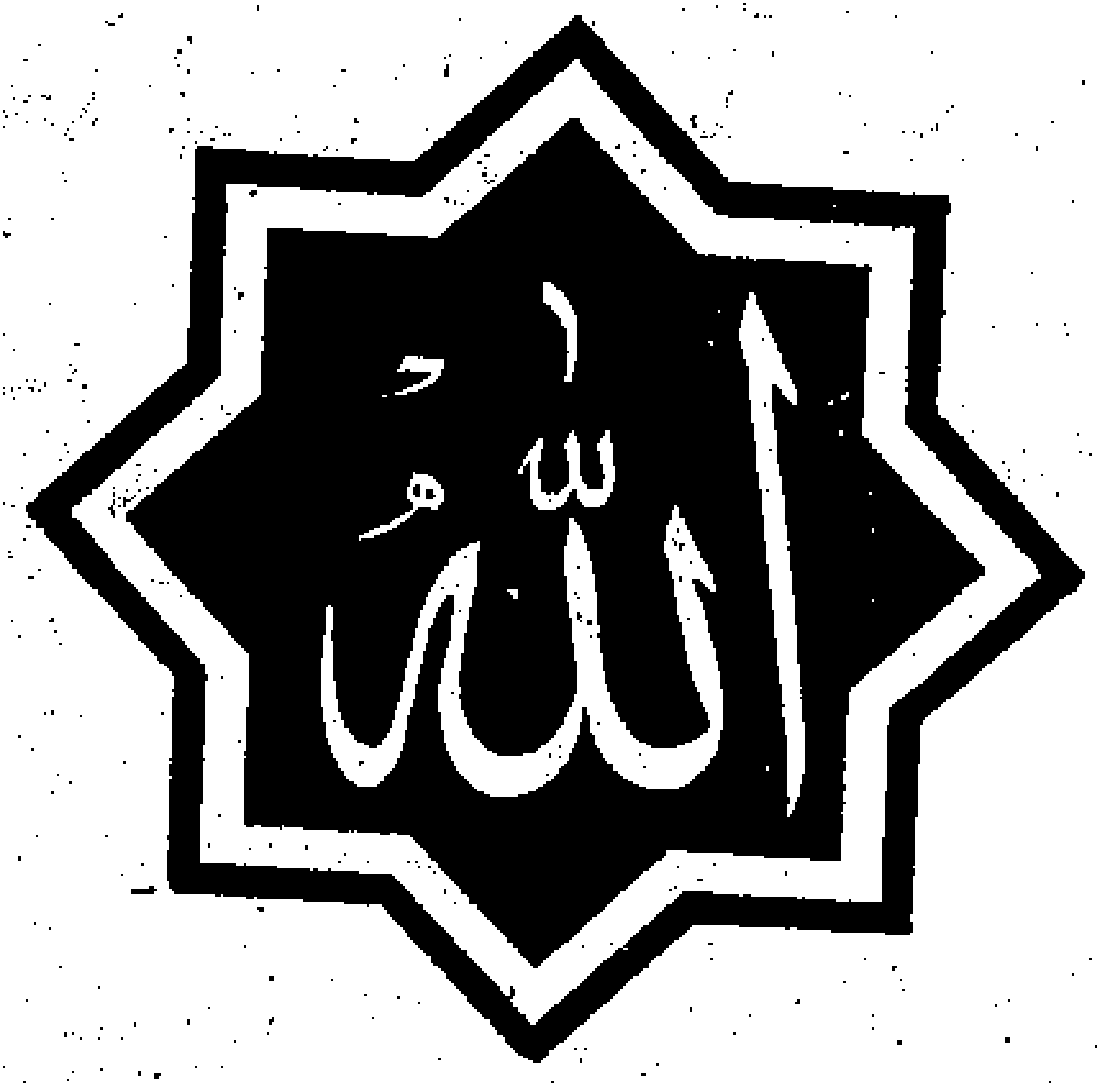
اللہ

۱۔ فضائل توبہ

(۱) توبہ کا طریقہ

٢٤١٧۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل شیئ یتکلم به ابن آدم فانه مکتوب علیه، فاذا خطأ الخطیئة ثم احب ان یتوب الی الله عزوجل فلیأت بقعة مرتفعة فلیمد د یدیه الی الله ثم یقول: اللّٰهم انی اتوب الیك منها لا ارجع الیها ابدا، فانه یغفر له ما لم یرجع فی عمله ذلك۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت ومنزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲) توبہ گناہ مٹادیتی ہے

٢٤١٨۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی

٢٤١٧۔ المستدرك للحاکم، ٤/١٦١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٩٤
کنز العمال للمتقی، ١٠٢٤٤، ٤/٢١٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٠/٥٤
٢٤١٨۔ السنن لابن ماجه، باب ذکر التوبة، ٢/٣١٣
السنن الکبری للبیهقی، ١٠/١٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠١٧٤، ٤/٢٠٧

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : التائب من الذنب كمن لا ذنب له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں ۔

فتاوی رضویہ ۲۱۰/۳

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲۴۱۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر الخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲۴۲۰۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

۲۴۱۸۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٢٠٠/١٠ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ٢٦١/١
الجامع الصغير للسيوطی ٢٠٣/١ ☆ التفسير للقرطبی ، ٢٠٠/١٨
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٢١٠/٤ ☆ التفسير لابن كثير ، ٢٤١/٥
الترغيب والترهيب للمنذری ، ٩٧/٤ ☆ المغنی للعراقی ، ٥/٤
اتحاف السادة للزبيدی ، ٥٠٣/٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ١٠٣٤٠
۲۴۱۹۔ السنن لابن ماجه باب ذكر التوبة ، ٣٢٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٩٨/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٢٤٤/٤
۲۴۲۰۔ الجامع للترمذی ، قيامت ، ٥٣ ☆
الترغيب والترهيب للمنذری ، ٣١٠/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ٥٠٤/٧
تاريخ بغداد للخطيب ، ٣٤٠/٢ ☆ كشف الخفا للعجلونی ، ٢٦٥/٢
الجامع الصغير للسيوطی ، ٥٣٥/٢ ☆ الكامل لابن عدی ،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے

۲٤۲۱ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبه نکتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذکر الله تعالیٰ فیٔ القرآن ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہوجاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ "ران" سے فرمایا گیا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

* * *

۲٤۲۱ ـ السنن لابن ماجه، باب الذکر الذنوب
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۷/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٩١
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷۳، ٤/۲۰۷

۲۔ توبہ کیا ہے؟

(۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

٢٤٢٢۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

(۲) ندامت توبہ ہے

٢٤٢٣۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الندم توبۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵۴/۹

(۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

٢٤٢٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

٢٤٢٢۔ السنن لابی داؤد، باب فی الاستغفار، ٢١٢/١
السنن الکبری للبیھقی، ١٨٨/١٠ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥٩/٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٧٨/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٢٣٠، ٢١٦/٤
کشف الخفا للعجلونی، ٢٤٩/٢ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری،

٢٤٢٣۔ السنن لابن ماجہ، باب ذکر التوبہ، ٣٢٢/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٦/١ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ١٥٤/١٠
المستدرک للحاکم، ٢٤٣/٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٩٧/٤
مجمع الزوائد للھیثمی، ١٩٩/١٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠٣/١١
المعجم الصغیر للطبرانی، ٣٣/١ ☆ التمھید لابن عبد البر، ٤٥/٤
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٢٩٧/٧ ☆ الکامل لابن عدی، ٢٠٠/١
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ٢٥١/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٣٠١، ٢٣٢/٤

٢٤٢٤۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ٩٧/٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦٠٤/٨
المغنی للعراقی، ٤٧/٤ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ٦١٦

الله تعالیٰ علیه وسلم : المستغفر من الذنب و هو مقیم علیه کالمستهزئ بربه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

٢٤٢٥۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال · قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخبیته یحول ثم یرجع الی اخبیته ، و ان المومن یسهو ثم یرجع ، فاطعموا طعامکم الاتقیاء و اولو معروفکم المؤمنین۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ راد القحط والوباء ص ۹

* * *

٢٤٢٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ٥٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/ ٢٠١
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ٨٠ ☆ شرح السنة للبغوی ١٣/ ٦٩
الصحیح لابن حبان، ٢٤٥١ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٢٥٠

۳۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

٢٤٢٦۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اذا عملت سئیة فاحدث عندها توبة، توبة السر بالسر ، و توبة العلانیة بالعلانیة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔ ۱۲ام　　فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

٢٤٢٧۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ، ان سرا فسر ، و ان علانیة فعلانیة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیتِ گناہ ٹھہرتے۔ اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

٢٤٢٦۔ کنز العمّال للمتقی، ١٠١٨٠، ٤/٢٠٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٦٠٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٥٣ ☆ المغنی للعراقی، ٤/٤٧

٢٤٢٧۔ کنز العمال للمتقی، ١٠٢٤٦، ٤/٢٠٩ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنیکا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبة۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دیے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہو لے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لا ذنب له تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مر گیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے، اور ان کے سید و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیروار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علما و صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل امتی معافی الا المجاھرین۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۵

۲۴۲۹۔ **عن** المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یزال العذاب مکشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی اللہ، فاذا اعلنوھا استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الٰہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ستر المومن علی نفسہ، ۲/ ۸۹۶
الصحیح لمسلم، باب النہی عن ھتك الانسان ستر نفسہ، ۲/ ۴۱۲
مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۱۷۲
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۲۷ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۵/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۸/ ۳۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۲۷، ۴/ ۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۱۶۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۱۹۹
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۴/ ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔ اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کرسکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہہ میں توبہ کرے۔ مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔ تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔ سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ ولہذا علامہ منادی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندھا توبة تجانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کردیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقۃ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔ اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سر کی بھی خبر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الٰہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بد مذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق و بد مذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورة فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے ، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی۔ اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگر چہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

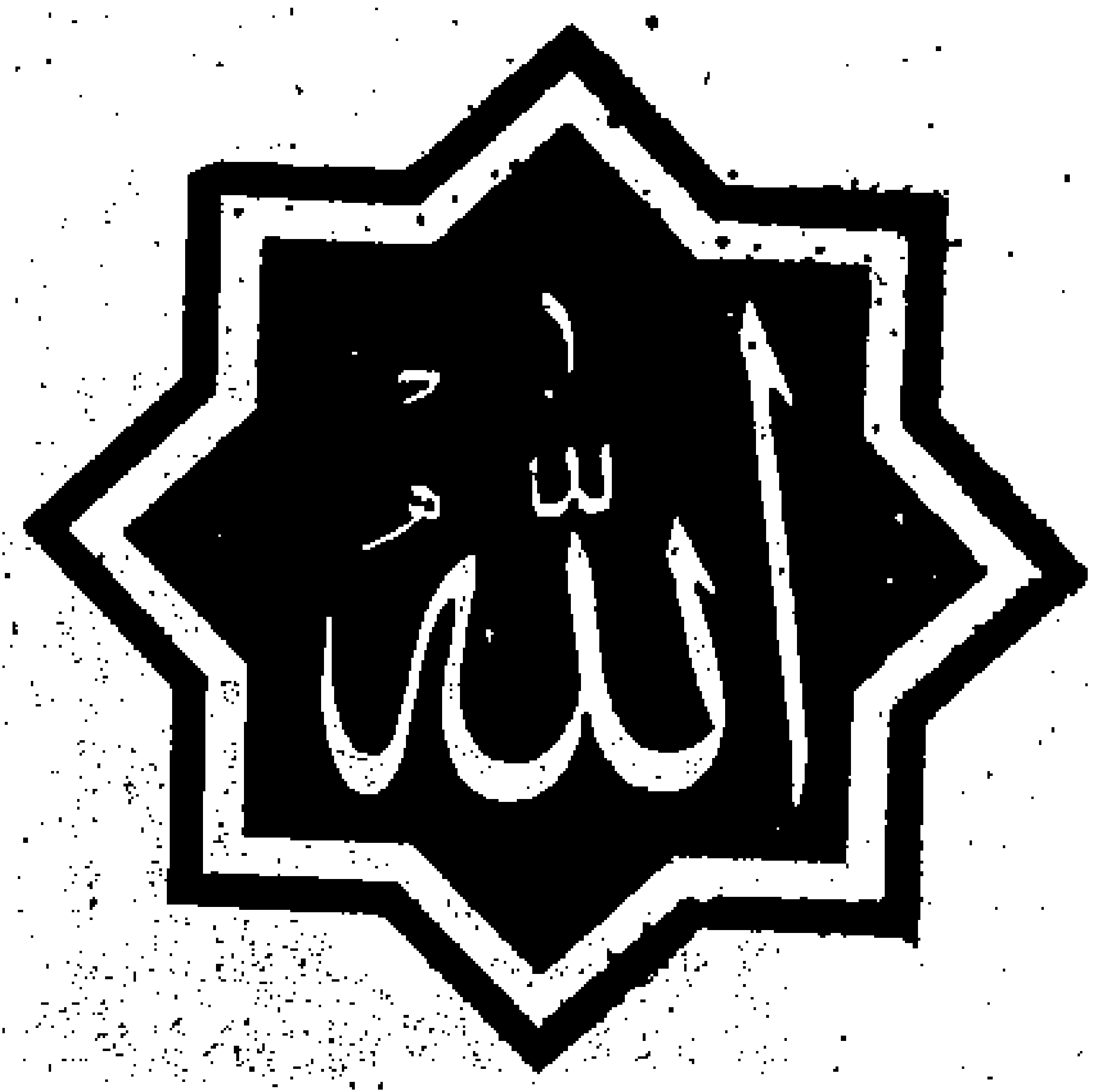
اللہ

۲۴

کتاب الزھد

ابواب

زہد ۲۵۱ ❁ تقویٰ ۲۶۱

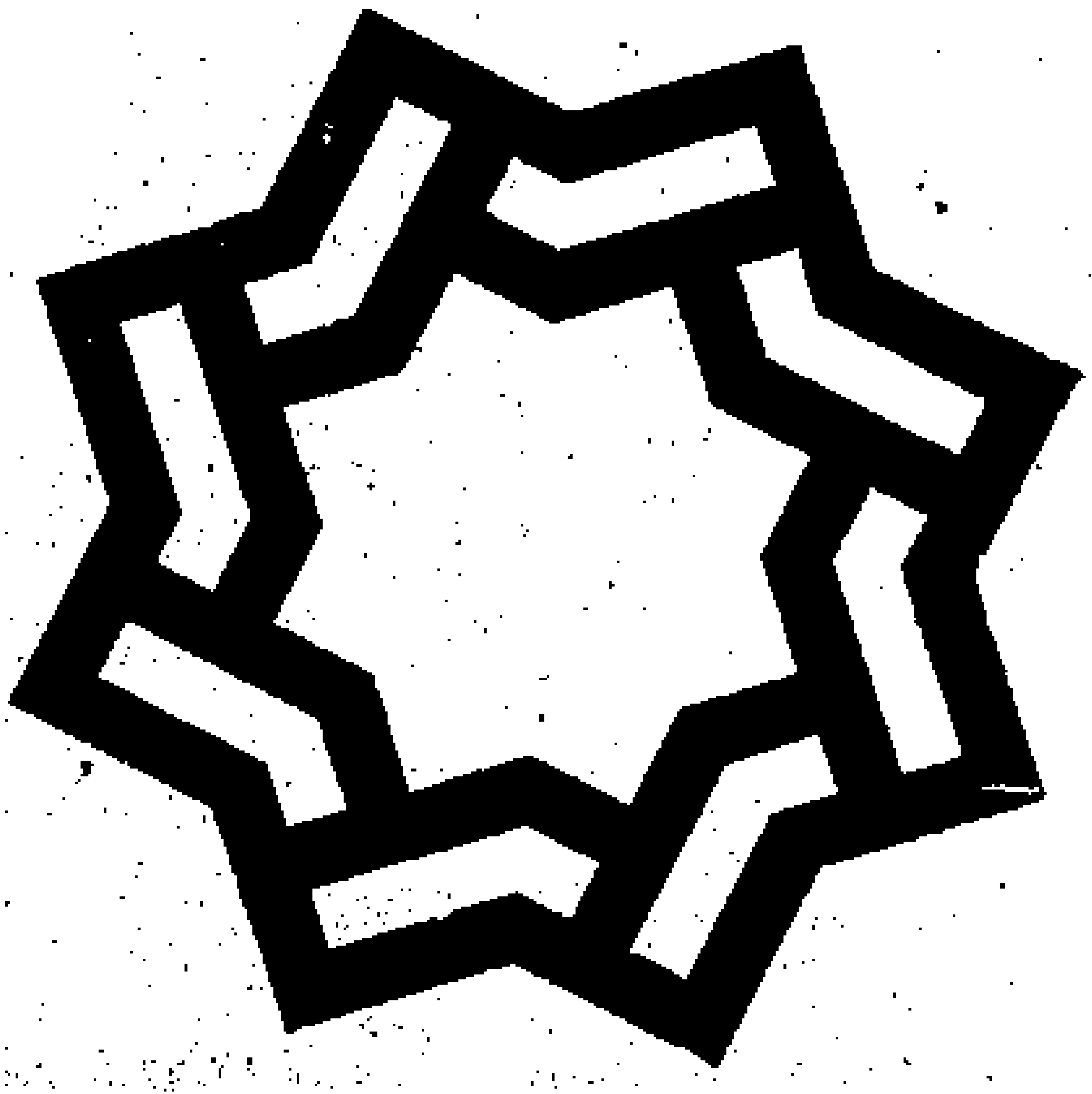

ا۔ زہد

(۱) زہد و توکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ يا بلا ل ! قال : شئ اذخرته لغد ، قال : ام تخشی ان يكون لك دخان فی نار جهنم ، انفق يا بلال ! و لا تخش من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کر اے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امية الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و قال : ارسل ناقتی وا تو كل ؟ قال : قيدها و

۲۴۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۰۱۱، ۶/۳۵۰

الترغيب والترغيب للمنذری، ۲/۵۱ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۴۴

۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۷، ۶/۵۰۳

التاريخ الكبير للبخاری، ۱/۲۹۸ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۴/۹۴

السنن الكبریٰ لبيهقی، ۴/۱۷۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۱۳

مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۴ ☆

۲۴۳۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۶۹۸، ۳/۱۰۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۸۴

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: یا بلال! الق اللہ فقیرا ولا تلقہ غنیا، قال: قلت: وکیف لی بذلک یا رسول اللہ! قال: اذا رزقت فلا تخبأ واذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: وکیف لی بذلک یا رسول اللہ! قال: ھو ذاک والا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیۃ۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزرہ دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکلا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۳۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۸۳، ۶/۳۸۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۳۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۴

۲۴۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۴۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۵۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۵۰۵

دوداغ۔۱۲م

٢٤٣٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین ، فذکروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دوداغ۔۱۲م

٢٤٣٦۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالوا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع و تبتل الی اللہ، اصحاب تجرید و تفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقض عہد ہے۔ اور بعد عہد پھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر و توکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

٢٤٣٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٠١/١ ☆ الصحیح لابن حبان، ٢٤٨١
المغنی للعراقی، ٢٧١/٤ ☆
٢٤٣٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٧/٤ ☆ الصحیح لابن حبان، ٢٤٨٢
السنن الکبری للبیهقی، ٧٥/٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ٥٨/٢

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰۳/۴

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

٢٤٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: کن فی الدنیا کانك غریب و غریب و عابر سبیل، وعد نفسك فی اصحاب القبور، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

٢٤٣٨۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا ایها الناس! الا تستحیون، قالوا: بما یا رسول الله! علیك الصلوٰة و السلام، قال: تجمعون ما لا تاکلون، و تبنون ما لا تعمرون، و تاملون ما لا تدرکون، الا تستحیون من ذلك۔

٢٤٣٧۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ٥٧/٢
السنن لابن ماجه، باب مثل الدنیا، ٣١٣/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٩/١٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢٤٢/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٩٩/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦١٢٧، ١٩٤/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٢٣٣/١١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٣٢٦/١٠
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣١٣/١ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ١٧٤/٥
٢٤٣٨۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢٤١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٨٤/١٠

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

٢٤٣٩- **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال : اشترى اسامة بن زيد امة بمأة دينار ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الا تعجبون من اسامة المشترى الى شهر ، ان اسامة طويل الامل ، و الذى نفسى بيده ! ما طرفت عيناى الا وظننت ان شفري لا يلتقيان حتى يقبض الله روحى ، و لا رفعت قدحا الى فى فظننت انى واضعة حتى اقبض ، و لا لقمت لقمة الا ظننت انى لا اسيغها حتى اغص بما من الموت ، و الذى نفسى بيده ! ان ما توعدون لآت ، و ما انتم بمعجزين ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

٢٤٣٩- تاريخ دمشق لابن عساكر ٢/ ٣٩٩ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٢٤٢
اتحاف السادة للزبيدى، ١٠/ ٣٣٨ ☆ المغنى للعراقى، ٤/ ٤٣٧
الدر المنثور للسيوطى، ٣/ ٤٧ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ٦/ ٩١

٢٤٤٠ ۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من الدنيا دار من لا دار له ، و لها يجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

٢٤٤١ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : مر علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هى نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ارى الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کر رہے تھے اور ٹٹی درست کر رہے تھے۔ فرمایا: اے عبد اللہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

٢٤٤٢ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع يده عنده فقاه ثم بسطها ،

أ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/ ٧١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ١٧٨
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/ ٢٨٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٦٠٨٦، ٣/ ١٨٦
اتحاف السادة للزبيدى، ٨ / ٨٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/ ٣٤١
المغنى للعراقى، ٣/ ١٩٩ ☆ التفسير لابن كثير، ١/ ٣٦٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٥٢١١، ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١/ ٤٩٣
٢٤٤١ ۔ السنن لابى داؤد، باب فى البناء ٢/ ٧١٠
السنن لابن ماجه، باب فى البناء و الخراب، ٢/ ٣١٧
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى قصر الامل، ٢/ ٥٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ١٦١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٢٤٤
٢٤٤٢ ۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الامل، ٢/ ٥٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ٢٥٧ ☆
٢٤٤٣ ۔ التفسير لابن كثير، ٦/ ٣٠٠ ☆

فقال: و ثم امله و ثم امله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

٢٤٤٣ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بید الله ، الا وانی لااکنز دنیارا و لا درهما ، و لا اخبأ رزقا لغد ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۷

(۴) مذمت دنیا

٢٤٤٤ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما کان منه لله عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

٢٤٤٥ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

٢٤٤٣ـ

٢٤٤٤ـ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣/١٥٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٢٦٠
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٢/ ٣١٢ ☆

٢٤٤٥ـ السنن لابن ماجه، باب مثل الدنیا، ١/٣١٢
الترغیب والترهیب للمنذری، ١/ ٩٨ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٣/٣٢٦
کنز العمال للمتقی، ٦٠٨٣ ، ٣/ ١٨٥ ☆ المغنی للعراقی، ١/١١
الدر المنثور للسیوطی، ٤/٢٥٦ ☆ الامالی للشجری، ٢/١٦١
الجامع للترمذی باب ما جاء فی هوان الدنیا علی الله، ٢/٥٦

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۱۱

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیاوی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۰

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذهب لا بتغی الیه ثانیا ، و لو کان له وادیان لا بتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۶۰

۲۴۴۷۔ المسند للبزار، ۱۷۳۶ ، ۵/ ۱۴۵ ☆

۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الزهد، ۲/ ۵۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۵۸

المسند للبزار، ۲۲۲۲ ، ۶/۱۸۱ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۷۱/۶

(۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: من استعف اعفہ اللہ، و من استکفی کفاہ اللہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔ اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

(۷) دنیا و آخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لیس بخیر کم من ترک دنیاہ لآخرتہ و اخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منہا جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرۃ، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی، باب الاستعفاف علی المسألۃ، ۲۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۹۵/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۵/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۴/۹
التمہید لابن عبد البر، ۹۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۲/۲
التفسیر لابن کثیر، ۷۸۰/۱ ☆
۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۲۳۴، ۲۲۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۵/۲
کشف الخفا للعجلونی، ۲۳۸/۲ ☆

وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۲

(۸) آزمائش کے وقات اعانت ہوتی ہے

٢٤٥١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: ان الله تعالیٰ ينزل المعونة علی قدر المؤنة، و ينزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔ ۱۲م

(۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

٢٤٥٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: انما الكرم قلب المؤمن، و انما المفلس الذی يفلس يوم القيامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔ ۱۲م

* * *

٢٤٥١۔ كنز العمال للمتقی، ١٥٩٩٢، ٦/ ٤٣٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/ ١٢٠

٢٤٥٢۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب انما الكرم قلب المومن، ٢/ ٩١٣
فتح الباری، للعسقلانی، ١٠/ ٦٦ ☆ السلسلة الصحيحة للألبانی، ٢/ ٥٧٢

۲۔تقویٰ

(۱)تقویٰ وتواضع کی فضیلت

٢٤٥٣۔ **عن** یحی بن کثیر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الکرم التقوی و الشرف التواضع ۔

حضرت یحٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

٢٤٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یکون اکرم الناس فلیتق الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہو تو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲)خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

٢٤٥٥۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : قال ربکم : انا اهل ان اتقی فلا یجعل معی اله فمن اتقی ان یجعل معی الها فان اهل ان اغفر له ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

٢٤٥٣۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٤٠٢ ☆ کنز العما ل للمتقی، ٥٦٣٧، ٣/ ٩٠

٢٤٥٤۔ الکامل لابن عدی، ٧/ ١٠٦ ☆

٢٤٥٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ١٤٢ ☆ المسند للدرامی، ٢/ ٣٠٢

السنن لابن ماجه، باب ما یرجی من رحمة الله ٢/ ٣٢٨

الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ٢٨٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٥٤، ١/ ٦٧

التفسیر لابن کثیر، ٨/ ٢٩٩ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٥/ ٥٢

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

٢٤٥٦۔ **عن** النعمان بن بشير رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الا و ان فى الجسد مضغة ، اذا صلحت صلح الجسد كله ، و اذا فسدت فسد الجسد كله ، الا وهى القلب ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ ۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

٢٤٥٧۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انما سمى القلب من تقلبه ، انما مثل القلب مثل ريشة بالفلاة تعلقت فى اصل شجرة تقلبها الرياح ظهر البطن ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳

٢٤٥٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضل من استبرألدنيه و عرضه، ١٣/١
الصحيح لسملم، باب اخذ الحلال و ترك الشبهات، ٢٨/٢
الترغيب الترهيب للمنذرى، ٥٥٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى۔ ٣٢/٦
تلخيص الحبير لابن حجر، ١٧٠/٤ ☆

٢٤٥٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠٨/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢١، ٢٤١/١
الجامع الصغير للسيوطى، ١٥٥/١ ☆

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲۴۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

(۶) مومن متقی کی فضیلت

۲۴۵۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ، و يحفظه فى ذريته و الدويرات حوله ، فما يزالون فى ستر من الله و عافية ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲۴۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه فى درجة و ان كانو دونه فى العمل لتقربهم عينه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۲۴۵۸۔ الصحيح لمسلم، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب، ۲/۳۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۲/۳۱۷
۲۴۵۹۔ الدر المنثور للسيوطى، ۴/۲۳۵ ☆
۲۴۶۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۱۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۲۹۸
الكامل لابن عدى، ۶/۴۲ ☆

٢٤٦١۔ **عن** كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان الله تعالىٰ يخلف العبد المومن فى ولده ثمانين عاما۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

٢٤٦٢۔ **عن** خثيمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام: طوبى لذرية المومن، ثم طوبى لهم، كيف يحفظون من بعده۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص ۴۶

* * * *

٢٤٦١۔ كتاب الزهد لاحمد بن حنبل،
٢٤٦٢۔ المصنف لا بن ابى شيبة،
٧/٨٩

۲۵

کتاب الدعوات

ابواب

فضائل دعا ۲۶۷
آداب دعا ۲۷۸
قبولیت دعا کے اوقات ۲۹۰
کن لوگوں کی دعا...... ۲۰۴
مسنون دعائیں ۳۱۲

۱۔ فضائل دعا

(۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲٤٦٣۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ان اللہ تعالی یقول: انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا دعانی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصود ومراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص ۵

۲٤٦٤۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لیس شئ اکرم علی اللہ من الدعاء۔ ذیل المدعا۔ص ۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

۲٤٦٣۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعا، ۳٤۳/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم اللہ نفسہ، ۱۱۰۱/۲

الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲۰۰/۲

السنن لابن ماجہ، باب فضل العلی، ۲۷۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطي، ۱۱۹/۱

۲٤٦٤۔ الجامع للترمزی، ، باب فی فضل الدعاء ۱۷۳/۲

السنن لابن ماجہ، باب فضل الدعا، ۲۸۰/۲

المستدرک للحاکم، ۱٦٦/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٦٦/۲

۲٤٦٥۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصبیکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۸۷

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲٤٦٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲٤٦٧۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۹

۲٤٦٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹ / ۲۳٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸٦
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲٤، ۷/۷٦۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲٦۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆
۲٤٦٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة، ۲/۱۷٤
۲٤٦۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/٤۹٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

(۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

۲٤٦٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم و نهارکم فان الدعا سلاح المؤمن۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔
فتاوی رضویہ ۱۹/۵

۲٤٦٩۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول اله صلی الله تعالی علیه وسلم: الدعاء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض۔ ذیل المدعا ص ٦

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲٤٧٠۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ان الله تعالیٰ یحب ملحین فی الدعا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۹/۴

۲٤٦٩۔ المستدرك للحاكم، ٦٦٩/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٥٩/٢
اتحاف السادة للزبيدی، ٣٠/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٤٧/١٠
الترغيب والترهيب للمنذری، ٤٧٩/٢ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٣٣٣٠
٢٤٧٠۔ الكامل لابن عدی، ١٦٤/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٩٥/١١
الجامع الصغير للسيوطی، ١١٦/١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٩٥/١٢
كشف الخفا للعجلونی، ٢٨٧/١ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢٥٦/٥

(۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲٤٧١ ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدعاء مخ العبادة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

(۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲٤٧٢ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما كان منك و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(۸) دعا کو لازم پکڑو

۲٤٧٣ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : علیکم عباد الله بالدعاء ۔

۲٤٧١ ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ٤٨٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۲۸٤
فتح الباری، للعسقلانی، ١١/ ٩٤ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١/ ٤٨٥
کنز العمال للمتقی، ٣١١٤، ٢/ ٦٢ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٢٣١

۲٤٧٢ ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ٥/ ١٧٢ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲
اتحاف السادة للزبیدی، ٩/ ١٧٧ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤٦٧

۲٤٧٣ ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ١/ ١٩٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥/ ٣٠
فتح الباری للعسقلانی، ١١/ ٩٥ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

(۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

٢٤٧٤۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

٢٤٧٥۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

٢٤٧٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی

٢٤٧٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٧٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٨٦

تاریخ بغداد للخطیب، ١٢/٣٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣١٢٠، ٢/٦٣

٢٤٧٥۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ٢/٣٦

السنن لا بن ماجه، باب فی القدر ١/١٠

المستدرک للحاکم، ١/٤٩٣ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢/٩٧

الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٨٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٧٧

الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/٤٨١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/١٩٥

٢٤٧٦۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ٢/١٩٣

اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٣٠ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/٤٨٠

کنز العمال للمتقی، ٣١٥٦، ٢/٦٨ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١/٤٨٦

الله تعالى عليه وسلم : ان الدعاء ينفع ومما نزل مما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو! ۔

۲۴۷۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان البلاء لينزل فيتلقاه الدعاء فيعتلجان الى يوم القيامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے

۲۴۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

۲۴۷۷۔ المستدرك للحاكم، ٦٦٩/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١٩٥/١
العلل المتناهية لابن الجوزى، ٢٦٠/٢ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٤٥٢/٨

۲۴۷۸۔ الجامع للترمزى، ابواب الدعوات، ١٩٢/٢
المستدرك للحاكم، ٦٧٥/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١٩٦/١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٧٩/٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٤١/١١
اتحاف السادة لزبيدى، ٣٠/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣١٣٠، ٦٤/٢
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٢٣٩

(١٢) مومنین کے لئے دعا پر اجر

٢٤٧٩۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب الله له لکل لمؤمن ومومنة حسنة۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

٢٤٨٠۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغفر للمومنین والمؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستجاب لهم و یرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد و اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔٢٦

٢٤٨١۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد و اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

٢٤٧٩۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ٢١٩/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٦٧، ٤٧٥/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ٨١/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥١٣/٢
المغنی للعراقی، ٣٢٤/١ ☆

٢٤٨٠۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥١٣/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٦٨، ٤٧٦/١
٢٤٨١۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔　ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا دعا الغائب لغائب قال لہ الملك و لك مثل ذلك۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ **عن** ھلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا دعا العبد بدعوۃ فلم یستجب لہ کتبت لہ حسنۃ۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الدعاء یرد القضاء، و ان البر یزید فی الرزق، و ان العبد لیحرم الرزق

۲۴۸۲۔ الکامل لابن عدی، ۲/۴۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۳

۲۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰، ۲/۶۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۳

۲۴۸۴۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۵۹۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۸۶

کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸، ۲/۶۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۹

بلذنب یصیبه ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲٤۸٥۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الدعاء جند من اجناد الله تعالی مجند یرد القضاء بعد

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الٰہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الٰہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردودہ

٢٤٨٥۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٦/٢٤١، ☆ کنز العمال للمتقی، ٣١١٩، ٢/٦٣

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔ ۱۲م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہریہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ: حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات الله۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا، لا مبدل لکلماته، و هو السمیع العلیم۔ و الله تعالیٰ اعلم ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۶) دعا نہ کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے

۲۴۸۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

۲۴۸۶۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الدعاء ۲/ ۲۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/ ۳۰
کنز العمال، للمتقی، ۳۱۶۰، ۲/ ۶۸ ☆
شرح السنة للبغوی، ۵/ ۱۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰۵/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۶ ☆

علیه وسلم: من لم یسأل الله یغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۵

۲٤۸۷ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ان الله تعالیٰ یقول: من لا یدعوننی اغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

* * *

۲٤۸۷ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۲/۶۳

۲۔ آداب دعا

(۱) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدہ فی الدعا لم یحطھما حتی یمسح بھا وجھہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ ۱۲م

۲۴۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ ومسح و جھہ بیدیہ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲۴۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا رفعتم أیدکم الی اللہ تعالیٰ و دعوتم و سألتموہ حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوھکم فان اللہ تعالیٰ حی کریم یستحی من عبدہ اذا رفع یدیہ و سأل ان یردھما خائبین، فامسحو ھذا الخیر علی وجوھکم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۲/۱۷۴
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۵۹۵ ☆

۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/۲۰۹ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱۰٤، ۷/۷۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۷۸ ☆

۲۴۹۰۔ السنن لابن ماجہ باب رفع الیدین فی الدعاء، ۲/۲۸٤
المستدرک للحاکم، ۱/۲۷۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت و برکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ ذیل المدعا ص ۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سلوا اللہ ببطون اکفکم و لا تسئلوہ بظھورھا، فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

(۳) ذکر و دعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا مع النبی صلی

۲۴۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۰۹

السنن الکبری للبیھقی، ۲/۲۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۶۹

کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوہ المصابیح للتبریزی، ۲۲۴۳

۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علاعقبۃ، ۲/۹۴۴

الصحیح لمسلم، باب استحباب خفض الصوت، ۲/۳۴۶

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۸۵

التفسیر للطبری، ۸/۱۴۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۲۴

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ، ۲/۴۸۸

التفسیر لابن کثیر، ۱/۲۱۳ ☆

الله تعالی علیه وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم: ایها الناس! اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لا غائبا، و لکن تدعون سمیعا بصیرا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم تو سننے والے خدا کو ندا کر رہے ہو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زید بن خارجة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: صلوا علی واجتهدوا فی الدعا۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ ۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الدعاء محجوب عن الله تعالی حتی یصلی علی محمد و اهل بیته۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طائر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۲۴۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۹/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۰/۲

۲۴۹۴۔ الکامل لابن عدی، ۱۰۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰، ۷۲/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳/۱ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

٢٤٩٥ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا دعا احدکم فلیومن علی دعاء نفسه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔ ۱۲م

(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

٢٤٩٦ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم و قطیعة رحم ما لم یستعجل، قیل: یا رسول الله! ما الاستعجال قال ـ یقول: و قد دعوت قددعوت فلم اریستجب لی فیستحر عند ذلك و یدع الدعاء ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بد دعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۲۵

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

٢٤٩٧ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا ایها الناس! ان الله طیب، لا یقبل الا الطیب و ان الله امرا لمؤمنین بما امربه المرسلین، فقال: یا ایها الرسل! کلو من الطیبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون علیم و قال: یا ایها الذین آمنوا! کلو من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر

٢٤٩٥ ـ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/ ٤٩٠ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣/ ٣٥٣
کنز العمال للمتقی، ٣٢٤٩، ٢/٨٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١١/١٤١
٢٤٩٦ ـ کنز العمال للمتقی، ٣٢٤٠، ٣/٨٢ ☆
٢٤٩٧ ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ٢/١٨٦
المستدرك للحاکم، ١/٦٧١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣١٧٦، ٢/٧٢

الرجل یطیل السفر اشعث اغبر، یمد یدیه الی السماء، یا رب، یا رب، و مطعمه حرام، و مشربه حرام، و ملبسه حرام، وغذی بالحرام، فانی یستجاب لذلك؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیا و مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیا و مرسلین! پاک وحلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل الدعا ص ۶۶

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔ ذیل الدعا ۱۰۱

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا دعا احد کم فلیعزم المسألة و لا یقل: اللهم! ان شئت فاعطنی، فان الله لا مستکره له۔

۲۴۹۸۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۹/۲

الصحیح لمسلم، باب العزم فی الدعاء، ۳۴۲/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۸۹/۹

کنز العمال للمتقی، ۳۱۷۹، ۷۲/۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳۴۶/۵

۲۴۹۹۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم و جزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص ۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثر الدعاء بالعافیة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعائے عافیت کی کثرت کرو۔ ۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سال احد کم فلیکثر الدعاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فللہ الحمد و حدہ ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۴، ۸۰/۲

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۶/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۵۲/۲ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۶۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۷/۲ ☆

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لقد بارك الله لرجل فی حاجة اكثر الدعاء فيها اعطاها او منعها۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۴

(۱۱) اپنے لئے بد دعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تدعوا علی انفسكم ، و لا تدعوا علی اولادكم ، و لا تدعوا علی خدمكم و لا تدعوا علی اموالكم ، و لا توافقوا من الله ساعة نيل فيها عطاء فيستجاب لكم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بد دعا نہ کرو، اور اپنی اولاد پر بد دعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بد دعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بد دعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بد دعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی سألت الله ان لا يقبل دعاء حبيب علی حبيبه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۰۳۔ الصحیح لمسلم، باب حدیث جابر الطویل، ۲/۴۱۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲۲۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۴۹۳

۲۵۰۴۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱۸۷ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۷۲۴ ☆ باب كراهية الاعتداد فی الدعاء، ۲/۴۹۳

۲۵۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۸۶ ☆ [illegible]

وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔ ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۵۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔ ۱۲ام

(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۵۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالی سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۸۶ ۷

(۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۵۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی

۲۵۰۶_

۲۵۰۷_

۲۵۰۸_ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۲/۱۸۸

السنن لابن ماجه، باب اسم الله الاعظم ۲/۲۸۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/٤٦١ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/٦٨٥

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : هل ادلکم علی اسم الله الاعظم الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ؟ الدعوة التی دعا بها یونس علیه الصلوة و السلام حیث ناداه فی الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، فقال رجل : یا رسول الله ! هل کانت لیونس خاصة ام للمؤمنین عامة ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجیناه من الغم و کذلك ننجی المؤمنین ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی، یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلا یقول : اللهم ! انی اسئلك فانك احد صمد ، لم یلد و لم یولد ، و لم یکن له کفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاکبر الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللهم انی اسئلك انك احد صمد ، لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔ ۱۲ م

۲۵۰۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۱۸۵/۲

باب الدعاء ۲۰۹/۱

السنن لا بن ماجه باب اسم الله الاعظم، ۲۸۲/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۸/٤ ☆ المستدرك للحاکم، ۶۸۳/۱

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبد العظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور در بارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید و صحیح تر ہے۔ ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الآیتین و الھکم الہ واحد، لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم۔ الٓمٓ، اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والھکم الہ واحد، لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم۔ اور " الٓمٓ اللہ لا الہ ہو الحی القیوم۔

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یقول: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الاکرام، فقال: لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذا دعی بہ اجاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۵۱۰۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/ ۲۱۰

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۲/ ۱۸۶

السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/ ۲۸۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۶۱۳

الترغیب والترھیب للمنذری ۲/ ۴۸۶ ☆ الامالی للشجری، ۱/ ۱۱۳

۲۵۱۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/ ۲۱۰

السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/ ۲۸۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۴۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۱۵۶

المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۰۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ۴۴۳

تاریخ جریان للسھمی، ۱۴۵ ☆

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : اللھم انی اسئلك باسمك الطاھر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! ھل علمت ان اللہ قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول اللہ ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول اللہ اعلمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیئا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللھم ! انی ادعوك اللہ ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك باسمائك الحسنیٰ کلھا ما علمت منھا و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بھا ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی۔ اللھم ! انی اسئلك باسمك الطاھر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھا دیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہو گئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لابن ماجه ، باب اسم اللہ الاعظم ، ۲۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۹۳/۱

دیگر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھادیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم! انی ادعوك اللہ و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحیم، و ادعوك باسمائك الحسنی كلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲

* * *

۳۔ قبولیت دعا کے اوقات

(۱) جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

٢٠١٣ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال : فيه ساعة لا يوفقها عبد مسلم و هو يصلی يسأل الله شيًا الا اعطاه اياه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔ ۱۲م

(۲) مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

٢٠١٤ ۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك يحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته يقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : هی ما بين ان يجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

٢٠١٣۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة، ١/ ١٨١
السنن لا بن ماجه، باب فضل الجمعة ١/ ٧٧
المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٤٨٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٣/ ٢٥٠
اتحاف السادة للزبيدی، ٣/ ٢٧٩ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢١٣٢٠، ٧/ ٧٦٧
٢٠١٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ١/ ١٨١
السنن الكبری للبيهقی، ٣/ ٢٥٠ ☆ الرغيب والرهيب للمنذری، ١/ ٤٩٣
كنز العمال للمتقی، ٢١٣١٠، ٧/ ٧٦٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣/ ٢٨٣

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔ ۱۲م

۲۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التمسوا الساعة التی ترجیٰ فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ ۱۲م

۲۵۱۶۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فی الجمعة ساعة لا یسأل الله العبد فیها شیًا الا اتاه الله ایاه ، قالوا: یا رسول الله ! اية ساعة هی ، قال : حین تقام الصلوة الی انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔ ۱۲م

۲۵۱۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست ، فحدثنی عن التورات و حدثته عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم ، و فیه اهبط ، و فیه تیب علیه ، و فیه مات ، و فیه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هی مصیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فیه

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذی، ابواب الجمعة، ۱/ ۶۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/ ۴۹۴

کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۰۳، ۷/ ۷۶۴

۲۵۱۶۔ الجامع للترمذی، ابواب الجمعة، ۱/ ۶۵

۲۵۱۷۔ الموطا لمالك، باب ماجاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة، ۳۸

الجامع للترمذی، ابواب الجمعة، ۱/ ۶۵

ساعة لا یصادفها عبد مسلم و ھو یصلی فیسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ، قال کعب: ذلك فی كل سنة ، فقلت : بل فی كل جمعة ، فقرأ كعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے توراۃ سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر و افضل یوم جمعہ ہے ۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس ۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے ۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے ۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ توراۃ پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ۔ ۱۲م

۲۰۱۸ ۔ **عن** أبی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فی الجمعه ساعة لا یوافقها عبد یستغفر الله الا غفر له ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے ۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی و راجح

۲۰۱۸ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۶/۲

ومختار اکابر محققین وجماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی، امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابو عمرو بن عبد البر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ ودرمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس مابین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات ودرود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم ذیل الدعاص ۴۷

(۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۰۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: خیرالدعا دعاء یوم عرفة۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ ۱۲م

۲۰۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خیر الدعاء دعاء یوم عرفة و خیر ما قلتِ انا والنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له، له الملك و له الحمد، و هو علی کل شیٔ قدیر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر۔

(۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۰۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت: یا رسول الله!

۲۰۱۹۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات، ۱۹۸/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/۴

الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۴/۲

۲۰۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۱۹۸/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲

اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/۴ ☆ الاذکار النودیه، ۱۵۷

۲۰۲۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۲/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۵/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۰۲، ۱۱۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۸۹/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۴/۱ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآخر ، و دبر الصلوات المکتوبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔ ۱۲م

۲۵۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب لہ ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ ۔ فلا یبقی مسلم یدعو اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجھا او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۸۲

۲۵۲۳۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیہ افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا، ۳۵

۲۵۲۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۲۷۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۲/ ۱۰۵
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۰ ☆

۲۵۲۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۸

(۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٢٤۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مع کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

٢٥٢٥۔ **عن** العرباض بن الساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: و من صلی صلوۃ فریضۃ فلہ دعوۃ مستجابۃ، ومن ختم القرآن فلہ دعوۃ مستجابۃ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔ اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

٢٥٢٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال: من ادی فریضۃ فلہ عند اللہ دعوۃ مستجابۃ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

(٦) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٢٥٢٧۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للصائم عند فطرہ لدعوۃ ماترد۔

٢٥٢٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٥٠٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٢١٤، ١/ ٥١٧

٢٥٢٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٥٩/١٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧٢/٧
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٣٣/٢ ☆

٢٥٢٦۔ کنز العمال للمتقی، ١٩٠٤٠، ٣١٣/٧ ☆

٢٥٢٧۔ السنن لا بن ماجہ، باب فی الصائم لا ترد دعوتہ، ١٢٦/١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

٢٠٢٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطيها فی الدنيا، او ادخرت له فی الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ٣/٧٧٩

(٧) آخری رات میں دعا کی فضیلت

٢٠٢٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ينزل ربنا كل ليلة الی السماء الدنيا حتی يبقی ثلث الليل الآخر فيقول: من يدعونی فاستجيب له، من يسألنی فاعطيه، ومن يستغفرنی فاغفر له۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔ ١٢م

٢٠٢٨۔ كنز العمال للمتقى، ٢٣٦١٣، ٨/٤٥١ ☆
٢٠٢٩۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ٢/١٨٨
السنن لابى داؤد تطوع ٢٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٦٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٣٥٣، ٢/١٠٤
الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢١٣ ☆ المسند لابى عوانه، ١/١٤٤
الموطا لمالك، ٢١٤ ☆

(۸) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۰۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الدعاء بین الاذان والاقامة مستجابة فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔ ۱۲م

(۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۰۳۱۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من تعار من اللیل فقال: لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر، وسبحان الله والحمد الله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله، ثم قال: اللهم اغفرلی، او قال: ثم دعا استجیب له، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوته۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا، لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر، اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله، اور پھر بطور دعا پڑھا، اللهم اغفرلی، یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔ ۱۲م

(۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۲۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۰۳۰۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۵، ۱۰۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۹۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۹/۲ ☆
۲۰۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من لقار اللیل، ۱۵۵/۱
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۷۷/۲
۲۰۳۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۹/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۱/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوة ،اول لیلة من رجب ، ولیلة النصف من شعبان ،ولیلة الجمعة ، ولیلة الفطر ، ولیلة النحر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رجب کی پہلی رات ،شب برأت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔ ۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۰۲۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او مائما ، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم الله تعالیٰ بینها ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت۔ ۱۲م

(۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۲۴۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حین یلحم بعضهم بعضا ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۰۲۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۳۵، ۲/ ۱۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۸ ☆

۲۰۲۴۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء ۱/۳۴۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کیوقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔ ۱۲م

(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۵۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۶۔ **عن** أبی امامۃ الباهلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۵۳۷۔ **عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اغتنموا الدعاء عند الرقۃ فانها رحمۃ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔ ۱۲م

۲۵۳۵۔ السنن لابی داؤد باب الدعاء بظهر الغیب، ۲۱۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۷/۱

۲۵۳۶۔ المستدرک للحاکم، ۷۳۱/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۱۳/۱۰
عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۱۰۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/۱ ☆

(۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۵۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا زالت الأفیاء وراحت الارواح فاطلبوا الی اللہ حوائجکم، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۵۳۹۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا اللہ من فضله فانها رأت ملکا، واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذ باللہ من الشیطان فانه رأی شیطانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

(۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۵۴۰۔ **عن** عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی

۲۵۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۸، ۲/۱۰۲

۲۵۳۹۔ الجامع للترمذی، ● ابواب الدعوات، ۲/۱۸۴

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۶/۳۴۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۸ ☆

۲۵۴۰۔ السنن لابن ماجه، باب الدعاء بعرفة ۲/۲۲۲

الله تعالىٰ عليه وسلم دعا لا مته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انى قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانى اخذ للمظلوم منه ، قال : اى رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ماسأل قال : فضحك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او قال تبسم ، فقال ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنهما : بأبى انت وامى ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذى اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال : ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالىٰ عزوجل قد استجاب دعائى وغفر لامتى اخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويدعو بالويل والثبور فاضحكنى مارأيت من جزعه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلا شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آگئی۔

* * *

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

٢٥٤١۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثلۃ لا ترد دعوتھم ، الصائم حین افطر ، و الامام العادل ، و دعوۃ المظلوم یرفعھا اللہ دون الغمام و تفتح لھا ابواب السماء و یقول بعزتی لا نصرک و لو بعد حین۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔ ۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

٢٥٤٢۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اربع دعوتھم مستجابۃ ، الامام العادل ، و الرجل یدعو لاخیہ بظھر الغیب ، و دعوۃ المظلوم ، ور جل یدعو لوالدیہ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

٢٥٤١۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ١٩٩/٢
السنن لابن ماجہ، باب فی الصائم لا ترد دعوتہ، ١٢٦/١
السنن الکبری للبیہقی، ٣٤٥/٣ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٢١٣/٨
نصب الرایۃ للزیلعی، ٦٨/٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٨٩/٢
الدر المنثور للسیوطی، ١٨٢/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٢٥، ١٠٠/٢
کشف الخفا للعجلونی، ٣٨٨/١ ☆
٢٥٤٢۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٠٥، ٩٧/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٦٤/١

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔ ۱۲م

۲۰۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اربع دعوات لا یرد، دعوۃ الحاج حتی یرجع، و دعوۃ الغازی حتی یصدر، و دعوۃ المریض حتی یبرأ، و دعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب، اسرع ھذہ الدعوات اجابۃ دعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہی دعا ہے۔ ۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۴۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحاج و العمار و فد اللہ، ان دعوہ اجابھم، و ان استغفر غفرلھم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۰۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال النبی صلی

۲۰۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۰۴، ۲/ ۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲

۲۰۴۴۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الدعا الحاج، ۲/۲۱۳

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۶۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۶/۱۹۷

السنن الکبری للبیھقی، ۵/۲۶۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۶

مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۲۱۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۲۷۲

الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۱۰ ☆ المغنی للعراقی ۱/۲۴۱

کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۵، ۵/ ۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۲۱

۲۰۴۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الحاج، ۲/ ۲۱۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۹۶۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۳۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۰۶۰۲، ۴/۳۰۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : الغازی فی سبیل الله ، و الحاج و المعتمر و فد الله دعاهم فاجابو ه سالوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیولا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔ ۱۲م

۲۰۴٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق مقبول ہے

۲۰۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دعاء المحسن الیه للمحسن لا یرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔ ۱۲م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۰۴۸۔ **عن** حبیب بن مسلمة فهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۰۴٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶/۴
کشف الخفا للعجلونی، ۵۴۸/۲ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۷۸۲۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۳، ۱۰/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۲۵۳۸
۲۰۴۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵٦/۲ ☆
۲۰۴۸۔ المستدرك للحاکم، ۳۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۰/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳٦۷، ۱۰۷/۲

صلی اللہ تعالیٰ عبه وسلم :لا یجتمع ملأ فیدعو بعضهم ویؤمن بعضهم الا اجابهم الله تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

(٦) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

٢٠٤٩ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یستجاب لا حدکم ما لم یعجل ، یقول : دعوت ما لم یستجب لی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔ صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، بار نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ کرتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی، یہ حضرت گرہ سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔ صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

٢٠٤٩ ـ السنن لا بن ماجه، باب استحباب لاحدکم ما لم یعجل، ٢٨٢/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٣٩٦/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٩٠/٢
فتح الباری للعسقلانی، ١٤٠/١١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٩٠/٢

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک۔ روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانہ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

(۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من سرها ان یستجیب الله له عند الشدائد و الکرب فلیکثر الدعا فی الرخاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۲۷

(۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اغتنموادعوة المؤمن المبتلی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثلثة یدعون الله فلا یستجاب لهم، رجل کانت تحته امرأة سئیة فلم یطلقها، و رجل کان له مال فلم یشهد علیه، و رجل اتی سفیها ماله، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولکم۔"

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کر لئے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ

۲۵۵۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۸

۲۵۵۲۔ المستدرک للحاکم، ۲/۳۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۲۵، ۱۶/ ۳۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۴۶

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق : ظاہر اس سے مراد یہ ہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ را علاج نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذھب حقہ لم یؤجر، و ان دعا علیہ لم یجب، لانہ ترک حق اللہ تعالیٰ و امرہ۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ و اشھدوا اذا تبایعتم۔ اور خرید و فروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالیٰ اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۲۷

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

٢٥٥٣۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد، رجل یکون فی بریة حیث لا یراہ احد الا اللہ فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت، و رجل یقوم اخر اللیل۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب ان کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔ ۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

٢٥٥٤۔ **عن** مالك الدار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فجاء رجل "ھو البلال بن الحارث المزنی الصحابی" رضی اللہ تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: یارسول اللہ! استسق اللہ لامتك فانهم قد هلکوا، فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال: ائت عمر فاقرأہ السلام و اخبر هم انهم سیسقون۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ رحمت عالم صلی

٢٥٥٣۔ الجامع الصغیر للسیوطی ١/٢١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٣٦، ٢/١٠٢

٢٥٥٤۔ المصنف لا بن ابی شیبة ١٢/٣٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٣٥٣٥، ٨/٤٣١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۴۸/۴

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

٢٠٥٥۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اردت الی مکة قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتنسانایا اخی! من دعائك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ ۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

٢٠٥٦۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ذکر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم
فتاوی رضویہ ۲۴۷/۴

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ ۱۲م

* * *

٢٠٥٥۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحاج، ٢١٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩/١ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ٢٠١/٥
الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ١٩٥/٣ ☆ الاذکار النودیه، ١٩٧
کنز العمال للمتقی ١٢٩٤٣، ٣٠١/٥ ☆
٢٠٥٦۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ٣١١/٢

۵۔ مسنون دعائیں

(۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من دعا بهذ االدعاء بعد کل صلوۃ اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیاۃ الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر، و انی لا اعلق الا برحمتك فاجعل رحمتك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیامة انك لا تخلف المعیاد۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ہرنماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔ اللهم فاطر السموات و الارض، عالم الغیب و الشهادة، الرحمن الرحیم، ابی اعهد الیك فی هذه الحیاۃ الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك، فلا تکلنی الی نفسی، فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر، و بی لااعلق الابرحتمك فاجعل رحمتك لی عهد ا عندك تودیه الی یوم القیامة، انك لا تخلف المیعاد۔ فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہدنامہ دیدیا جائے۔

(۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوۃ لی فیما تحب، اللهم! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات،

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۶۳۲، ۱۷۹/۲

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

٢٥٥٩۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ففقد ته من الليل فلمسته فوقع يدى قدميه و هو ساجد و هو يقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصى ثناء عليك انت كما أثنيت على نفسك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصى ثناء عليك انت كما أثنيت على نفسك ۔ ١٢م

٢٥٦٠۔ **عن** امير المؤمنين على مرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اللهم لك الحمد كالذى تقول، و خيرا مما نقول۔

ذیل المدعا ص۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللهم لك الحمد كالذى تقول ، و خيرا مما نقول ۔ ١٢م

٢٥٦١۔ **عن** عثمان بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا اتى رسول الله

٢٥٥٩۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات، ١٨٧/٢
الصحيح لمسلم، باب ما يقول فى الركوع و السجود، ١٩٢/١
السنن لابن ماجه، باب ما لعوذمنة رسول الله ﷺ، ٢٨١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٩٦/١
٢٥٦٠۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٩٤/١ ☆ البداية والنهاية لابن كثير ١٧٥/٥
٢٥٦١۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ١٩٧/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و هو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامره ان یتوضأ فیحسن وضوءه و یصلی رکعتین و یدعو بهذا الدعاء ، اللهم انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول الله ! انی قد توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللهم فشفعه فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر و ثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللهم ! انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول الله انی قد توجهت بك فی حاجتی هذه لتقضی ، اللهم فشفعه فی ۔ ۱۲م

۲۵۶۲ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳ ۔ **عن** هشام بن أبی رقیة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب ۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

۲۵۶۲ ۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۸۸/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۵/۱۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۹/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۲، ۶۴/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴/۱ ☆
۲۵۶۳ ۔ المستدرك للحاكم، ۶۸۴/۱ ☆

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے

ذیل المدعا ص ٦٣

٢٥٦٤۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : ان ام سليم غدت على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : علمني كلمات اقولهن في صلوتي فقال : كبري الله عشرا ، و سبحي الله عشرا ، واحمديه عشرا ، ثم سلي ما شئت يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عز وجل فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود

ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلاً " اسئلك ان تقضي لي حاجاتي كلها في الدنيا ء و الآخرة ما كان منها لي خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمین۔

ذیل المدعا ص ١٧٤

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

٢٥٦٥۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بني آدم فليتوضأ

٢٥٦٤۔ الجامع للترمذي، باب ما جاء في صلوة التسبيح ١/ ٦٣،

المستدرك للحاكم، ١/ ٤٦٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ٣/ ٤٨١

٢٥٦٥۔ الجامع للترمذي، باب ما جاء في صلوة الحاجة ١/ ٦٣

السنن لابن ماجه، باب ما جاء في صلوة الحاجة، ١/ ١٠٠،

وليحسن الوضوء ثم يصل ركعتين ، ثم ليثن على الله و ليصل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا اله الا الله الحليم الكبير سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم ، لا تدع لى ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هى لك رضا الا قضيتها يا ارحم الرحمين ۔ ذیل الدعاء ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحليم الكبير ، سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنيمة من كل بر ، و السلامة من كل اثم ، لا تدع لى ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هى لك رضا الاقضيتها يا ارحم الرحمين ۔ ۱۲م

۲۵۶۶۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : يا على ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوهم تدعوبه ربك فيستجاب لك باذن الله و يفرج عنك ۔ توضأ و صل ركعتين ، و احمد الله ، و اثن عليه ، و صل على نبيك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنين و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون ۔ لا اله الا الله العلى العظيم ، لا اله الا الله الحكيم الكبير ، سبحان الله رب السموٰت السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجيب دعوة المضطرين اذا دعوتك ، رحمن الدنياء والآخرة و رحيمها ، فارحمنى فى حاجتى هذه بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو تو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

۲۵۶۶۔ ۱۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/ ۴۷۷

اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو: اللهم! انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون لا اله الا الله العلى العظيم، لا اله الا الله الحكيم الكريم، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، اللهم! كاشف الغم، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك، رحمن الدنيا و الآخرة و رحيمهما، فارحمنى فى حاجتى هذه بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك۔

٢٥٦٧ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اثنتى عشرة ركعة تصليهن من ليل او نهار، و تشهد بين كل ركعتين، فاذا تشهدت فى اخر صلوتك فاثن على الله عزوجل، و صل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، و اقرأ و انت ساجدا فاتحة الكتاب، سبع مرات، و آية الكرسى سبع مرات، و قل: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك و له الحمد، و هو على كل شئ قدير عشر مرات ثم قل: اللهم انى اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك، و منتهى الرحمة من كتابك، و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك، ثم ارفع رأسك، و سلم يمينا و شمالا، و لا تعلموها السفهاء فانهم يدعون بها فيستجابون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں، اور دو رکعت پر التحیات پڑھے، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير، دس بار پڑھو، پھر کہہ" اللهم انى اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة" پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

٢٥٦٧ـ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١/٤٧٧ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤/٢٧٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٤٤ ☆

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب و ابراہیم بن علی، اور ابوذکریا و حاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہو گئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ و آیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك 'پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ و تنویر الابصار و درمختار و شرح جامع صغیر امام قاضی خان و تمرتاشی و محبوبی وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہو سکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کر دینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث و فقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے آغاز میں سبحانك اللھم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الکراھة کراھة التحریم، وقد نص فی رد المحتار علی انه لا یحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عامتھم علی الکراھیة و صححھا فی البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

(۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۵٦۸۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ما من دعاء احب الی اللہ تعالیٰ من ان یقول العبد: اللھم اغفر لامة محمد رحمة عامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۲۷،

(۴) عافیت کی دعا کرو

۲۵٦۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اکثر الدعا بالعافیة۔

۲۵٦۸۔ الکامل لابن عدی، ۳۱۳/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۰/۲

۲۵٦۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸٦/۱ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۵

* * *

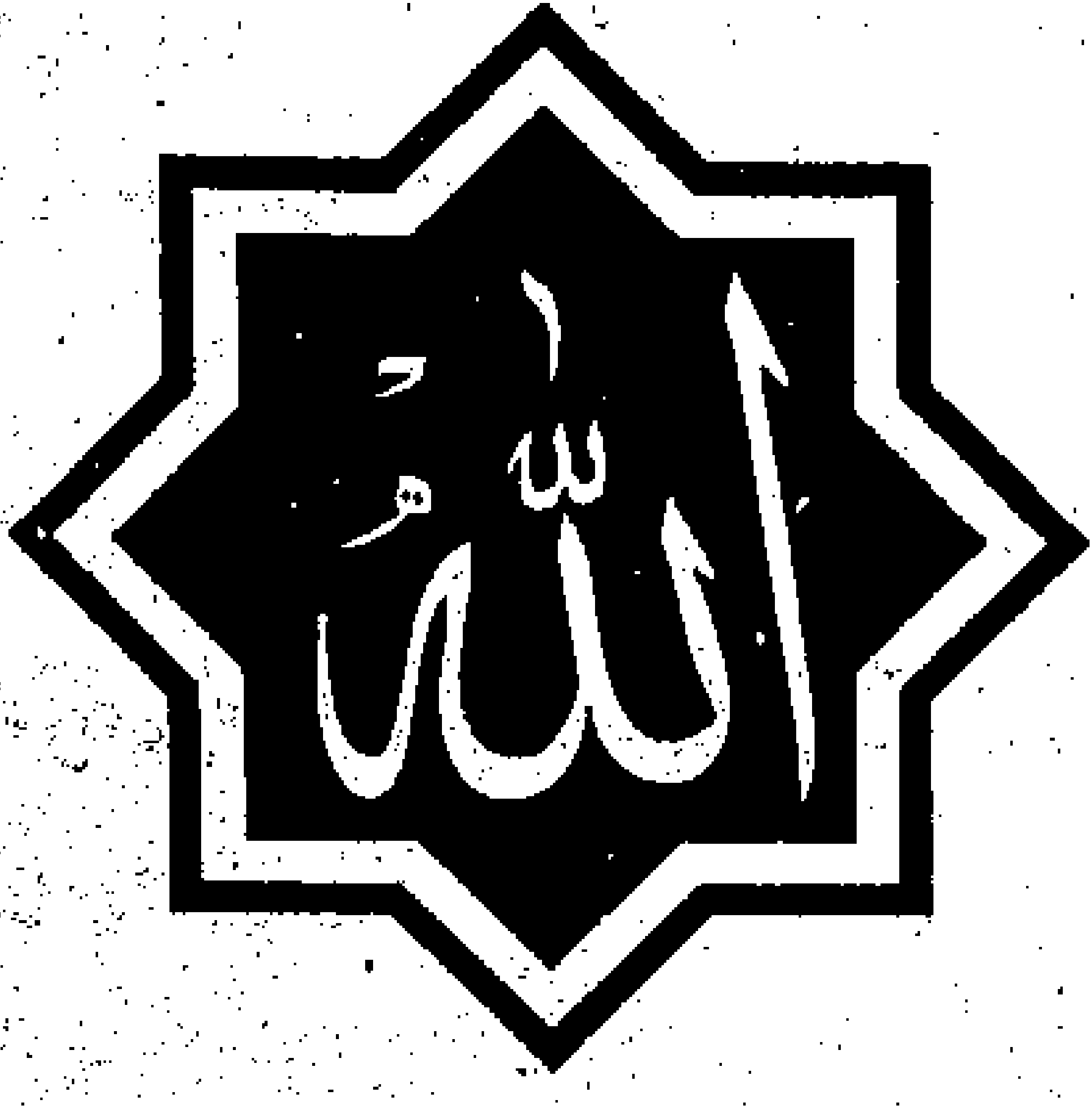

۲۶

کتاب الذکر

ابواب

فضائل ذکر ۳۲۳ ❁ فضیلت مجالس ۳۳۷
ذکر کی تاکید ۳۳۱ ❁

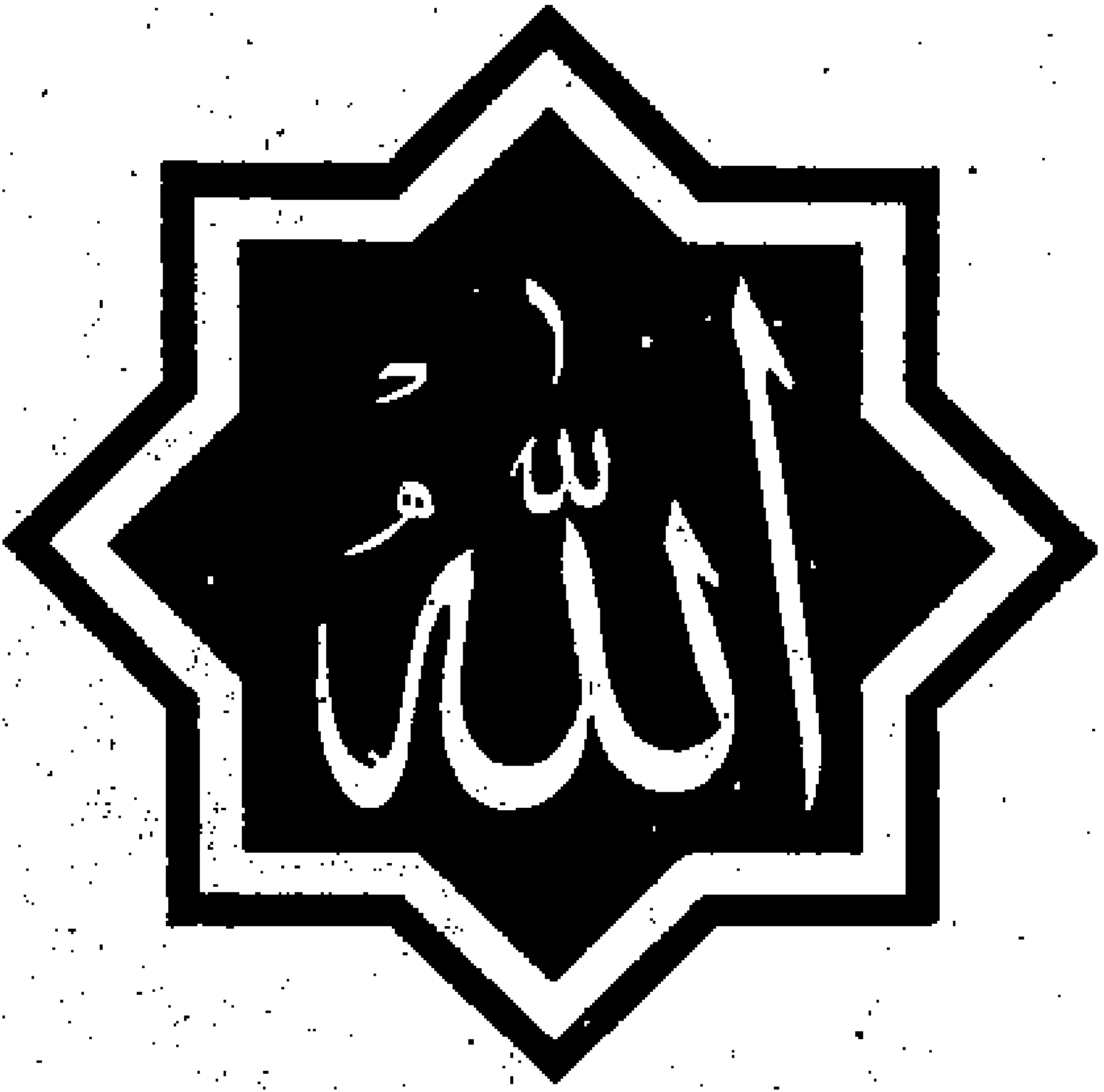
الله

۔فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جمیع اوقات میں ذکر الٰہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر ، فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادو، ھلموا الی حاجتکم فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا ، قا ل :فیسئلھم ربھم ، و ھو اعلم منھم، ما یقول عبادی؟ قال : تقول : یسبحونك و یکبرونك ویحمدونك ویمجدونك ، قال فیقول : ھل رأونی ؟ قال: فیقولون: لا واللہ! ما رأوك ، قال: فیقول :کیف لو رأونی ؟ قال : یقولون: لو رأوك کانوا اشدلك عبادة و اشدلك تمجیدا و اکثرلك تسبیحا ، قال : یقول : فما یسئلون ؟ قالوا : یسئلونك الجنة ، قال : یقول : و ھل رأوھا ؟ قال : یقولون: لا و اللہ یا رب اما رأوھا ، قال : یقول : فکیف لو انھم رأوھا ؟ قال : یقولون :لو انھم رأوھا ، کانوا اشد علیھاحرصا و اشد لہ طلبا و اعظم فیھا رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابہ، ۲/۱۷٤
الصحیح لمسلم، ۱۳۹، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة، ۱/۱۶۲
السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طھا، ۱/٤
السنن لابن ماجہ، باب ذکر اللہ عزوجل علی الخلاء ۱/۲۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۳۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۹۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸۷
کنزالعمال للمتقی، ۱۷۹۸۰، ۷/٦٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/٤٤
التفسیر للقرطبی، ٤/۳۱۰ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/۲۱۷
۲۵۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ، ۲/۹٤۸

يتعوذون قال : يقولون : من النار ، قال : يقول : و هل رأوها ؟ قال : يقولون : لا والله يا رب ! ما رأوها ، قال : يقول فكيف لو رأوها ؟ قال : فيقولون : لو رأوها كانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قال: فيقول : فاني اشهدكم اني قد غفرت لهم ، قال:يقول : ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة ، قال : هم الجلساء لا يشقى جليسهم ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں، جب کسی جماعت کو ذکر خدا اور رسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرتے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور بہت زیادہ پاکی بولیں۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان لله تبارك و تعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالس الذكر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال : فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم ، فيقولون جئنا من عبادلك فی الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك ، قال : و ما ذا يسئلوننی ؟ قالوا: يسئلونك جنتك ، قال : وهل رأوا جنتی ؟ قالو؛ لا ای رب ! قال : فكيف لو رأوا جنتی ؟ قالوا : و يستجيرونك ، قال : و ممه يستجيرونی ، قالوا :من نارك يا رب ! قال : و هل رأوا ناری ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فكيف لو رأوا ناری ، قالوا : و يستغفرونك ، قال : فيقول : قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال :يقولون : رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فيقول:و له غفرت ، هم القوم لا يشقٰی بهم جليسهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جوذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہوجاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھرجاتا ہے، جب وِہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعامیں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کررہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحیح لمسلم، باب فضل مجالس الذکر ۳۴٤/۲

کررہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگروہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔ ۱۲م

۲۵۷۳۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله تعالىٰ يقول: من شغله ذكرى عن مسئلتى اعطيته افضل ما اعطى السائلين۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الشيطان واضع خطمه على قلب ابن آدم، فان ذكر الله خنس، و ان نسى التقم قلبه، فذلك الوسواس الخناس۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذى،
التاريخ الكبير للبخارى، ۲/۱۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۳۷۵
فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/۱۴۷ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۶/۴۶
۲۵۷۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/۱۴۹ ☆
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۳۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۸۲، ۱/۴۱۸
المطالب العالية لابن حجر، ۳۳۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۴۲۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۲۹۸ ☆ التفسير لابن كثير، ۸/۵۸۸
التفسير للقرطبى، ۲۰/۲۶۲ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۱/۶۰
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۰۰ ☆ المغنى للعراقى، ۳/۲۷

ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔ ۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضل الذکر کیا ہے

٢٥٧٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: افضل الذکر لا اله الا الله، و افضل الدعا، الحمد لله۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الا الله، اذکار الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۳) ذکر اللہ پر اجر و ثواب

٢٥٧٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله عزوجل یقول: و ان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔ ۱۲م

٢٥٧٥۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابه، ١٧٤/٢
السنن لابن ماجه، باب فضل الحامدین، ٢٧٨/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٢٨/٢ ☆ المستدرك للحاكم، ٤٩٨/١
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤١٥/٢ ☆ التفسیر للبغوی، ١٩٠/٤
فتح الباری للعسقلانی، ٢٠٧/١١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٥/٥
الدر المنثور للسیوطی، ١١/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٧٤٨، ٤١٤/١
التمهید لابن عبد البر، ٤٣/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٧٩/١
٢٥٧٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله یحذركم الله، ١١٠١/٢
الصحیح لمسلم، باب الحث ذکر الله تعالیٰ، ٣٤١/٢
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ٢٠٠/٢

۲۵۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: لا یذکر نی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلیٰ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلک الا وجھہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاٰتکم حسنات۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ، فاذا ارأیتم ذلک فافزعو الی ذکر اللہ۔

۲۵۷۷۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۳۹٤ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱٤۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۷٦
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۸ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۲۵
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ۱/٤۳۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۱
المغنی للعراقی، ۱/۲۹۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۰۸

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۲/۱۷۳
السنن لابن ماجہ، باب فضل الذکر، ۲/۲۷۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۹ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما عمل آدمی عملا انجالہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ، قیل: و لا الجہاد فی سبیل اللہ، قال و لا الجہاد فی سبیل اللہ، قال: و لا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان تضرب سیفہ حتی ینقطع۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔ ۱۲م

۲۵۸۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لکل شیٔ صقالۃ، و ان صقالۃ القلب ذکر اللہ، و ما من شیٔ انجامن عذاب اللہ من ذکر اللہ تعالیٰ قال: ولا الجہاد فی سبیل اللہ، قال: ولو ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۵۔

۲۵۸۱۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹

کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۷، ۱/۴۱۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۶

(٦) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

٢٥٨٢ـ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ تعالیٰ یقول: انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه ـ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ١٩/٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔ ١٢م

(٧) سبحان اللہ کی فضیلت

٢٥٨٣ـ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کلمتان حبیبتان الی الرحمن، خفیفتان علی اللسان، ثقیلتان فی المیزان، سبحان اللہ و بحمده، سبحان اللہ العظیم ـ فتاوی رضویہ ٥/٩٣٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان اللہ و بحمده ـ سبحان اللہ العظیم

٢٥٨٢ـ السنن لا بن ماجه، باب فضل الذکر، ٢٧٧/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٥٤٠/٢ ☆ المستدرك للحاکم، ٤٩٦/١
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ١٣٨/٧ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٤٩/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ١١٩/١ ☆ التفسیر للقرطبی، ١٧٢/٢
کنز العمال للمتقی، ١٧٦٣، ٤١٥/١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥٣١٢
٢٥٨٣ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ ونضع الموازین القسط، ١١٢٩/٢
الصحیح لمسلم، ذکر، ٣٠، باب فضل التحصیل والتسبیح، ٣٤٤/٢
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ١٨٥/٢
السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبیح ٢٧٨/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٢٣٢/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٢/٥
اتحاف السادة للزبیدی، ١٥/٥ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٢٠/٢
المصنف لا بن ابی شیبة، ٢٨٩/١٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٠٠٧، ٤٦٢/١
الدر المنثور للسیوطی، ٧١/٣ ☆ التفسیر للبغوی، ٢٠٥/٥
التفسیر للقرطبی، ٦٧/١ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ٢٩/٨

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

٢٥٨٤ـ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی امرأة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به فقال: الاأخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل، فقال: سبحان الله عدد ما خلق فی السماء و سبحان الله عدد ما خلق فی الارض و سبحان الله عدد بین ذلك، وسبحان الله عدد ما هو خالق، و الله اکبر، مثل ذلك، و لا اله الا الله مثل ذلك، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۲۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحان الله عدد ما خلق فی السماء، سبحان الله عدد ما خلق فی الارض، و سبحان الله عدد ما بین ذلك، و سبحان الله عدد ما هو خالق، و الله اکبر مثل ذلك، و لا اله الا الله مثل ذلك، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ۔ ۱۲م

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

٢٥٨٥ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله عزوجل قال لموسی علیه الصلوة و السلام: یا موسی! لو ان السموات السبع و عامرهن غیری و الارضین السبع فی کفة و لا اله الله فی کفة مالت بهم لا اله الاالله ـ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۲۵۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢٥٨٤ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ١٩٤/٢
السنن لابن ماجه، باب فضل التسبیح، ٢٧٨/٢
المستدرك للحاکم، ٥١٣/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦٢/٥
کنزالعمال للمتقی، ٣٧٠٧، ١٩٢/٣ ☆ الصحیح لابن حبان، ٢٣٣٠
٢٥٨٥ـ المستدرك للحاکم، ١١٢/١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١١/٥
المغنی للعراقی، ٢٩٨/١ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٢٤٥/٢

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔ ۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات: سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت، اغفرلى و تب على، فان كان اتى خيريا كان كالطابع عليه، وان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت، اغفرلى و تب على، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

۲۵۸۷۔ **عن** أبى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك، الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۵۸۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لابى داؤد باب فى كفارة المجلس، ۲/۶۶۷
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۴۷۷، ۷/۱۵۲

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۰۸۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخرہ اذا اراد ان ینھض من المجلس، سبحانك اللھم و بحمدك، اشھد ان لا الہ الا انت، استغفرك و اتوب الیك، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی، انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانك اللھم و بحمدك، اشھد ان الا الہ الا انت، استغفرك واتوب الیك، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ ۱۲م

۲۰۸۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من جلس مجلسا کثر فیہ لغطۃ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ ذلك، سبحانك اللھم و بحمدك، اشھد ان لا الہ الا انت، استغفرك و اتوب الیك، الا غفرلہ ما کان فی مجلسہ ذلك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانك اللھم وبحمدك اشھد ان لا الہ الا انت، استغفرك و اتوب الیك، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ۱۲م

۲۰۹۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قال : سبحان اللہ و بحمدہ، سبحانك اللھم و بحمدك،

۲۰۸۸۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۲ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۹۹
۲۰۸۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات،
السنن لابی داؤد، باب فی کفارۃ المجلس، ۲/۱۸۱
۲۰۹۰۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۱ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فی مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فی مجلس لغو كان كفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا و رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلیے مہر ہو گئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فی مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فی مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگادی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے بر شرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سربمہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۵۹۱ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی كفارة المجلس ، ۶۶۷/۲
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴۱۲/۲

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرة فی الشرط تعم، و فی الجزاء تخص کهی فی النفی و الاثبات۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انه نکرة فی موضع الشرط، وموضع الشرط نفی و النکرة فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما هو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر و اعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری و اہم۔ اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل و اعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز مین ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسہ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ و شہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسہ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی و ابن ابی الدنیا و حاکم و بیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم میں ہے۔

۲۵۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان رسول الله

۲۵۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤١٧/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال : ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة ، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائنگے۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم وبحمدك ،استغفرك و اتوب الیك ۔ الٰہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ،لفظ لا یبرحن" میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتارہی ہے۔ کہ صلی زیر اذا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل ،اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔ فتاوی رضویہ ۷۸۴/۳

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : خیر الذکر الخفی ۔

حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

۲۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۱/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۳/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۳۷۶/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۴۱۷/۱
المغنی للعراقی، ۲۷۹/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۷۱/۱

۲۔ فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

٢٥٩٤۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا ، قالوا: یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال: حلق الزکر۔ فتاوی رضویہ۹/۱۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چرلیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

٢٥٩٥۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

٢٥٩٦۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة : سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم ، فقیل : ومن اهل الکرم ؟ یا رسول الله ! قال : اهل مجالس الذکر فی

٢٥٩٤۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ١٨٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٠/٣ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٢٦٨/٦
المعجم الکبیر للطبرانی، ٩٥/١١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣٢٢/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٢٤٠/١ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٢٩٠/٣
الدر المنثور للسیوطی، ١٥٢/١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ١١٢/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٦/١ ☆ لسان المیزان لابن حجر ، ٢٣٩/٥
٢٥٩٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٧/٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧٨/١٠
الدر المنثور للسیوطی، ١٥٢/١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٠٥/٢
کنز العمال للمتقی، ١٧٩٣ ، ٤٢٠/١ ☆
٢٥٩٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٨/٣ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ١٩٣١ ، ٤٤٧/١ ☆

المساجد ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔ ۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسکم ھھنا ،قالوا : جلسنا نذکر اللہ ، قال : اتانی جبرئیل فاخبرنی : ان اللہ عزوجل یباهی بکم الملائکة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان عبداللہ ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحابه یقول : تعال ! نوئمن بربنا ساعة ، فقال : ذات یوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول اللہ ! الا تری ، الی ابن رواحة ، یرغب عن ایمانك الی الیمان ساعة ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یرحم اللہ ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملائکة علیهم السلام ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/ ۳۴۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/ ۱۷۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۹۲ ☆

۲۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۵۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۰۳ ☆

لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہوگئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔ ۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمر و بن عسبة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عن يمين الرحمن و كلتا يد يه يمين رجال ليسوا بانبياء ولا شهداء يغشى بياض وجو ههم نظر الناظر ين يغبطهم النبيون والشهداء بمقعدهم وقر بهم من الله وعزوجل قيل: يا رسول الله! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل يجتمعون على ذكر الله تعالىٰ فينتقون أطائب الكلام كما ينتقي آكل التمر اطائبه۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام و قرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ ۱۲م

(۴) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كل مجلس يذكر اسم الله تعالىٰ فيه تحف الملائكة حتى ان الملائكة يقولون: زيد وازادكم الله والذكر يصعد بينهم وهم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳٤۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/٤٦۲

اجنحتهم ۔ فتاوی رضویہ ۹/ ۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا ۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

٢٦٠١ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مامن قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة و ذكرهم الله فيمن عنده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے ۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رأس الصالحين ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلا شبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۵

⁂

٢٦٠١ ۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم يجلسون، ١٧٣/٢
كنز العمال للمتقی، ١٨٢٢، ٤٢٤/١

٣۔ ذکر کی تاکید

(۱) ذکر اللہ کی کثرت کرو

٢٦٠٢ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله جتی یقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

٢٦٠٣ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکرو الله ذکر ا یقول المنافقون : انکم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔ ۱۲م

٢٦٠٤ ـ **عن** أبی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله ختی یقول المنافقون : انکم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔ ۱۲م

٢٦٠٢ ـ المسند لاحمد بن حنبل ٣/٦٨ ☆ المستدرك للحاكم، ١/٤٩٩
مجمع الزوائد للهيثمی، ١٠/٧٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٢/٣٩٩
كنز العمال للمتقی، ١٧٥٣، ١/٤١٤ ☆
٢٦٠٣ ـ المعجم الكبير للطبرانی، ١٢/١٦٩ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/٦١
٢٦٠٤ ـ كنز العمال للمتقی، ١٧٥٤، ١/٤١٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/٨٦

٢٦٠٥۔ **عن** عبد الله بن بشير رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله۔

حضرت عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہے۔

٢٦٠٦۔ **عن** ام انس رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اكثرى من ذكر الله ، فانك لا تاتين بشىء احب اليه من كثرة ذكره۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

٢٦٠٧۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من لم يكثر ذكر الله فقد برئ من الايمان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہو گیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۷

(۲) ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

٢٦٩٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى

٢٦٠٥۔ الجامع للترمذى، باب ماجاء فى فضل الذكر ١٧٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٨/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٧١/٣
المستدرك للحاكم، ٤٩٥/١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٩٤/٢
حلية الاولياء لابى نعيم، ٥١/٩ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ٤١٦/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٦/٥ ☆ كنز العمال، للمتقى، ١٨٤١، ٤٢٧/١
الامالى للشجرى، ٢٥٥/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١٤٩/١
٢٦٠٦۔ الدر المنثور للسيوطى، ٢٠٥/٥ ☆ الجامع الكبير ٧٥٧/٢
٢٦٠٧۔ الدر المنثور للسيوطى، ٢٠٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٩٧/١٠
٢٦٠٨۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٢٨/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٦٢/٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ ودرخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب ومرغوب ومطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہوسکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۷

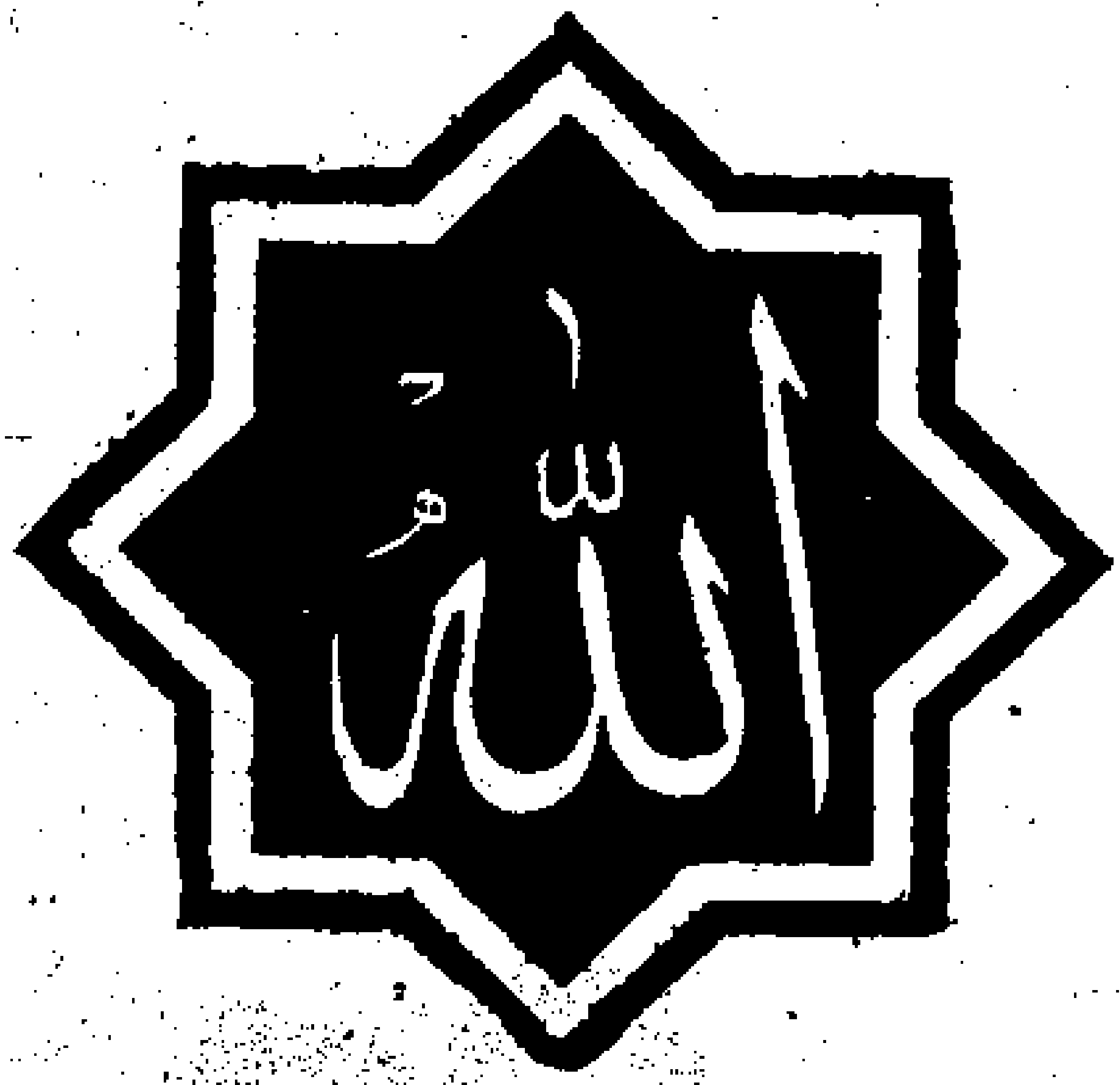
اللّٰہ

۲۷

کتاب الفرائض

ابواب

اہمیت علم فرائض ۳۴۷
میراث کی تفصیل ۳۵۱

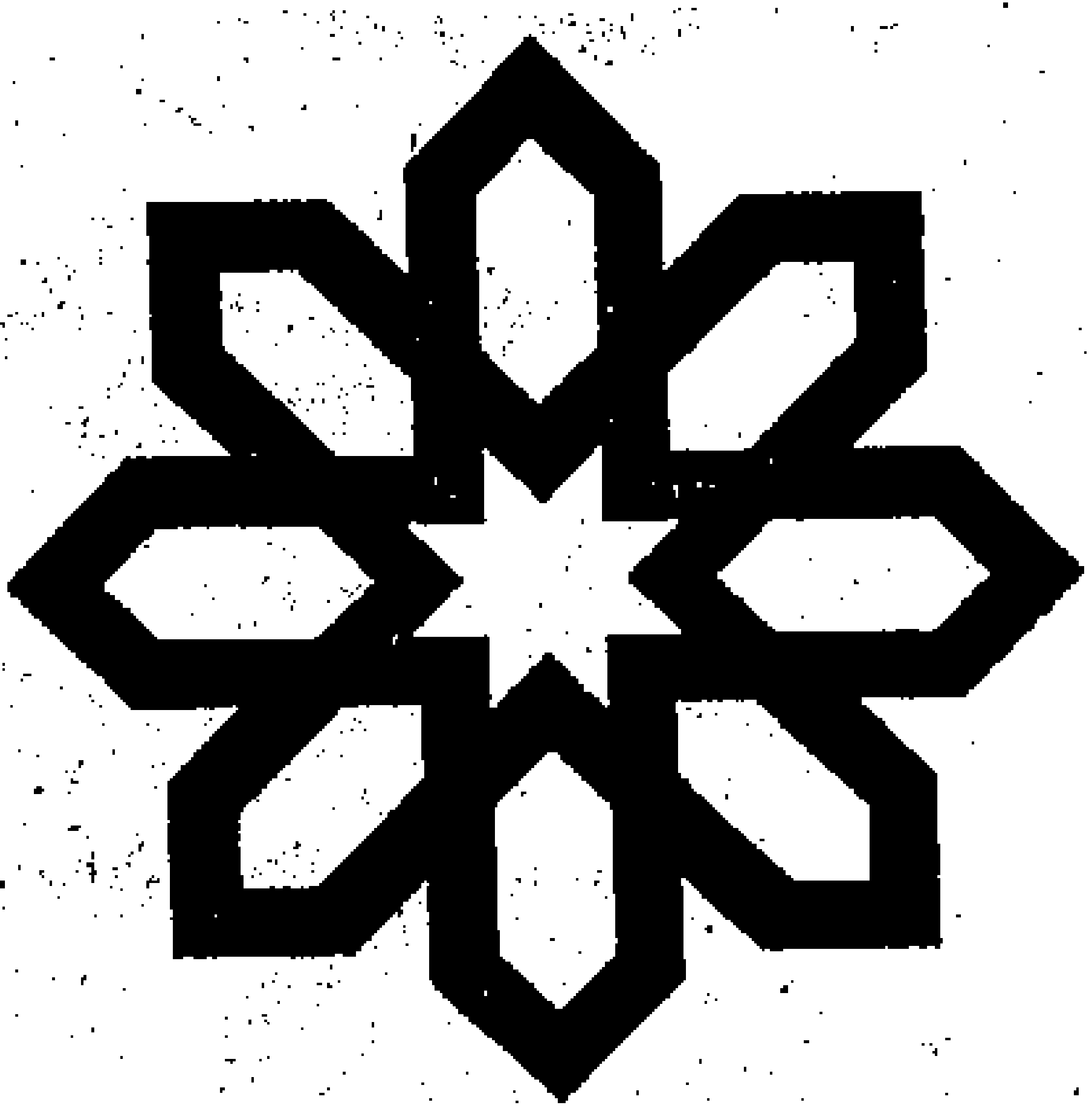

ا۔ علم فرائض کی اہمیت

(۱) علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تعلموا الفرائض و علموہ الناس، فانہ نصف العلم، و ہو ینسی، و ہو اول شئ ینتزع من امتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ۱۲م

(۲) میراث سے محروم نہ کرو

۲۶۱۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من فر من میراث و ارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیامۃ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

۲۶۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من زوی میراثا عن وارثہ زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنۃ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

۲۶۰۹۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۰۸ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۳۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۵۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۲۶
المغنی للعراقی، ۱/۹۵ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۲/۱۹۶
۲۶۱۰۔ السنن لا بن ماجہ، باب الحیف فی الوصیۃ، ۲/۱۹۸
کنز العمال للمتقی، ۴۶۰۸۲، ۱۶/۶۱۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۳۴۸
۲۶۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغہ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے
(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔
(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔
(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔
(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے۔
(۶) مہنگا دیدے۔
(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے ”زواجر عن اقتراف الکبائر“ میں اسی تمسک وتائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔ اور حقیقۃ قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناہ فی الھاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ بر سر پیکار ہے تو قابل تادیب و زجر و انکار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر و تہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا صورت قصد مضارت بمضادت شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا یعجبنی ، لا یطلع علی ذلک من راجع کلام الامام البزازی فی الوجیز فیما یذکر الفقھاء من الکفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ قصور جنان کہ بر تقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ ھذا ان شاء اللہ تعالیٰ احسن و امکن و أبین و ازین و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔　فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول المریض الی وجع، ۲/۸٤٦
الصحیح لمسلم، کتاب الوصیۃ، ۲/۳۹
السنن لابن ماجہ، باب الوصیۃ بالثلث، ۲/۱۹۹
السنن لابی داؤد، باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی مالہ، ۲/۱۰۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٦/۳۹٥

الله تعالیٰ علیه وسلم : انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔ اور امام ابو بکر فضل سے دس ہزار درہم۔ اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے، اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

* * *

۲۔ میراث کی تفصیل

(۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔ **عن** عمرو بن شعیب عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عمر الفاروق اعظم رضی الله تعالیٰ عنه: ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من کان۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۵۹

(۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

٢٦١٤۔ **عن** المغيرة بن شعبة عن اصحابه رضی الله تعالیٰ عنهم قال: کان امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه اذا لم یجد ذا اسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیره۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔ اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳) اہل قرابت کو میراث دو

٢٦١٥۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان مولی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مات و ترک شیئا و لم یدع و لدا و لا حمیما،

٢٦١٣۔ السنن لابی داؤد، باب فی الولاء ٢/٤٠٤
السنن لابن ماجه، باب میراث الولاء، ٢/٢٠٠
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢٧
٢٦١٤۔
٢٦١٥۔ السنن لابن ماجه، باب میراث الولاء، ٢/٢٠٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/١٣٧

فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعطو ميراثه من اهل قريته ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان وردان مولى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بميراثه فقال : انظرو اله ذاقرابة ، قالوا : ما له ذو قرابة قال : فانظروهم شهر يا له فاعطوه ميراثه يعنى بلد يا له ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے ۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں ۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث ، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوۃ والتسلیم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاك بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال: انه كان طاعون فى الشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتى ترث القبيلة الاخرى ۔

۲۶۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۰۶۶۱

۲۶۱۷۔ المصنف لعبد الرزاق ،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

٢٦١٨۔ **عن** بريدة بن الحصيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الازد، و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول الله ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں۔ فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔ فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جداعلیٰ سے قریب ہو اسے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔ اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۵

٢٦١٩۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

٢٦١٨۔ السنن لابی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ٢/٤٠٢
المصنف لابن ابی شیبة،
٢٦١٩۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔ ۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

٢٦٢٠۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يرث المسلم الكافر، و لا الكافر المسلم۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ ۱۲م

٢٦٢١۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال: يا رسول الله! اين تنزل في دارك بمكة؟ فقال: هل ترك عقيل من رباع او دور، و كان عقيل ورث ابا طالب هو و طالب و لم يرثه جعفر و لاعلى رضى الله تعالىٰ عنهما شيئًا، لانهما كانا مسلمين و كان عقيل و طالب كافرين، فكان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه يقول: لا يرث المؤمن الكافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلّے کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابوطالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابوطالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

٢٦٢٠۔ الجامع الصحيح للبخارى،	باب لا يرث المسلم الكافر،	١٠٠١/٢
الصحيح لمسلم،	كتاب الفرائض	٣٣/٢
الجامع للترمذى،	باب ما جاء فى ابطال الميراث بين المسلم،	٣٢/٢
السنن لابن ماجه،	باب ميراث اهل الاسلام من اهل	٢٠٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل،		٢٠٠/٢
٢٦٢١۔ الجامع الصحيح للبخارى،	باب اذا قال المشرك عند الموت،	٦١٤/٢
السنن لابن ماجه،	باب ميراث اهل الاسلام من،	٢٠٠/٢
الموطا لمالك،		

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷

* * *

◆

۲۸

کتاب الساعۃ

ابواب

علامات قیامت ۳۵۹
دجال کا ذکر ۳۶۲
میدان قیامت ۳۶۸
شفاعت ۳۷۳
حوض کوثر ۳۹۶
رویت باری تعالیٰ ۳۹۸
جنت ۴۰۳
جہنم ۴۰۹

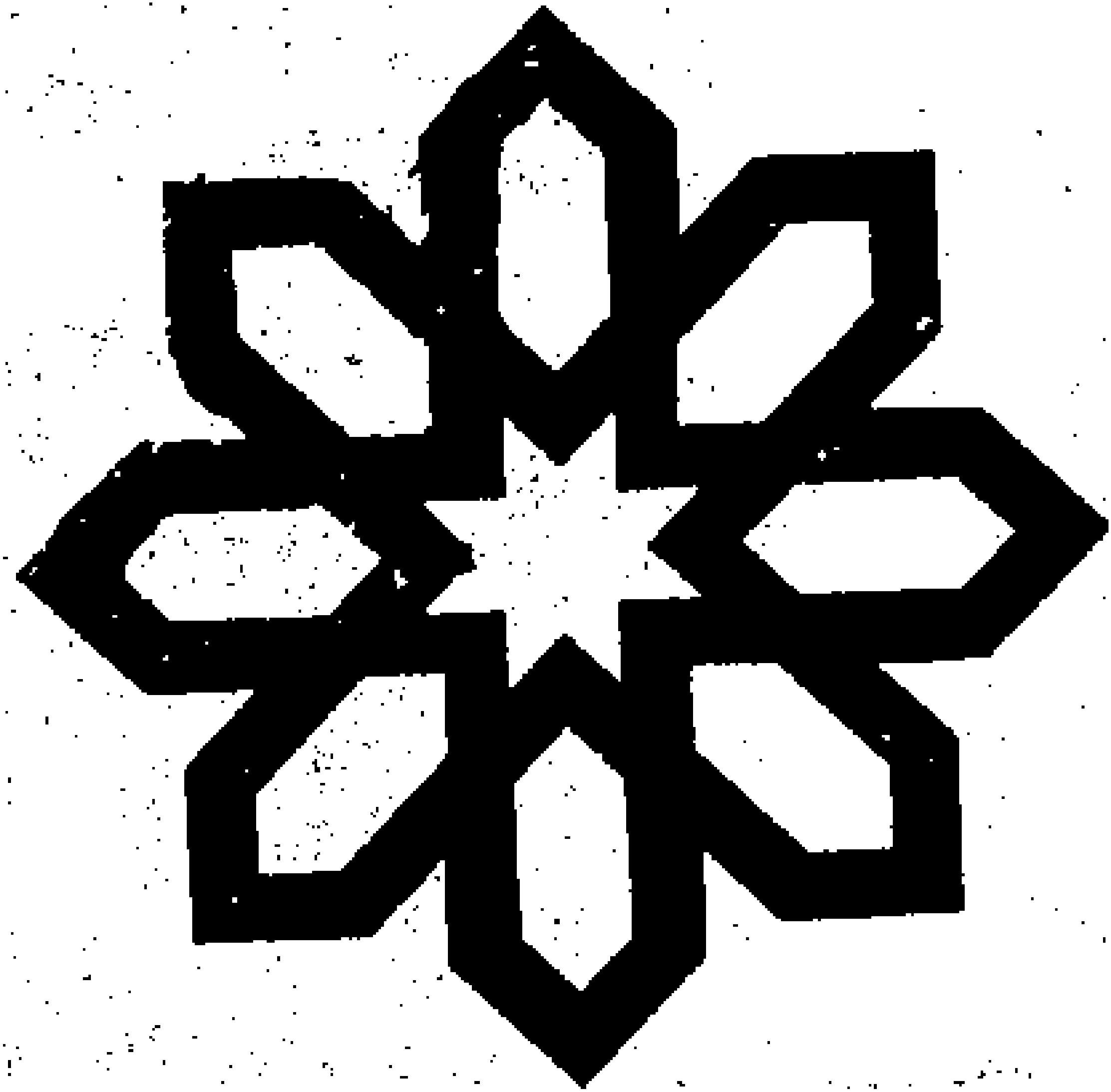

١۔ علامات قیامت

(١) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

٢٦٢٢۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا ۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/١١٧

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہان سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ١٢م

(٢) نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

٢٦٢٣۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٢٦٢٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یقبض العلم، ١/٢٠
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل ، ٢/٣٤٠
السنن لا بن ماجه، باب اجتناب الرأی والقیاس ١/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/٢٦٧ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٢/٨٥
کنز العمال للمتقی، ٢٨٩٨١، ١٠/١٨٧ ☆ فتح الباری لا بن حجر ، ١/١٩٤
تاریخ بغداد للخطیب ١/١٤١ ☆ الامالی للشجری ، ١/٤١
التفسیر للبغوی، ٤/٣٠ ☆ شرح السنة للبغوی، ١/٣١٥
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٢/١٨١ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ١/١٩٦
جمع الجوامع للسیوطی، ٥١٦٧ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ٦/٥٤٣
المعجم الصغیر للطبرانی ، ١/١٦٥ ☆
٢٦٢٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ١/١٤
الدر المنثور للسیوطی، ٦/٥٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١/١٧٤
التفسیر للبغوی ٦/١٧٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ١/١٢٣

علیه وسلم: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نا اہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۷

(۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

٢٦٢٤۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیأتین علی الناس زمان یکذب فیه الصادق و یصدق فیه الکاذب، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا۔ **شمائم العنبر قلمی ۲۸**

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔ ۱۲م

(۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

٢٦٢٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباءکم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

٢٦٢٤۔ کنز العمال للمتقی، ٣٨٤٧٥، ١٤/ ٢٢١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/ ٢٨٣

٢٦٢٥۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ١/ ١٠
مشکل الآثار للطحاوی، ٤/ ٢٠٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ١٥٤
کنز العمال للمتقی، ٢٩٠٢٤، ١٠/ ١٩٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٢١

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرما رہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا كما ملئت جورا و ظلما۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

* * *

۲۶۲۶۔ المستدرك للحاکم، کتاب الفتن و الملاحم، ۵۱۱/۴

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

۲۶۲۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله : یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المؤمنین فتلقاه المسالح مسالح الدجال فیقولون له : این تعمد ؟ فیقول : اعهد الی هذالذی خرج ، قال : فیقولون له: او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوه ؛ فیقول بعضهم لبعض : الیس قدنها کم ربکم ان تقتلوا احدادونه ، قال فیظلقون به الی الدجال ، فاذا رآه المؤمن قال :یا ایها الناس ! هذا الدجال الذی ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : فیأمر الدجال به فیشج فیقول : خذوه و شجوه فیوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار من مفرقة حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول له أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرة ، قال : ثم یقول : یا ایها الناس ! انه لا یفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فیاخذه الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا ، قال : فیأخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسب الناس ، انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا رب پوشیدہ نہیں۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال

۲۶۲۷۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/۲۰۴

کے پاس پہونچیں گے۔ یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کردیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہوکر سیدھا کھڑا ہوجائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرسکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہوجائے گی اور وہ ذبح نہیں کرسکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔ مالی الجیب ص ۱۳

۲۶۲۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الاحدثکم حديثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه، انه اعور و انه يجئ معه بتمثال الجنة والنار فالتی يقولها انها الجنة هی النار، وانی انذركم كما انذر به نوح قومه۔ شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔ وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرارہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۱۲م

۲۶۲۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومه، ١/ ٤٧٠
الصحيح لمسلم، باب ذكر الدجال، ٢/ ٤٠٠
فتح الباری لابن حجر، ١٣/ ١٠٠ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٨٧٥٣، ١٤/ ٣٠٠

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور، اضرشی و اقلہ منفعۃ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملا علی قاری علیہما رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشئ و اقلہ منفعۃ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال: ابوہ طوال، ضرب اللحم، کان انفہ منقار، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین، قال: ابوبکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ، فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما، قلنا ھل لکما ولد؟ فقالا: مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشئ و اقلہ

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد، ۲/ ۴۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۰۶، ۵۵۰
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ذکر الصیاد، ۲/ ۴۹

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فى الشمس فى قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتما ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔ حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق و فجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہوکر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الٰہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیواقیت والجواہر'' کی بائیسویں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کر کے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کرلیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی، و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ، ۴۵/۲

السنن لابی داؤد، باب خبر ابن الصائد، ۵۹۵/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۸/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۵

فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۱۲ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انه سيكون فى امتى كذابون دجالون سبعة و عشرون ، منهم اربع نسوة ، وانى خاتم النبيين لانبى بعدى ۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

* * *

۲۶۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸

۳۔ میدان قیامت

(۱) حساب و کتاب

۲۶۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ ، فینشر علیہ تسعۃ و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول : اتنکر من ہذا شیئا ؟ اظلمك کتبتی الحافظون؟ فیقول : لا یا رب! فیقول : افلك عذر ؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلی ان لك عندنا حسنۃ و انہ لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقۃ ، فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ، فیقول : احضر و زنك فیقول : یا رب ما ہذہ البطاقۃ مع ہذہ السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفۃ و البطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات و ثقلت البطاقہ و لا یثقل مع اسم اللہ شیئ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲۶۳۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فیمن یموت وھو یشھد ۲/۸۸
المستدرك للحاکم، ۱/ ۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹ ، ۱۰۹
شرح السنۃ للبغوی ، ۱۵/ ۱۳۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۵۵۹
الصحیح لابن حبان ۲۵۲۴، ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔ صلاۃ القضاء ص ٣٥

(٢) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

٢٦٣٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ناسا قالوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: هل نری ربنا يوم القيامة ؟ فقال: رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: هل تضارون فی القمر ليلة البدر، قالو: لا يا رسول الله! قال: هل تضارون فی الشمس ليس دونها سحاب، قالوا: لا يا رسول الله! قال فانكم ترونه كذلك، يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول: من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من يعبد الشمس الشمس و يتبع من يعبد القمر القمر، و يتبع من يعبد الطواغيت الطواغيت و تبقی هذه الامة فيها منا فقوها، فياتيهم الله فی صورة غير صورته التی يعرفون فيقول: انا ربكم فيقولون: نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتی ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله فی صورته التی يعرفون فيقول: انا ربكم فيقولون: انت ربنا فيتبعونه و يضرب الصراط بين ظهرانی جهنم فاكون انا و امتی اول من يجيز و لا يتكلم يومئذ الا المرسل، و دعوی الرسل يومئذ اللهم سلم سلم، و فی جهنم كلاليب مثل شوك السعدان، هل رأيتم السعدان ؟ قالوا: نعم يا رسول الله! قال: فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله، تخطف الناس باعمالهم، فمنهم الموبق يعنی بعمله و منهم المجازی حتی ينجی، حتی اذا فرغ الله من القضاء بين العباد و اراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا فمن اراد الله ان يرحمه ممن يقول: لا اله الا لله فيعرفونهم فی النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله علی النار اثر السجود، فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة فی حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد و يبقی رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة، فيقول: ای رب! اصرف وجهی عن النار فانه قد قشبنی ريحها و احرقنی ذكائها، فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم

٢٦٣٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١٠٠/١

يقول الله تعالىٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقولَ : لا اسئلك غيره و يعطى ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : اى رب ! قدمنى الى باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنى غير الذى اعطيتك ، و يلك يا ابن آدمُ اغدرك فيقول : اى رب ! يدعوا لله حتى يقول له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لاوعزتك ، فيعطى ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الى باب الجنة ، فاذ ا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأى ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب ! ادخلنى الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : اى رب ! لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنى حتى ان الله ليذكره من كذاو كذا حتى اذا انقطعت به الامانى قال الله ذلك لك و مثله معه ۔

تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسوال للہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یا رسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابر سورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الٰہی سے مشرف ہوگے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس میں مومن و منافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے، ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔ اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔ عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔ فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔ لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرما دیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھنے والے تھے۔ فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرما دیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔ چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔ پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔ اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔ جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک. جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔ پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول و اقرار اور عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگوں گا۔ خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔ وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیمان کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الٰہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہوجا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے گا اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م

* * * *

۴۔ شفاعت

(۱) شفاعت کا ثبوت

٢٦٣٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی، نصرت بالرعب مسیرة شهر، و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا، ایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل، و احلت لی الغنائم، و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس کافة و اعطیت الشفاعة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبریٰ کا منصب عطا کیا گیا۔ ۱۲م

٢٦٣٦۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٢٦٣٥۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی، ٦٢/١
الصحيح لمسلم، باب المساجد، ١٩٩/١
السنن الكبرى للبيهقی، ٢١٢/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٧٦/١
حلية الاولياء لابی نعيم، ٣١٦/٨ ☆ فتح الباری لابن حجر، ٤٣٦/١
البداية والنهاية لابن كثير، ٢٩١/٦ ☆ التمهيد لابن عبدالبر، ٢٢١/٥
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٥٩/٨
الدر المنثور للسيوطی، ٢٣٧/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٢٠٥٨، ٤٣٧/١١
٢٦٣٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ٢٠١/٢
السنن لابن ماجه، باب الشفاعة ٣٣٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٣٧/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ٧١/١
الجامع الصغير للسيوطی ٥٦/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣١٨٩٨، ٤٠٦/١١

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا کان یوم القیامة کنت انا امام النبین وخطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر ۔ فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں ۔ ۱۲م

٢٦٣٧۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق الله من شهد ان لااله الا الله یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی ۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو ۔ ۱۲م

٢٦٣٨۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا و ان محمد رسو ل الله یصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق ۔ اللھم ! اشهد و کفی بك شهیدا ۔ انی اشهد بقلبی و لسانی انه لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حنیفا مخلصا و ما انا من المشرکین ۔ و الحمد لله رب العالمین ۔ فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

٢٦٣٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥١٨/٢ ☆

٢٦٣٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٧/٢ ☆ الصحیح لابن حبان، ٢٥٩٤، المعجم الکبیر للطبرانی، ٩/٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٣٧/٤

۲۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲۶۴۰۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیة وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

۲۶۴۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

۲۶۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ۶۷/۲
السنن لابن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۵/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۴۷/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۰/۲ ☆
۲۶۴۰۔ الکامل لابن عدی، ☆
۲۶۴۱۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ۶۶/۳
السنن لابی داؤد، باب فی الشفاعة ، ۶۵۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۷/۸
الترغیب والترهیب للمنذری ۴۴۶/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۵، ۳۹۸/۱۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

٢٦٤٢۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لاھل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابودرداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو فرمایا اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو برخلاف خواہش ابودرداء کے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

٢٦٤٣۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصدقه من امته الارجل واحد ۔ تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کرکے جنت میں لیا جاؤنگا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲ م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

٢٦٤٤۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

٢٦٤٢۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٩/ ١٨٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٩٠٥٦، ١٤/ ٣٩٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٣٠١ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١/ ٤١٦
٢٦٤٣۔ الصحیح لمسلم، الایمان ١/ ١١٢ ☆
کنز العمال للمتقی، ٣١٩٦٧، ١١/ ٤١٩ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤/ ٩٨
٢٦٤٤۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ١/ ١١٠ ☆

الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهيم فانه خليل الله تعالىٰ فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسىٰ فانه كليم الله تعالىٰ فيوتى موسىٰ عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاوتى فاقول انا لها، انطلق فستأذن على ربى فيوذن لى فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالىٰ ثم اخر له ساجد فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالىٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يامحمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال **لا اله الا الله** قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخر جن من قال **لا اله الا الله**.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے، فرمائیں گے: آج میں اس منصب پر فائز نہیں، تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔ آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہ ہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کر کے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔ ۱۲م

۲٦٤٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سيد الناس يوم القيامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالىٰ يوم القيامة الاولين والآخرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذ هم البصر وتد نو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه، الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الی من يشفع لكم يعنی الی ربكم، فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: يآدم! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول آدم: ان ربی غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، انه نهانی عن الشجرة فعصيته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی نوح، فيأتون نوحا عليه السلام فيقولون: يا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شكورا، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ماقد بلغنا، فيقول لهم: ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، و انه قد كانت لی دعوة دعوت بها علی قومی، نفسی نفسی، اذهبو ا الی ابراهيم، فيأتون ابراهيم فيقولون: انت نبی الله تعالیٰ وخليله من اهل الارض، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فيه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فيقول لهم ابراهيم، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله، وذكر كذباته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی موسی فيأتون موسی عليه السلام فيقولون: يا موسی! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتكليمه علی الناس، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه الا تری ما قد بلغنا ۔ فيقول لهم موسی، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

۲٦٤٥۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱۱۱/۱

بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ،اذهبو ا الی عیسی فیأ تون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبو ا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا مخمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلهمنی من محا مده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصرا عین من مصا ریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھا لہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۲/ام

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲۶۴۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا شفع یوم القیامۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲۶۴۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعتی لمن شہد ان الا الہ الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲۶۴۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہا اوسع لہم ھی لمن مات و لا یشرک باللہ شیأا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۲۶۴۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۰/۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۴۸۹
کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۴، ۱۴/۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۵۱
۲۶۴۷۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۴۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۷
الصحیح لابن حبان، ۲۵۹۴ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۹
الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۴۳۷ ☆
۲۶۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷۵ ☆

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذهب یجلسون علیها و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول اللہ : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول :یا رب ! عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بهم الی النار و حتی ان مالكا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا۔ کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سرو قد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

(۹) اللہ تعالی اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنهما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم تلا قول اللہ تعالیی فی ابراهیم علیه الصلوۃ و السلام : رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی الآیة ۔ و قال عیسی علیه الصلوۃ و السلام ، ان تعذبهم فانهم عبادك ، و ان تغفرلهم فانك انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیه و قال : اللهم ! امتی امتی ، وبکی، فقال اللہ تبارك و تعالیٰ:

۲۶۴۹۔ المستدرك للحاکم، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۴۶

کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۱۷، ۱۴/ ۴۱۴ ☆ مناهل الصفا ۳۵

۲۶۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامته، ۱/ ۱۱۳

یاجبرئیل ! اذھب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و ھو اعلم، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذھب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الآیہ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراً ہاتھ اٹھا دئے اور عرض کیا: الٰہی میری امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ **عن** أبی ھریرة رضی الله تعالی عنه قال : سئل عنها رسول الله صلی

۲۶۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة بنی اسرائیل، ۲/۱۵۲۔
۲۶۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قولہ تعالیٰ " عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا " فقال : ھی الشفاعۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی ان یبعثک الآیہ کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا ، وان صاحبکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ، ثم قرأ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ، قال : یقعدہ علی العرش ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں ۔ پھر یہی آیت تلاوت کرکے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسہ اللہ تعالیٰ معہ علی العرش ۔ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم ، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداود صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر ھذا القول فھو متھم

۲۶۵۳ ۔ التفسیر للبغوی، ۳/۵۲۱

جواس قول سے ان کار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دار قطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حديث الشفاعة عن احمد ☆ الى احمد المصطفي لسندة
وقدجاء الحديث باقعاده ☆ على العرش ايضا ولا نجحده
امروا الحديث على وجهه ☆ ولا تد خلوا فيه ما يفسده
ولا تنكروا انه قاعد ☆ و لا تنكرو ! انه يقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا ان کار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کواس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا ان کار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا ان کار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا ردوان کار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے ان کار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کر دیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہو گیا ہے۔ پھر بولے: عرش الٰہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال، کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''مقاما محمودا'' فرمایا: ''مقعدا'' نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثک بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت وبزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود وجلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول ومثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی، کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا ان

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب و کتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال و بھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یاتی بالعجائب۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے، ”محض جزاف واٹکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲۶۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : يجلسنى معه على السرير۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

۲۶۵۴۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۹۸/٤

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دار قطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہے۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد اللہ رب العالمین۔

٢٦٥٥۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

٢٦٥٦۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان اللہ تعالیٰ یقعده علی الکرسی۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله واصحابه اجمعین، والحمد لله رب العالمین۔ تجلی الیقین، ص ۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

٢٦٥٧۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: شفاعتی یوم القیامة حق، فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

٢٦٥٥۔ ابو الشیخ ☆

٢٦٥٦۔ التفسیر للبغوی، ٣/ ٥٢١ ☆

٢٦٥٧۔ المطالب العالیة لابن حجر، ٤٦٣٣، ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٩٠٥٨، ١٤/ ٤٢٥
تاریخ بغداد للخطیب، ٨/ ١١

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حین انزل علیه " وانذر عشیر تك الاقربین، یا معشر قریش! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شئیا یا بنی عبد الله المطلب! لا اغنی عنکم من الله شئیا، یا عباس! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ "اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے،" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/۱۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۶ ☆ المسند لابی عوانه، ۱/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۳۸۲

تفویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، " اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا خرجت متبرجۃ قد بدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اعلمی فان محمدا لا یغنی عنک شیئا، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبر تہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی، وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت امرأۃ من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۴/۲۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۷/۹

۲۶۶۰۔ الکامل لا بن عدی، ۱۷۹/۴ ☆

تحت رجل من قريش فوقع بينهما كلام فقال لها : والله ما تغني قرابتك من رسول الاله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنك شيئا ، فاتت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام يزعمون ان قرا بتى لا تغنى شيئا ، والذى نفسى بيده ان شفاعتى لترجو صداء وسلهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں۔ دونوں کسی وجہ سے شکر رنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچائیگی۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں۔ اراءة الادب ص، ۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

٢٦٦١ـ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة يشرف يوم القيامة على اهل النار ، فيناديه رجل من اهل النار فيقول : يا فلان اهل تعرفنى ؟ فيقول : لا ، والله ما اعرفك من انت ؟ فتقول: انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتنى شربة من ماء فسقيتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لى بها عند ربك ، قال : فيسأل الله تعالىٰ جل ذكره، فيقول : انى اشرفت على النار فنادا نى رجل من اهلها ،فقال لى :هل تعرفنى ؟ قلت : لا ، والله ما اعرفك من انت ؟ قال: اناالذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتنى شربة من ماء فسقيتك ، فاشفع لى عند ربك فشفعنى فيه فيشفعه الله تعالىٰ فيا مربه فيخرج من النار۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(٢٦٦١) ـ الترغيب والترهيب للمنذرى ٦٩/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ٤٩٦/١٠
المغنى للعراقى، ٥١٢/٤ ☆

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھانکے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يصف الناس يوم القيامة صفوفا ،ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول : يا فلان ! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة ،قال:فيشفع له ، ويمر الرجل على الرجل فيقول : اما تذ كر يوم ناولتك طهورا فيشفع له ، ويمر الرجل على الرجل فيقول : يا فلان ! اما تذكر يوم بعثتنى لحاجة كذاو كذا فذهبت لك فيشفع له ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔　اراءۃ الادب ص ۴۳

۲۶۶۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء ۲/۲۶۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ۲/۷۰ ☆ التفسير للبغوى، ۷/۱۰۸
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰۵۰، ۱۴/۳۹۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۳/۲۷۵

(۱۳) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دخل الرجل الجنۃ سأل عن ابو یہ و ذریتہ وولدہ فیقال: انہم لم یبلغوا درجتک وعملک فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولہم فیؤمر بالحاقہم بہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

◆

۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۲۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۱۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۱۴ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۷/۴۰۸
کنز العمال، للمتقی ۳۹۳۳۴، ۱۴/۴۷۸ ☆

۵۔ حوض کوثر

(۱) حوض کوثر کی خصوصیت

٢٦٦٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حوضی مسیرۃ شہر، ماؤہ ابیض من اللبن، وریحہ اطیب من المسك۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

٢٦٦٥۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حوضی مسیرۃ شہر، و زوایاہ سواء وماؤہ ابیض من الورق، وریحہ اطیب من المسك و کیزانہ کنجوم السماء فمن شرب منہ لا یظمأ بعدہ ابدا۔ فتاوی رضویہ ٣/٢٣٨

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے، کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جو ایک مرتبہ اس کا پانی پئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔ ١٢م

٢٦٦٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الحوض، ٢/٩٧٤

المعجم الکبیر للطبرانی، ١١/١٢٥ ☆ الصحیح لابن حبان، ٢٦٠٣

فتح الباری للعسقلانی، ١١/٤٦٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٢/٢٩

الترغیب والترہیب للمنذری، ٤/٤١٧ ☆ التفسیر للبغوی، ٧/٣٠٣

شرح السنۃ للبغوی، ١٥/١٦٨ ☆

کنز العمال للمتقی، ٣٩١٤٤، ١٤/٤٢٣ ☆ [illegible]

الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا ﷺ [illegible] ٢/٢٤٩

٢٦٦٥۔ التمہید لابن عبد البر، ٢/٣٠٧ ☆

(۲) حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

٢٦٦٦۔ **عن** ثوبان رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال نبي الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اني لبعقر حوضي اذود الناس لاهل اليمن، اضرب بعصاي حتی يرفض عليهم، فسئل عن عرضه فقال: من مقامي الی عمان، سئل عن شرابه فقال: اشد بياضا من اللبن واحلی من العسل، يغت فيه ميزابان يمدانه من الجنة، احدهما من ذهب والاخر من الورق۔ فتاوی رضویہ جدید۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔ ۱۲م

* * *

٢٦٦٦۔ الصحيح لمسلم، [illegible] باب اثبات حوض نبينا ﷺ ٢/٢٥١

المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٨١ ☆ [illegible] الترغيب والترهيب للمنذري، ٤/٤١٨

۶ ـ رویت باری تعالیٰ

(۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

٢٦٦٧ ـ **عن** جرير رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :انكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر لا تضامون فى رؤيته ـ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔

فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۲) جنت اور دیدار الٰہی

٢٦٦٨ ـ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : جنتان من فضة انيتها وما فيهما ، و جنتان من ذهب آنيتهما وما فيها ، وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبر على وجهه فى جنة عدن ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

٢٦٦٧ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب وجوه يومئذ فاخرة ٢/١١٠٥
الصحيح لمسلم، كتاب الزهد ، ٢/٤٠٩
الجامع للترمذى، باب ما جاء روية الرب تبارك و تعالىٰ ٢/٧٨
السنن لابى داؤد ، باب فى الرؤية ٢/٦٥٠
السنن لابن ماجه ، باب ذكر الجنة ، ٢/٣٣٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٣٦٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ١/٣٥٩
المعجم الكبير للطبرانى، ٢/٣٣٢ ☆ التفسير للبغوى، ٢/١٦٧
اتحاف السادة للزبيدى، ٢/١١٨ ☆ المغنى للعراقى ، ٤/٥٢٨
فتح البارى للعسقلانى ، ٢/٣٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٤/٣١٢
المسند للحميدى ٧٩٩ ☆ المسند لابى عوانه، ١/٣٧٦
٢٦٦٨ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ومن دونها جنتان ٢/٧٢٣
السنن لابن ماجه ، باب فيما انكرت الجهمية ١/١٧
الصحيح لمسلم، باب رؤية المومنين فى الآخرة ، ١/١٠٠
فتح البارى للعسقلانى ٨/٦٢٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦/٤٦
اتحاف السادة للزبيدى، ١٠/٥٢٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٩٢٢٨، ١٤/٤٥٣
الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢١٩ ☆ التفسير لابن كثير، ٤/١١٥

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دو جنتیں چاندی کی اور اس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دو جنتیں سونے کی مع سازوسامان، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔ اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔ ۱۲م

(۳) اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه. قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالیٰ عن عليين علی كرسيه ثم حف الكرسی بمنابر من نور وجاء النبيون حتی يجلسوا عليها۔
فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری ہوگی اور ان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ ۱۲م

(۴) اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔ **عن** معاوية بن الحكم السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بينا انا اصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت: يرحمك الله، فرماني القوم بابصارهم فقلت: واثكل امياه ماشانكم تنظرون الی، فجعلوا يضربون بايديهم علی افخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت، فلما صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فبابی هو وامی مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه، فوالله ما كهرني ولا ضربني ولاشتمني،

۲۶۶۹۔ ميزان الاعتدال، ۱/۶۰۴ ☆
۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكلام فی الصلوة ۱/۲۰۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۴۷ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲/۳۶۰
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۴۰۳ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ۲/۴۳۲
كنز العمال للمتقی، ۱۹۹۱۵، ۷/۴۸۹ ☆ الدر المنثور، للسيوطی، ۱/۳۰۷

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم، قال ومنا رجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصد هم، وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون، قال : كان نبى من الانبياء يخط، فمن وافق خطه فذاك، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنمها، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله، قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔ لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔ تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔ یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق و مہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ آپ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مارا نہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تو ان کے پاس مت جاؤ۔ میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ برا شگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہو گیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کر دو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان المیت تحضره الملائکة، فاذا کان الرجل الصالح قالوا: اخرجی ایتها النفس الطیبة، کانت فی الجسد الطیب، اخرجی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال ذلك حتی تخرج، ثم یعرج بها الی السماء فیستفتح لها فیقال: من هذا؟ فیقال: فلان، فیقولون: مرحبا بالنفس الطیبه کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال لها حتی ینتهی بها الی السماء التی فیها الله عزوجل۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۳

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔ ۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لربكم في ايام دهر كم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان يصيبكم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

* * *

۲۶۷۲۔ المعجم الكبير للطبراني، ١٩/ ٢٣٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ١٠/ ٢٣٢
اتحاف السادة للزبيدى ٣/ ٢٨٠ ☆ المغنى للعراقى، ١/ ١٨٦

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

٢٦٧٣۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تحاجت النار والجنۃ، فقالت النار: او ثرت بالمتکبرین والمتجبرین، وقالت الجنۃ: فمالی لا ید خلنی الا ضعفاء الناس وسفلتھم وعرتھم، فقال اللہ عزوجل للجنۃ: انما انت رحمۃ ارحم بک من اشاء من عبادی، وقال للنار: انما انت عذأبی اعذب بک من اشاء من عبادی، ولکل واحد منکما ملؤ ھا، فاما النار فلا تمتلیٔ حتی یضع اللہ عزوجل رحلہ فتقول: قط قط، قط، ای حسبی، فھنا لک تمتلیٔ ویزوی بعضھا الی بعض، ولا یظلم اللہ من خلقہ احداً واما الجنۃ فان اللہ تعالیٰ ینشیٔ لھا خلقا۔

فتاوی رضویہ ٦٦/٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر و ظالم لوگوں کا ٹھکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔ تو وہ بھر جائیگی

٢٦٧٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ ق ١٧٩/٢
الصحیح لمسلم، باب جھنم اعاذنا اللہ تعالیٰ عنھا، ٣٨١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٤/٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣٣٩/٨
فتح الباری للعسقلانی، ٥٩٥/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٩٥٦٢، ٥٤٤/١٤
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٥٦٩٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٠٧/٦
المسند لاحمد بن عوانہ، ١٨٧/١ ☆ التفسیر للبغوی، ١٠/٥
شرح السنۃ للبغوی، ٢٥٦/١٥ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا، لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ ۱۲م

(۲) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

٢٦٧٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا ان سلعة الله غالیة ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۴۹/۳

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

٢٦٧٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فیقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فیأخذموا ثیقهم لیطیعه فیرسل الیهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها کانت علیه بردا وسلاما ، ومن لم ید خلها سحب الیها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو ان کار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔

شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

٢٦٧٦۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

٢٦٧٤۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القیامة ٦٨/٢

٢٦٧٥۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/٦٠٢

٢٦٧٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ، ٩٦٩/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیک ربنا و سعد یک ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون: و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلک، قالوا : یا رب ! و ای شئ افضل من ذلک ، فیقول : احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے: اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیاتون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ،لست بصاحب ذلک ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذلک ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً ،فیاتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلک، اذھبوا الی عیسیٰ کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسیٰ علیہ السلام لست بصاحب ذلک، فیاتون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یؤذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمیناو شمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا ۲/۳۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۹
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱/۱۱۲

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شئ کمر البرق، قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفة عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بهم اعمالهم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجئ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی هریرة بیده ! ان قعر جهنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی، سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے: اے ہمارے والدِ گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔ اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں، تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلاواسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔ تم حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا، سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔ لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں، تم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔ اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا، سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آ جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہوکر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ہم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام، فان کانت منازل آبائہم ارفع من منازلہم لحقوا بآبائہم ولم ینقصوا من اعمالہم التی عملوا شیئا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم،

نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلی وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔ اراءۃ الادب ص ۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** ابی ذری الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤتی بہ یوم القیامۃ فیقال: اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارھا ، فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ ، فیقال لہ: فان لک مکان کل سیتہ حسنۃ ، فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نوا جذہ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کیے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الہی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں ، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ فتاوی افریقہ ص ۱۴۳

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/۱۰۶

الجامع للترمذی ابواب صفۃ جھنم ۲/۸۲

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

٢٦٨٠۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اترونها حمراء کنارکم هذه، لهی اسود من القار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

٢٦٨١۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

٢٦٨٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذه الآیة، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد علیها الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابیضت۔ والف عام حتی اسودت، فهی سوداء مظلمة لا یضئ لهبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآیة، جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں، تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

٢٦٨٠۔ الموطا لمالك، ما جاء فی صفة جهنم، ٣٨٩

٢٦٨١۔ کشف الاستار للبزار، ٤/١٨٠

٢٦٨٢۔ الجامع للترمذی، ابواب صفة جهنم، ٢/٨٣

شعب الایمان للبیهقی، ١/٤٨٩

۲۶۸۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فہی سوداء مظلمۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۲

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھو ن اھل النار عذابا من یوضع فی اخمص قدمیہ جمراتان یغلی منہا دماغہ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ عزوجل لاھون اھل النار عذابا یوم القیامۃ: لو ان لک ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی بہ فیقول: نعم، فیقول: اردت منک اھون من ھذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرک بی شیئا فابیت الا ان تشرک۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳ ۔الجامع للترمذی، ابواب صفۃ جہنم، ۲/۸۳

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسیر لابن کثیر ۸/۴۴۳

کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۰۰، ۱۴/۶۶۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۵۱۲

الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۳۲۵ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ النار، ۲/۹۷۰

الصحیح لمسلم، باب صفۃ المنافقین ۲/۳۷۴

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان و شرا کان من نار یغلی منھا دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منہ عذابا و انہ لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت ودوزخ

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشھوات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۲/ ۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
التفسیر لابن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/ ۵۱۲
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها ۲/ ۳۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۲۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲۷
شرح السنة للبغوی، ۱۴/ ۳۰۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۶۲۶
البدایة والنهایة لابن کثیر ۱۲/ ۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/ ۲۸

سے ڈھانپ دی گئی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔

٢٦٨٨۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئیل: اذهب فانظر الیها، فذهب فنظر الیها و الی ما اعد الله لاهلها فیها، ثم جاء فقال۔ ای رب او عزتك لا یسمع بها احد الادخلها، ثم حفها بالمكاره ثم قال: یا جبرئیل! اذهب فانظر الیها، قال: فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال: ای رب! و عزتك لقد خشیت ان لا یدخلها احد، قال: فلما خلق الله تعالی النار قال: یا جبرئیل! اذهب فانظر الیها، قال۔ فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال۔ ای رب! و عزتك لا یسمع بها احد فیدخلها فحفها بالشهوات ثم قال: یا جبرئیل! اذهب فانظر الیها قال: فذهب فنظر الیها فقال: ای رب! و عزتك لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اسے جاکر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولیٰ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جاکر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جاسکے۔ پھر جب مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جاکر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آکر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

٢٦٨٨۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء حفت الجنة بالمكارة، ٨٠/٢
السنن لابی داؤد باب حق الجنت والنار ٢٥٢/٢
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٦٣/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٢٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٣٢/٢ ☆ كنزالعمال للمتقی، ٢٩٥٢٣، ٥٤٥/١٤

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابوطالب کا حال

۲٦٨٩ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعمه قل: لا اله الا الله، اشهد لك بها يوم القيامة قال: لو لا ان تعيرنی قريش يقولون: انما حمله على ذلك الجزع لا قررت عينك فانزل الله عزوجل، انك لا تهدی من احببت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲٦٩٠ـ **عن** سعيد بن المسيب عن أبيه رضی الله تعالىٰ عنهما قال: لما حضرت ابا طالب الوفاة جاءه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبی امية بن المغيرة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يا عم! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبی امية: يا ابا طالب! اترغب عن ملة عبد المطلب؟ فلم يزل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعرضها عليه و يعيد له تلك المقالة حتى قال ابو طالب اخرما كلمهم هو على ملة عبد المطلب و ابى ان يقول: لا اله الا الله، فقال رسول اله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك، فانزل الله تبارك و تعالىٰ ما كان للنبی و الذين آمنوا ان يستغفروا المشركين و لو كانوا

۲٦٨٩ـ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١/ ٤٠

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٣٤

۲٦٩٠ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت، ١/ ١٨١

الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١/٤٠

المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٤٣٣

اولی قربی من بعد ماتبین لهم انهم اصحاب الجحیم ؛ و انزل الله تعالیٰ فی أبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۔

حضرت سعد بن مسیب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نزلت ای " انك لا تهدی من احببت " فی أبی طالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ " انك لا تهدی من احببت " ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

۲۶۹۱۔ المستدرك للحاکم،

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب، ۱/۵۴۸
الصحیح لسملم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۵

علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله کان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لکان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلیے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ کعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قیل للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵۔ **عن** ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضی

۲۶۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة أبی طالب، ۱/۵۴۸

الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۹ ☆

۲۶۹٤۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۸۱۱ ☆

۲۶۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۳٦، ۱۲/۱۵۱

الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال: یا رسول الله! انك تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغیرة فما ظنك به یا رسول الله! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمکانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ، یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر بنے جس کا مردہ لا اله الاالله نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت و خدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

۲۶۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اهون اهل النار عذ ا با ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال:

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۹۷۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱۱۵/۱
المستدرك للحاکم، ۵۸۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی ۲۹۵۱۲، ۹۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۳۲/۲ ☆ المسند لابی عوانه ۹۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۵/۱ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ٤۵۸/۲
السنن للنسائی باب موارة المشرك، ۲۱۰/۱

قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذهب فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمه ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابوطالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابوطالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸۔ المصنف لابن ابی شیبة،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا اور رسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔ شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لما جاء ابو بکر بأبی قحافة قال : فلما مدیده یبایعه بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :ما یبکیك؟ قال : لان تکون ید عمك مکان یده و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیك احب الی من ان یکون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح ۔ شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرك للحاكم،
الاصابه لابن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه بأبى قحافة يقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال : ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالى و الذى بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبى طالب لو كان اسلمْ منى بابى ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كانت مشية الله عزوجل فى اسلام عمى العباس و مشيتى فى اسلام عمى أبى طالب فغلبت مشية الله مشيتى ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالی کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابوطالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظى رضى الله تعالىٰ عنه قال : بلغنى انه لما شتكى ابو طالب شكواه التى قبض فيها قالت له قريش : ارسل الى ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التى ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرمها على الكافرين طعامها و شرابها ، ثم

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق ،　　الاصابة لابن حجر　　۳۷۵/٤

۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لابى نعيم　　كنز العمال ، للمتقى ، ۳٤٤۳۹ ،　　۱۰۲/۱۲

۲۷۰۲۔ البسيط للواحدى ،

اتاہ فعرض علیہ الاسلام فقال: لو لاان تعیربھا فیقال جزع عمك من الموت لاقررت بھا عینك و استغفرلہ بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لا بیہ و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ فاستغفر وا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی و الذین آمنوا لآیۃ ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابوطالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابوطالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لاکر ابوطالب پر اسلام پیش کیا۔ ابوطالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص۲۹

۲۷۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان یوم القیامۃ شفعت لأبی و امی و أبی طالب و اخ لی کان فی الجاھلیۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابوطالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳۔ فوائد تمام الرازی،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبی میں فرمایا:۔
یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:
خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانۂ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضائی کہ زمانۂ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد ومعنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب و التخفیف عنہ بسببہ۔

امام بدر الدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرورہ بولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقہ ثوبیة حین بشربہ و انما ھی کرامة لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔
بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللهم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله افضل الصلوة و ادوم التسليم ۔ آمين و الحمد لله رب العالمين ۔

شرح المطالب ص ۴۰

۲۹

کتاب الفضائل

ابواب

فضائل قرآن ۴۲۵
فضائل قبائل ۴۴۳
فضائل مقامات ۴۵۹
فضائل ایام ۴۶۲

۱۔ فضائل قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من قرء حرفا من کتاب الله تعالیٰ فله حسنة، و الحنسة بعشر امثالها، لا اقول: الٓمٓ حرف، الف حرف، و لام حرف، و میم حرف۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفهم او بغیر فهم، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا: بفهم و بغیر فهم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم: ان الله تعالیٰ یقول من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام الله تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل الله تعالیٰ علی خلقه۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۱۱٤/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٦۳/۷ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۱/ ۵۳٤
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۷

(۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی هریره رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: ان اللّٰه تبارك و تعالی قرء طٰه و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات و الارض بالف عام، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت: طوبی لامة ینزل هذا علیه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لالسنة تتکلم بهذا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلات کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۴

۲۷۰۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: کتاب اللّٰه فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللّٰه تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: لا تنقضی عجائبه۔

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی، باب فی فضل سورة طه و یس ۴۳۴
۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل القرآن ۲/ ۱۱۴
السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ۴۲۵
۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۲/ ۱۱۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرائین و معجزات ختم ہونے والے نہیں۔ ۱۲ام

فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریباً پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

كان ابو بكرا علمنا۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقر و آل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانما یاتیان یوم القیامة کانهما غمامتان او غیابتان ، او کانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ، اقرء وا سورة البقرة، فان اخذها برکة و ترکها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة، ۱/۲۷۰۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو سورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان و سائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت و ندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

(۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

٢٧١٠۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لكل شئ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

(۵) فضیلت سورۂ اخلاص

٢٧١١۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ھو اللہ احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

١٧١٠۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ٢/٣٧٠ ☆

٢٧١١۔ كنز العمال للمتقى، ٢٦٣٨، ١/٥٨٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦/١٤٠ التفسير للقرطبى، ١٧/١٥١ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢١٨٠،

(۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ **عن** عبد اله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا القرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ورایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہوسکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔ **عن** سمرة بن جند ب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۴

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل قل هوالله احد، ۷۵۰/۲
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۲۷۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۱۱۳/۲
السنن لا بی داؤد، باب فی سورة الصمد، ۲۰۶/۱
السنن لا بن ماجه، باب ثواب القرآن، ۲۷۲/۲
السنن للنسائی، الفضل فی قرآة قل هو الله احد، ۱۱٤/۱
الموطا لمالك، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٤۳۹/۲
المستدرك للحاکم، ۵٦۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۲/۲
المصنف لعبد الرزاق، ٦۰۰۳، ☆ الترغیب والترهیب للمنذریؒ، ۳۹۸/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۸۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۷۷/٦
التفسیر للبغویؒ، ۲۷۲/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٦۱/۹
الطبقات الکبری لا بن سعد، ۷۲/٤ ☆ التمهید لا بن عبدالبر، ۲۰٤/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ٦٤۵/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٦۵۳، ۵۸٤/۱
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۵٤/٤ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ٤۸۰/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۱٤۹/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۳۷/۳
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاکم، ۵۵۵/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۱/۱

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

٢٧١٤ـ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ما اذن اللہ بشی ما اذن لنبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھر به۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت بآواز کرتا ہے۔

٢٧١٥ـ **عن** فضالة بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: للہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجھر به من صاحب القینة الی قینة۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

٢٧١٦ـ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

٢٧١٤ـ السنن الكبرى للبيهقى، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٣٩٥
الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٤٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٢٨٦، ١/ ٥١٤
٢٧١٥ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ٢/ ١١١٥
الصحيح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ١/ ٢٦٨
السنن لابى داؤد، باب كيف يستحب الترتيل فى القرآة، ١/ ٢٠٧
السنن لابن ماجه، باب حسن الصوت بالقرآن، ١/ ٩٦
السنن الكبرى للبيهقى، ٢/ ٥٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/ ٣٦٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٤٩٧ ☆ التفسير للبغوى، ٧/ ٣٢٧
كنز العمال للمتقى، ٢٧٦٣، ١/ ٦٠٤ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤/ ٤٨٤
٢٧١٦ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/١٩ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/ ٢٣٠
السنن لابن ماجه، باب فى حسن الصوت بالقرآن ١/ ٩٦
المستدرك للحاكم، ١/٥٧١ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٨/ ٣٠١
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٤٢ ☆ الصحيح لابن حبان، ٦٥٩

الله تعالیٰ علیه وسلم :تعلموا كتاب الله و تعاهدوه و تغنوابه۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشادفرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھادیتی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۰/۹

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ۔۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ١٤٦/٤ ☆ السنن للدارمی، ٤٣٩/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٩/٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩٩/١
۲۷۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ٢٠٧/١
السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ٩٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٨٣/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣٢٣/٢
المستدرك للحاكم، ٥٧١/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٧٦٦، ٦٠٥/١
التمهید لابن عبدالبر، ١٢٦/٩ ☆ حلیة الأولیاء لابی نعیم، ٢٧/٥
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٩٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧١/٧
شرح السنة للبغوی، ٤٨٦/٤ ☆ البدایة والنهایة لابن كثیر، ٣٢٧/١٠
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله و اسروا قولكم، ١١٢٣/٢

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة، فاذا قرأ تموه فابکوا ، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ، فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز وگداز ، کے لئے نازل ہوا، توجب تم تلاوت کروتو سوز وگداز پیدا کرو اوراگر ایسانہ کرسکوتو رونے کی صورت بناؤ ، اورقرآن اچھی آواز سے پڑھوکہ جواچھی آواز سے نہیں پڑھتاوہ ہم میں سے نہیں ۔ ۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتابین و اهل الفسق فانه سیجیئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھواور یہودونصاری اوراہل فسق کے لحنوں سے بچوکہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جوقرآن آ آ کرکے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں ، اورراہبوں اورمرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ فتنے میں ہوں گے ان کے دل اورجنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۱

۲۷۱۹۔ السنن لابی داؤد ، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن ، ۱/۲۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۵۶۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۵۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۵
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۳۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/۴۸۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۴۱۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۱۷۰
۲۷۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/۹۶
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۶۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۶، ۱/۶۰۹

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدة الملیکی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته آناء اللیل و النهار، افشوه و تغنو ابه و تدبروا ما فیه لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** ابی شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا لقرآن طرفه بیدالله تعالیٰ و طرفه بایدیکم فتمسکو ا به و لا تهلکو بعده ابدا۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہوگے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۶۹ ☆ میزان الاعتدل للذهبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۱/ ۶۰۵ ☆
۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۱/ ۶۱۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : طیبوا فواهکم بالسواك فان افواهکم طریق القرآن۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقا خلاف ادب ومعیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کر رہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃً ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا وران امور کا مدار عرف پر ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله اللہ به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۶/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۴۸۱/۱۰

الترغیب والترهیب للمنذری، ۷۹/۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۲۳/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۶۰/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۵/۹

الصحیح لابن حبان، ۱۷۹۲ ☆

۲۷۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا ور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

(۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمہ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۵) تعلیم و تعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن و علیہ، ۱۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل قاری القرآن، ۱۱۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۸/۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۵۵/۲
۲۷۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضیلۃ حافظ القرآن، ۲۶۹/۱
السنن للدارمی، ۴۲۹
۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریک : من العمل ؟ قال : نعم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** ابی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشر الاخری حتی یعلموا ما فی ھذہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل۔

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳، ۲/۳۴۶

۲۷۲۹۔ موطا لمالک، ۷۱

۲۷۳۰۔ المصنف لا بن ابی شیبة ۲۰۰۰۹ ـ ۶/۱۲۷

القران ، فان فيه علم الاولين و الآخرين ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعاليٰ عنهما قال : قال رسول الله صلي الله تعاليٰ عليه وسلم : اذامات حامل القرآن اوحى الله تعالى الى الارض ان لا تاكلي لحمه ، فتقول الارض : اى رب ! كيف آكل لحمه و كلامك في جوفه ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی حامل قرآن یعنی حافظ و عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! مین اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الذى ليس فى جوفه شئ من القرآن كالبيت الخراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ كنز العمال للمتقى، ۲٤۸۸ ۱/ ٥٥٥
۲۷۳۲۔ الجامع للترمذى ، باب فضائل القرآن ۲/۱۱٥
السنن للدارمى، ٤۲۲، ☆ المستدرك للحاكم، ۱/٥٥٤
جمع الجوامع ٥۸۱۳، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۲۷٦، ۱/٥۱۲
التفسير لابن كثير، ۷/٤۹۷ ☆ التفسير للبغوى، ۱/۱۰
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۳٥۹ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۱۳٥

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

١٧٣٣ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عرضت على اجور امتى حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد، وعرضت على ذنوب امتى فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية او تيها رجل ثم نسيها ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

٢٠٣٤ـ **عن** سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما من امرأ يقراء القرآن ثم ينساه الا لقى الله تعالىٰ يوم القيامة اجذم ـ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

٢٧٣٥ـ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

٢٧٣٣ـ الجامع للترمذى، باب فضائل القرآن ٢/ ١١٥
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٣٣٥

٢٧٣٤ـ السنن لابى داؤد ١/ ٢٠٧
السنن للدارمى، ٤٢٦ ☆ الجامع الصغير ٢/ ٤٨٩

٢٧٣٥ـ الصحيح لمسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتلق له، ١/ ٢٦٨
السنن للدارمى، ٤٢٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ١٩٨

الله تعالیٰ علیه وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۔۱۲م

(۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل آیة منها ظهر و بطن۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنیٰ ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۴/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۰/۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۶۶/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۹/۲
الصحیح لابن حبان، ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۷۲/۴

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لکل آیۃ ظھر و بطن، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خبر القرآن تحت العرش لہ ظھر و بطن یحتاج العباد۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔ ۱۲م

۲۷۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ھذ القرآن لیس لہ حرف الا لہ حد و مطلع۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹۔

۲۷۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القرأت السبع،

الرحمن الرحیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔ ۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

٢٧٤٢۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: یا رسول الله! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنة منك، قال:: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔ فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیز گار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔ ۱۲م

٢٧٤٣۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال: ینظر فیه العابدون من المؤمنین۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو نئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔ فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔ ۱۲م

٢٧٤٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: ایها الناس! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنا لك و ان الله قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

٢٧٤٢۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٧٢/١ ☆

٢٧٤٣۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٧٢/١ ☆

٢٧٤٤۔ السنن للنسائی، باب الحکم باتفاق اهل العلم، ٢٦٠/٢

المعجم الکبیر للطبرانی، ١٨٧/٩ ☆ السنن للدارمی، ١٧١

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما فى كتاب الله ، فان اتاه امر ليس فى كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس فى كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

* * *

۲۷۴۵۔ کتاب رواۃ مالک للخطیب، ..

۲۔ فضائل قبائل

(۱) فضیلت قریش

۲۷۴۶۔ **عن** الامام ا الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: آتانی جبرئیل علیه الصلوة و السلام فقال: یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم! ان الله تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربها و سهلها و جبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب، ثم امرنی فطفت فی العرب فلم اجد حیا خیر امن مضر، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانه، ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیر ا من قریش، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی هاشم، ثم امرنی اختار فی انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسک۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۴۷۔ **عن** عتبة بن عبد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الخلافة فی قریش۔

۲۷۴۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۱، ۸۵/۱۲
نوادر الاصول للحکیم ترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی،
۲۷۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۱/۱۷
سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، ۱۸۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۹، ۲۵/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۳۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۲/۲ ☆ [illegible]

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعۃ بن رافع الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العواثر اکبه اللہ فی النار لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔ تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔ اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفهری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی علیه وسلم: ان فیهم لخصالا اربعا، انهم اصلح الناس عند فتنة، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں۔ اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ اراءۃ الادب ص۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

۲۷۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل۔ ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/۶ ☆

۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆

۲۷۵۰۔ الکامل لابن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۰،(۳۳۸)، ۲۵/۱۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۱/۲

لاخبرتها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قدموا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔ ۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یا ایها الناس! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یا ایها الناس! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۲/۱۱۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۳۶

اتحاف السادۃ للزبیدی ۲/۲۳۱ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم، ۲/۶۳۷

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۵ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵/۲۱

فتح الباری للعسقلانی ۱۳/۱۱۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۹۵

تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۶۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱۵۰

۲۷۵۲۔ السنۃ لابن ابی عاصم، ۲/۶۲۷ ☆

۲۷۵۳۔ المصنف لابن شیبة، ☆

٢٧٥٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الناس تبع لقريش فی هذا الشان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص۹

٢٧٥٥۔ **عن** ام المؤمنين عائشه الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قريش صلاح الناس، و لا يصلح الناس الا بهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

٢٧٥٦۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: قريش خالصة الله تعالی۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

٢٧٥٧۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من يرذهوان قريش اهانه الله تعالی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٧٥٤۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب المناقب، ٤٩٦/١
الصحيح لمسلم، باب الناس تبع لقريش، ١١٩/٢
٢٧٥٥۔ كنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٢، ٢٢/١٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢٨١/٢
٢٧٥٦۔ كنز العمال للمتقی، ٣٣٨١٥، ٢٦/١٢ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ٤٥٩/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٢٨١/٢ ☆
٢٧٥٧۔ الجامع للترمذی، كتاب المناقب فضل الانصار و قريش، ٢٣٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧١/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٣، ٢٢/١٢
التاريخ الكبير للبخاری، ١٠٣/١ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٤٥٩/٢
المستدرك للحاكم، ٧٤/٤ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٧٢/٣
علل الحديث لا بن أبی حاتم، ٢٦١٤، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ٦٣٤/٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تؤموا قریشا و أتموھا، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰۔ **عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعطیت قریش ما لم یعط الناس۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون واراہ عن حلیس بمھملۃ فلام۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۴ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۳۱/۱۲ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۵۲۴/۱۲ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۴۹/۲

٢٧٦١ - **عن** ام هانی رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضل الله قریشا بسبع خصال لم یعطها احدا قبلهم و لا منهم و فیهم الخلافة والحجاجة ، و السقایة ، و نصرهم علی الفیل ، و عبدوا الله عشر سنین لا یعبده غیرهم ، و انزل الله فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لایلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔ ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلیٰ ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظمہ کی دربای، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید و موالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لایلف قریش ہے۔

اراءة الادب ص ١٣

٢٧٦٢ - **عن** عدی بن حاتم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا معشرالناس ! حبوا قریشا فانه من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان الله حبب الی قومی فلا اتعجل لهم نقمة و لا استکثر لهم نعمة ، اللهم ! انك اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرها نوالا ، الا ان الله علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیهم، قال الله عزوجل و انذر عشیرتك الا قربین و اخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد لله الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشهید من قومی ،و الائمة من قومی، ان الله قلب العباد ظهرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و هیالشجرة التی قال

٢٧٦١ - المستدرك للحاکم، ٥٣٦/٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦٤/١٠
الدر المنثور للسیوطی، ٣٩٧/٦ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٣٨١٩، ٢٧/١٢
التفسیر لا بن کثیر، ٥١٢/٨ ☆، التاریخ الکبیر للبخاری، ٣٢١/١
الجامع الصغیر للسیوطی ٣٦٤/٢ ☆
٢٧٦٢ - المعجم الکبیر للطبرانی، ٨٧/١٧ ☆

الله تعالیٰ (و مثل كلمة طيبة كشجرة طيبة) يعنى بها قريش ، (اصلها ثابت) يقول : اصلها كرم ، (و فرعها فى السماء) يقول : الشرف الذى شرفهم الله بالاسلام الذى هذا هم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فيهم سورة مُن كتاب الله ، قال : ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكرت عنده قريش بخير قط الاسيره حتى يتبين ذلك السرور فى وجهه ، و كان يتلو هذه الآية ، و انه لذكرلك و لقومك وسوف تسالون ـ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الٰہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود وکرم سے نوازا۔ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

٢٧٦٣۔ **عن** أبى ذر الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كنانة عز العرب۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

٢٧٦٤۔ **عن** الوضين رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قريش سادة العرب۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

٢٧٦٥۔ **عن** عثمان بن الضحاك رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عبد مناف عز قريش ، و قريش تبع لولد قصى ، والناس تبع لقريش۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنی عبدمناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

٢٧٦٦۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا ابا الدرداء ! اذا فاخرت ففاخر بقريش۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءة الادب ١٦

٢٧٦٣۔ كنز العمال للمتقى، ٣٤١١٥ ١٢/ ٨٨ ☆ مسند الفردوس للديلمى، ٤٩١٢

٢٧٦٤۔ كنز العمال للمتقى، ٣٤١١٤ ١٢/ ٨٨ ☆

٢٧٦٥۔ كنز العمال للمتقى، ٣٤١١٢ ١٢/ ٨٨ ☆

٢٧٦٦۔ كنز العمال للمتقى ٣٤١٢٠ ١٢/ ٨٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٧/ ٢٢٨

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷٦۷۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان فلانا اهدى الى ناقة فعوضته منها ست بكرات فظل ساخطا، لقد هممت ان لا اقبل هدية الا من قريشى او انصارى او ثقفى او دوسى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷٦۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يملى مصاحفنا الا غلمان قريش و غلمان ثقيف۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءة الادب ص۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷٦۹۔ **عن** ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: استقيموا لقريش ما استقاموا لكم، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سيوفكم على عواتقكم۔

۲۷٦۷۔ الجامع للترمذى، باب مناقب فى ثقيف و بنى حنيفة ۲/ ۲۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۹۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵۰۷۲، ٦/ ۱۱۲
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۰۲۲ ☆
۲۷٦۸۔
۲۷٦۹۔ المعجم الصغير للسيوطى، ۱/۷٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/ ۱۹٥
ميزان الاعتدال للذهبى، ۳٦۹۷ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۲/۱٤۷
فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۱۱٦ ☆ كنز العمال، للمتقى، ۱٤۸۸۲، ٦/٦۸
الكامل لابن عدى، ٦/٥۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/۲۷۷
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۱/۱۲٤ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولدہ فی صغرہ و ارعاہ علی زوج فی ذات یدہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر الناس العرب، و خیر العرب قریش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حفظ المرأۃ زوجھا فی ذات یدہ ۲/۸۰۸
الصحیح لمسلم، باب فضائل نساء قریش، ۲/۳۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۷۱
المسند للحمیدی، ۱۰۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۹/۱۲۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۲/ ۱۴۵ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۲/ ۶۰
السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۲۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۴۳
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۲۳ ☆ السنۃ لابی عاصم، ۲/ ۶۴۰
شرح السنۃ للبغوی، ۴/۱۶۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۲/ ۱۴۶
التفسیر لابن کثیر ۲/۳۲ ☆ التفسیر للطبری، ۳/ ۱۸۰
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/ ۳۱۳ ☆
۲۷۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۱۲/ ۸۷ ☆ تنزیۃ الشریعۃ لابن عراق، ۲/ ۳۶
الفوائد المجموعۃ للشوکانی، ۴۱۴ ☆ تذکرۃ الموضوعات للمتقی، ۱۱۲

و خیر القریش بنو ھاشم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

٢٧٧٢ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قریش، و اختار من قریش بنی ھاشم، و اختارنی من بنی ھاشم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

٢٧٧٣ ۔ **عن** المطلب بن أبی وداعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فجعلھم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر قبلیۃ، ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیر ھم بیتا فانا خیر کم قبیلۃ و خیر کم بیتا ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

٢٧٧٤ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانۃ، و اختار قریشا من کنانۃ و اختار بنی ھاشم من قریش، و اختارنی من بنی ھاشم و فی لفظ

٢٧٧٢ ۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٩١٨، ١٢/ ٤٣ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٢٧ ۔

٢٧٧٣ ۔ الجامع للترمذی، باب ماجا فی فضل النبی ﷺ، ٢/ ٢٠١

المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٢١٠ ☆

٢٧٧٤ ۔ السنن الکبری للبیھقی، ٧/ ١٣٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٢٦، ٢/ ٥١٣

جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٢٥ ☆

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی ہاشم، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب۔

حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولا دعبد المطلب، اور اولاد عبد المطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل، واصطفی قریشامن کنانة، و اصطفی من قریش بنی ہاشم، و اصطفانی من بنی ہاشم۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول: لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیه الصلوۃ والسلام وانتهبوه، فدعا علیهم موسی بن عمران علیه الصلوۃ و السلام قال: یا رب ہؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری، فاوحی اللہ الیه: یا موسی بن عمران لا تدعوا علیهم، فان منهم النبی الامی النذیر البشیر بحنتبی ۔ و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق، و یرضی اللہ منهم بالقلیل من العمل، فیدخلهم اللہ الجنة بقول لا اله الا اللہ لا ن نبیهم محمد بن عبد اللہ ین عبد المطلب المتواضع فی هیئته المجتمع له اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجته من خیر جیل من امته قریشا ثم اخرجته من ہاشم صفوة قریش، فهم خیر من خیرالی خیر یصیر، امته

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ۲۴۵/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰۵/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۹۷/۷

التفسیر للقرطبی، ۳۰۱/۸ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۶۳۰/۱

۲۷۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۰/۸ ☆

الی خیر یصیرون ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہو گئے، ایک بار انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عزجل نے وحی بھیجی، اے موسیٰ! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۷ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خرجت من افضل حین من العرب ھاشم و زھرۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم و بنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۸ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قال لی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربھا فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربھا فلم اجد حیا افضل من بنی ھاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

۲۷۷۸ ۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱/۱۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۱۱/۴۰۹

التفسیر لابن کثیر ۳/۲۲۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۲۷۰

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کیے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بكم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۴، ۱۲/۴۳

۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۸۹ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۱۲/۴۳

۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۹/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۱۲/۴۱

۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۴، ۱۲/۴۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔ اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔ اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ او طاس: لو کان ثأبیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قسم الحیا ء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۵۹/۱۲

۲۷۸۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۷۳/۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۲/۵

کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۴۷/۱۲ ☆

۲۷۸۵۔ البخلاء للخطیب، ☆

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان لواء الحمد یوم القیامة بیدی، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اول من اشفع له یوم القیامة من امتی اھل بیتی، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب، ثم الاعاجم، و من اشفع له اولا افضل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من سب العرب فاولئك هم المشركون۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب کو سب و شتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۵، ۱۲/۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۸ ☆ الکامل لا بن عدی، ۲/۳۸۲

۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/۴۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۰/۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ۶/۳۷۹

۳ـ فضائل مقامات

(۱) فضیلت حجاز

٢٧٨٩ـ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الاروية من الجبل ـ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

(۲) شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

٢٧٩٠ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول لله صلیٰ الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ، ولکن فی التحریش بینهم ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

٢٧٨٩ـ الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا، ٨٧/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٦/١٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١٩٤، ١/ ٢٣٨
جمع الجوامع للسیوطی، ٥٤٨٢، ☆ شرح السنة للبغوی، ١٢١/١
٢٧٩٠ـ الصحیح لسملم، باب تحریش الشیطان، ٣٧٦/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التباعض، ١٦/٢
السنن لا بن ماجه باب الخطبة یوم النحر، ٢٢٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٣/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ١٢٥/١
کنز العمال للمتقی، ١٢٤٦، ٢٤٧/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٥٧/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٢٨٢/٧ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ٢٢/٣
الترغیب والترهیب للمنذری ٤٥٧/٣ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ٥٩/١

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال. قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب، ولکنہ سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم ھذہ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت و ابی الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرۃ العرب۔

۲۷۹۱۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۲۶۹/۱، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن ابی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹، ۱۲/ ۲۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۲۲۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/ ۷۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/ ۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت و حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اما انهم لا یعبدون شمشا و لا قمرا و لا حجرا و لا و ثنا ولکن یراؤن اعمالهم۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بغض العرب نفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان و غزہ

۲۷۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طوبیٰ لمن اسکنه اللہ تعالیٰ احد العروسین عسقلان او غزہ۔

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی،
السنن لابن ماجه، باب الریاء والسمعة، ۲/۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶
التفسیر لابن کثیر، ۵/۵۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۷۷، ۱۲/۲۸۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

۴۔ فضائل ایام

(۱) بدھ کی فضیلت

٢٧٩٧۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما من شئ بدئ يوم الاربعاء الاتم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲) شب برات کی فضیلت

٢٧٩٨۔ **عن** امير المؤمنين على ابن أبى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها و صوموا نهارها، فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول: الا من مستغفر لى فاغفرله،، الا مسترزق فارذقه، الا متبلى فاعافيه، الا كذا، الا كذا حتى مطلع الفجر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشادفرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھواور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا، خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔۱۲م

٢٧٩٧۔ كشف الخفا للعجلونى، ٢/٢٥٥

٢٧٩٨۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان، ١/١٠٠

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: فقدت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال: يا عائشة: ا كنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله، قالت: قد قلت: و ما بى ذلك، ولكنى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالىٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر الا كثر من عدد شعر غنم كلب۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع مین آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات مین خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۰۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا المشرك او مشاحن۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک وچغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۲۷۹۹۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان، ۱۰۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوى، ۱۲۶/٤ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۱٦
۲۸۰۰۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جا فى ليلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
كنز العمال للمتقى، ۳٥۱۷٤، ۳۱٦/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ٥۰۱۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۳۰٦

فہرست عنوانات/ جلد سوم

۲۱- کتاب الادب

۳

۱- لباس

کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم ۵
افادۂ رضویہ ۶
پائجامہ کا استعمال ۶
افادۂ رضویہ ۶
اون کا لباس سنت انبیاء ہے ۷
پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے ۸
پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے ۸
افادۂ رضویہ ۸
ریشم کا لباس ناجائز ہے ۹
لباس شہرت مذموم ہے ۱۱
سرخ کپڑا مرد کیلئے شیطانی لباس ہے ۱۱
افادۂ رضویہ ۱۲
عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے ۱۲
عورت مرد کا جوتا نہ پہنے ۱۶
عورت کتنا نیچا لباس پہنے ۱۷
ٹخنوں کے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے ۱۸
افادۂ رضویہ ۲۰
عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے ۲۲

اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ ۲۲
افادۂ رضویہ ۲۲

۲۔ خضاب ۲۳

سیاہ خضاب ناجائز ہے ۲۳
افادۂ رضویہ ۲۷
افادۂ رضویہ ۲۷
سرخ اور زرد خضاب جائز ہے ۲۸
افادۂ رضویہ ۲۹

۳۔ داڑھی مونچھ ۳۰

داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو ۳۰
افادۂ رضویہ ۳۱
داڑھی ضرور رکھو ۳۱
افادۂ رضویہ ۳۶
داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے ۳۷
افادۂ رضویہ ۴۱
دس چیزیں فطرت سے ہیں ۴۱
افادۂ رضویہ ۴۲
مونچھ ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت ۴۳
حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی ۴۳
جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے ۴۳
افادۂ رضویہ ۴۴

۴۔ ختنہ ۴۵
نومسلم کا ختنہ کراؤ ۴۵
افادۂ رضویہ ۴۵
لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں ۴۵

۵۔ مصافحہ و معانقہ ۴۷
مصافحہ کا ثبوت ۴۸
افادۂ رضویہ ۴۸
ملاقات و مصافحہ ۴۸
دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت ۴۹
مصافحہ کی برکت ۵۰
افادۂ رضویہ ۵۰
سلام و مصافحہ کا باہمی تعلق ۵۱
افادۂ رضویہ ۵۱
مصافحہ کے وقت مسکراہٹ ۵۱
افادۂ رضویہ ۵۲
معانقہ کا ثبوت ۵۲
افادۂ رضویہ ۶۱

۶۔ سلام ۶۴
سلام کرنا باعث اجر ہے ۶۴
گھر میں داخل ہو تو سلام کرو ۶۴
اسلامی سلام اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۵

ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے ۶۵
سلام کا جواب طہارت کیساتھ بہتر ہے ۶۶

۷۔ حسن معاشرت ۶۷

مساوات بین المسلمین ۶۷
مدارات خلق ۶۷
مسلمانوں کو خوش کرنا محبوب عمل ہے ۶۹
حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے ۷۰
لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو ۷۱
افادۂ رضویہ ۷۱
آپس میں میل محبت سے رہو ۷۲
اللہ کی رضا کیلئے محبت کرو ۷۲
مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ ہو ۷۳
بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے ۷۴
رہنمائی کار خیر ہے ۷۵
بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں ۷۶
افادۂ رضویہ ۷۶
جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو ۷۷
کسی کے گھر میں نہ جھانکے ۷۸
فتنہ نہ اٹھاؤ ۷۸
عجب وخود پسندی بری چیز ہے ۷۸
تواضع بلندی کا سبب ہے ۷۸
نیک عمل پر مداومت کرو ۷۹
ہر چیز پر احسان کرو ۷۹

بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو ۸۰
افادۂ رضویہ ۸۰
بابرکت چیز کو لازم کرلو ۸۱
مسلمانوں کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو ۸۱
لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو ۸۱
کسی کو عبدی و امتی کہہ کر نہ پکارو ۸۲
افادۂ رضویہ ۸۲
بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو ۸۳
کام داہنی طرف سے شروع کرو ۸۳
رحم دل لوگوں کی فضیلت ۸۳
افادۂ رضویہ ۸۵

۸۔ صحبت صالح وطالح ۸۶

مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو ۸۶
نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے ۸۶
برے ہم نشیں کی مثال ۸۶
برے ساتھی سے بچو ۸۷
دوست کو دوست سے پہچانو ۸۷
دوست کی صحبت موثر ہوتی ہے ۸۸
جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا ۸۸
بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے ۸۹
اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کیلئے اچھے ہوں ۹۰
قیامت میں آدمی اپنے محبوب کیساتھ ہوگا ۹۱
بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے ۹۱

۹۔ عزت و تعظیم وشفقت ۹۳
بڑوں کی تعظیم کرو ۹۳
بوڑھے کی فضیلت ۹۳
بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے ۹۴
عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم ۹۴
حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے ۹۴
خوبصورت اور وجیہہ لوگوں فضیلت ۹۴
افادۂ رضویہ ۹۸
معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو ۹۸
حسب مراتب عزت کرو ۹۹
افادۂ رضویہ ۱۰۰
منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے ۱۰۰
افادۂ رضویہ ۱۰۱
چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم ۱۰۱
۱۰۔ لہو ولعب ۱۰۳
لہو ولعب ناجائز ہے ۱۰۳
افادۂ رضویہ ۱۰۳
کھیل کود کرنا جائز نہیں ۱۰۵
تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے ۱۰۵
افادۂ رضویہ ۱۰۵

۱۱۔ شعر وشاعری ۱۰۷

شعر گوئی عیب نہیں ۱۰۷
شعر حکمت ہے ۱۰۷
نعت گوشاعر کی فضیلت ۱۰۸
افادۂ رضویہ ۱۰۸
اچھے اور برے شعراء ۱۱۱
آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے ۱۱۱

۱۲۔ گانا اور مزامیر ۱۱۳

مزامیر کا استعمال ناجائز ہے ۱۱۳
افادۂ رضویہ ۱۱۳
گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے ۱۱۴
ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے ۱۱۶
باجے گاجے ناجائز ہے ۱۱۸
افادۂ رضویہ ۱۱۹
گانا نفاق پیدا کرتا ہے ۱۱۹

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت ۱۲۱

وعدہ خلافی کیا ہے؟ ۱۲۱
معذرت سے بچو ۱۲۱
عاریت کی چیز واپس کرو ۱۲۱
امانت ہلاک ہوجائے توضمان نہیں ۱۲۲
بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں ۱۲۲

افادۂ رضویہ ۱۲۳

۱۴۔ حقوق عباد ۱۲۴

مسلمانوں کے مسلمان پر چھ حق ہیں ۱۲۴
افادۂ رضویہ ۱۲۴
پڑوسی کا حق ۱۲۵
افادۂ رضویہ ۱۲۵
حقوق العباد قیامت میں دئے جائیں گے ۱۲۶
قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا ۱۲۶
افادۂ رضویہ ۱۲۷
مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو ۱۲۷
قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے ۱۲۸
افادۂ رضویہ ۱۲۸
حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا ۱۲۸
افادۂ رضویہ ۱۳۴

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی ۱۴۰

ہدیہ محبت کا سبب ہے ۱۴۰
ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے ۱۴۱
صدقہ اور ہدیہ کا فرق ۱۴۱
خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو ۱۴۲
صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے ۱۴۲
صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے ۱۴۴
صلہ رحمی عمر بڑھاتا ہے ۱۴۴

۱۶۔ صدق وکذب ۱۴۵
سچ اور جھوٹ کی علامت ۱۴۵
پہلودار بات کہنا جائز ہے ۱۴۵
جھوٹ بولنے والے پر وبال عظیم ۱۴۵
بکواس کی مذمت ۱۴۶
۱۷۔ حیا وفحش گوئی ۱۴۷
حیاء زینت ہے ۱۴۷
حیاء بہتر ہے ۱۴۷
بے حیائی کی مذمت ۱۴۷
فحش گوئی کی مذمت ۱۴۸
فحش گوئی اور حیا ۱۴۸
۱۸۔ بدگمانی اور تہمت ۱۵۰
بدگمانی سے بچو ۱۵۰
تہمت کی جگہ سے بچو ۱۵۰
حسد بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں ۱۵۱
۱۹۔ غیبت ودھوکہ ۱۵۲
غیبت زنا سے بدتر ہے ۱۵۲
غیبت کی بدبو ۱۵۲
فاسق کی برائی غیبت نہیں ۱۵۳
افادۂ رضویہ ۱۵۳

فاسق کی تعظیم موجب غضب ہے ۱۵۳
افادۂ رضویہ ۱۵۴
جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج ۱۵۴

۲۰۔ ظالم ومظلوم ۱۵۶

ظلم وتعدی نہ کرو ۱۵۶
ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا ۱۵۶
ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال ۱۵۶
ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی ۱۵۸
ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے ۱۵۹
مظلوم کی دادرسی پر اجر ۱۵۹
مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل ۱۶۰
مجبور وبے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے ۱۶۱

۲۱۔ اچھے اور برے نام ۱۶۲

اچھے ناموں کی برکت ۱۶۲
نام اچھے رکھنا چاہیئے ۱۶۴
محمد اور احمد ناموں کی فضیلت ۱۶۴
افادۂ رضویہ ۱۶۵
سب سے بہتر نام ۱۶۸
حارث وہمام ناموں کی فضیلت ۱۶۸
حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت ۱۸۹
بندوں کیلئے برے نام ۱۶۹
عزیز وحکیم نام نہ رکھو ۱۷۰

حرب و ولید نام منع ہے ۱۷۰
نام بگاڑنے کی ممانعت ۱۷۰
سجدۂ تعظیمی ۱۷۲
مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے ۱۷۲
سجدۂ تعظیمی حرام ۱۷۲
اپنے لئے قیام کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے ۱۷۳

۲۲۔ عورتوں کے احکام ۱۷۴

زیورات اور سنگار عورتوں کیلئے ہے ۱۷۴
عورتیں مہندی لگائیں ۱۷۴
عورت اور پردہ ۱۷۵
افادۂ رضویہ ۱۷۶
نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے ۱۷۷
دیور سے بھی پردہ ضروری ہے ۱۷۸
عورت بغیر محرم سفر نہ کرے ۱۷۸
افادۂ رضویہ ۱۷۹
لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالاخانہ پر نہ رکھو ۱۷۹
افادۂ رضویہ ۱۸۰
ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو ۱۸۲
اجنبیہ سے خلوت حرام ہے ۱۸۲

۲۳۔ تشبہ کفار ۱۸۳

تشبہ کفار سے بچو ۱۸۳

۲۴۔ شکر ۱۸۵
شکر عباد شکر خدا ۱۸۵
بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے ۱۸۵
قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو ۱۸۶
قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو ۱۸۶
اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو ۱۸۷
اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو ۱۸۷
نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے ۱۸۸
۲۵۔ حقوق والدین ۱۸۹
والدین کی رضا رب کی رضا ہے ۱۸۹
والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے ۱۹۱
ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرو ۱۹۲
ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے ۱۹۲
ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض و نفل غیر مقبول ۱۹۳
والدین کا نافرمان ملعون ہے ۱۹۳
ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے ۱۹۳
ماں باپ کا حق اولاد پر ۱۹۴
افادۂ رضویہ ۱۹۴
ماں باپ کے قدموں میں جنت ۱۹۷
ماں کا حق باپ سے زائد ہے ۱۹۸
ماں کی نافرمانی حرام ہے ۲۰۰
بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ ۲۰۰
والد کے دوست سے حسن سلوک ۲۰۱

ماں باپ کو ستانے والے کی سزا ۲۰۳
چچا بجائے باپ ہوتا ہے ۲۰۳
جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں ۲۰۳
افادۂ رضویہ ۲۰۴
ماں کا عظیم حق ۲۰۴
حقوق والدین سے ہے ان کیلئے استغفار کرنا ۲۰۵
ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو ۲۰۶
افادۂ رضویہ ۲۰۷
ماں باپ کی طرف سے حج کرو ۲۰۷
ماں باپ کا قرض ادا کرو ۲۰۹
روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرو ۲۰۹
افادۂ رضویہ ۲۱۰
باپ کے احباب سے حسن سلوک ۲۱۱
مشرک ماں باپ سے حسن سلوک سے پیش آؤ ۲۱۴

۲۲۔ کتاب الحیوانات

۲۱۵

ا۔ جانوروں سے سلوک

۲۱۷
جانوروں کے کھلانے پر اجر ۲۱۷
جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو ۲۱۷
افادۂ رضویہ ۲۱۸
جانور بازی ناجائز ہے ۲۱۸
جانور غیر مکلف ۲۱۸
جانور کو مثلہ نہ کرو ۲۱۹

۲۔ جانور پالنا ۲۲۰
کتا پالنا گناہ ہے ۲۲۰
کالا کتا شیطان ہے ۲۲۰
بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے ۲۲۱
بلی ناپاک نہیں ۲۲۲
بلی درندہ ہے ۲۲۲
مرغ پالنا اچھا ہے ۲۲۲
۳۔ موذی جانور ۲۲۳
سانپ کو مار ڈالو ۲۲۳
افادۂ رضویہ ۲۲۳
سانپ مارنا باعث اجر ہے ۲۲۴
پانچ جانوروں کو حرم میں اور حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے ۲۲۵
چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو ۲۲۶
سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے ۲۲۷
سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک ۲۲۷
چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہیں ۲۲۸
چھپکلی مارنا ثواب ہے ۲۲۸
سفید سانپ نہ مارو ۲۲۹
جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں ۲۲۹
افادۂ رضویہ ۲۳۲
۲۳۔ کتاب التوبۃ ۲۳۵
۱۔ فضائل توبہ ۲۳۷
توبہ کا طریقہ ۲۳۷

افادۂ رضویہ ۲۳۷
توبہ گناہ مٹا دیتی ہے ۲۳۷
گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے ۲۳۸
مومن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے ۲۳۸
گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہو جاتا ہے ۲۳۹
۲۔ توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰
جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا ۲۴۰
ندامت توبہ ہے ۲۴۰
معصیت میں مبتلاء رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے ۲۴۰
گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے ۲۴۱
افادۂ رضویہ ۲۴۱
۳۔ توبہ کی نوعیت ۲۴۲
جیسا گناہ ویسی ہی توبہ ۲۴۲
افادۂ رضویہ ۲۴۲
۲۴۔ کتاب الزہد ۲۴۹
۱۔ زہد ۲۵۱
زہد و توکل ۲۵۱
فقر کی ترغیب ۲۵۲
افادۂ رضویہ ۲۵۳
دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم ۲۵۴
مذمت دنیا ۲۵۷

دنیا کی ہوس نہیں بھرتی ۲۵۸
اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی ہے ۲۵۹
دنیاوآخرت دونوں پیش نظر رکھے ۲۵۹
افادۂ رضویہ ۲۶۰
آزمائش کے وقت اعانت ہوتی ہے ۲۶۰
مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو ۲۶۰
۲۔ تقویٰ ۲۶۱
تقویٰ وتواضع کی فضیلت ۲۶۱
خوف خدا کا صلہ مغفرت ۲۶۱
صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل ہے ۲۶۲
قلب کی وجہ تسمیہ ۲۶۲
دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے ۲۶۳
مومن متقی کی فضیلت ۲۶۳
۲۵۔ کتاب الدعوات ۲۶۵
۱۔ فضائل دعا ۲۶۷
دعا کرنے والے پر اللہ کا خاص فضل ہوتا ہے ۲۶۷
کثرت دعا کی ترغیب ۲۶۷
افادۂ رضویہ ۲۶۷
کثرت دعا کی ترغیب ۲۶۸
جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۰
مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے؟ ۲۹۰
افادۂ رضویہ ۲۹۲

عرفہ کے دن دعا بہتر ہے ۲۹۴
نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے ۲۹۴
ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۶
افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۶
آخری رات میں دعا کی فضیلت ۲۹۷
اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۸
راتوں کو جاگ کر دعا کرنا ۲۹۸
پانچ راتوں میں دعا مقبول ہے ۲۹۸
تین اوقات میں دعا کے قبولیت ۲۹۹
دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۹
غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے ۳۰۰
آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے ۳۰۰
رقت قلب کے وقت دعا مقبول ہے ۳۰۰
دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا قبول ہے ۳۰۱
مرغ کی آواز پر اللہ کا فضل مانگو ۳۰۱
مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی ۳۰۱

۴۔ کن لوگوں کی دعا کب اور کہاں قبول ہوتی ہے ۳۰۳

چار اشخاص کی دعا مقبول ہے ۳۰۳
حاجیوں کی دعا مقبول ہے ۳۰۴
احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے ۳۰۵
مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے ۳۰۵
جلدی نہ کرنے والی کی دعا قبول ہوتی ہے ۳۰۶
افادۂ رضویہ ۳۰۶

راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے ۳۰۸
تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں ۳۰۸
افادۂ رضویہ ۳۰۹
تین مقامات پر دعا مقبول ہے ۳۱۰
مزارات پر جاکر دعا کرنے کا ثبوت ۳۱۰
اپنے لئے دوسرں سے دعا کراؤ ۳۱۱
بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ ۳۱۱

۵۔ مسنون دعائیں ۳۱۲

نماز کے بعد کی دعا ۳۱۲
مسنون دعا ۳۱۲
افادۂ رضویہ ۳۱۵
فائدہ ۳۱۸
اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا ۳۱۹
عافیت کی دعا ۳۱۹

۲۶۔ کتاب الذکر ۳۲۱

ا۔ فضائل ذکر ۳۲۳

فضیلت ذکر ۳۲۳
افضل الذکر کیا ہے؟ ۳۲۷
ذکر اللہ پر اجر وثواب ۳۲۷
ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے ۳۲۸
ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ۳۲۸

ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے ۳۳۰
سبحان اللہ کی فضیلت ۳۳۰
تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت ۳۳۱
فضائل کلمہ طیبہ ۳۳۱
مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو ۳۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳۴
ذکر آہستہ بہتر ہے ۳۳۶
۲۔ فضیلت مجالس ذکر ۳۳۷
مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں ۳۳۷
ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں ۳۳۹
افادۂ رضویہ ۳۴۰
۳۔ ذکر کی تاکید ۳۴۱
ذکر اللہ کی کثرت کرو ۳۴۱
ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو ۳۴۲
افادۂ رضویہ ۳۴۳
۲۷۔ کتاب الفرائض ۳۴۵
۱۔ علم فرائض کی اہمیت ۳۴۷
علم فرائض نصف علم دین ہے ۳۴۷
میراث سے محروم نہ کرو ۳۴۷
افادۂ رضویہ ۳۴۸

۱

۲۔ میراث کی تفصیل ۳۵۱

عصبہ کو مال پہلے دیا جائے ۳۵۱
قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں ۳۵۱
اہل قرابت کو میراث دو ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۲
ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے ۳۵۲
افادۂ رضویہ ۳۵۳
کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا ۳۵۴

۲۸۔ کتاب الساعۃ ۳۵۷

۱۔ علامات قیامت ۳۵۹

جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی ۳۵۹
نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی نشانی ۳۵۹
آخری زمانوں میں معاملہ برعکس ہوگا ۳۶۰
آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے ۳۶۰
افادۂ رضویہ ۳۶۰
حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت ۳۶۱

۲۔ دجال ۳۶۲

دجال کا خروج ۳۶۲
واقعہ ابن صیاد ۳۶۴
افادۂ رضویہ ۳۶۵
تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے ۳۶۶
ستائیس دجال ہوں گے ۳۶۷

۳۔ میدان قیامت ۳۶۸
حساب وکتاب ۳۶۸
پل صراط جہنم کا پیٹھ پر نصب ہوگا ۳۶۹
۴۔ شفاعت ۳۷۳
شفاعت کا ثبوت ۳۷۳
شفاعت کبیرہ گناہوں کیلئے ہے ۳۷۵
حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے ۳۷۶
شفاعت کبریٰ کی تفصیل ۳۷۶
حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے ۳۸۳
حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے ۳۸۳
کافر ومشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے ۳۸۳
حضور کو اپنی امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا ۳۸۴
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا ۳۸۴
مقام محمود منصب شفاعت ہے ۳۸۵
افادۂ رضویہ ۳۸۶
شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا ۳۹۰
عام جنتی بھی شفاعت کریں گے ۳۹۳
نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے ۳۹۵
۵۔ حوض کوثر ۳۹۶
حوض کوثر کی خصوصیت ۳۹۶
حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں ۳۹۷
۶۔ رویت باری تعالیٰ ۳۹۸
رویت باری تعالیٰ حق ہے ۳۹۸
جنت اور دیدار الٰہی ۳۹۸

اہل جنت کیلئے تجلی ربانی کا نزول ۳۹۹
اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے ۳۹۹
اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے ۴۰۲
۷۔ جنت ۴۰۳
جنت اور دوزخ کا مکالمہ ۴۰۳
جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے ۴۰۴
زمانہ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں ۴۰۴
اہل جنت کی مقبولیت ۴۰۴
مومنوں سے جنت قریب ہوگی ۴۰۵
جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی ۴۰۷
افادۂ رضویہ ۴۰۷
بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جائیں گے ۴۰۸
۸۔ جہنم ۴۰۹
جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے ۴۰۹
ادنیٰ عذاب پانے والا دوزخی ۴۱۰
نفس امارہ اور جنت ودوزخ ۴۱۱
ابوطالب کا حال ۴۱۳
افادۂ رضویہ ۴۱۷
۲۹۔ کتاب الفضائل ۴۲۲
۱۔ فضائل قرآن ۴۲۵
تلاوت قرآن کی فضیلت ۴۲۵
افادۂ رضویہ ۴۲۶

عظمت قرآن ۴۲۶
افادۂ رضویہ ۴۲۷
فضیلت سورۂ بقرہ وآل عمران ۴۲۷
فضیلت سورۂ رحمٰن ۴۲۸
فضیلت سورۂ اخلاص ۴۲۸
تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے ۴۲۹
تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو ۴۳۰
جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ۴۳۱
قرآن کی تلاوت میں سوز وگداز پیدا کرو ۴۳۱
تلاوت قرآن کی کثرت کرو ۴۳۳
قرآن بندوں کیلئے ہدایت ہے ۴۳۳
آداب قرآن وحدیث ۴۳۴
افادۂ رضویہ ۴۳۴
فضیلت حافظ قرآن ۴۳۴
تعلیم قرآن کی فضیلت ۴۳۵
تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد عمل ہے ۴۳۶
معنی قرآن میں غور کرو ۴۳۶
حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت ۴۳۷
جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو ویران گھر کی طرح ہے ۴۳۷
قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے ۴۳۸
قرآن بھول جانے پر وعید ۴۳۸
قرآن کی حفاظت کرو ۴۳۸
قرآن بندوں کیلئے فلاح کا سبب ہے ۴۳۹
قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ۴۳۹

ہر آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے ۴۴۰
بسملہ قرآنی سورتوں کیلئے حد فاصل ہے ۴۴۰
قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو ۴۴۱
ختم قرآن کریم پہ اظہار خوشی ۴۴۲
۲۔ فضائل قبائل ۴۴۳
فضیلت قریش ۴۴۳
قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے ۴۴۳
افادۂ رضویہ ۴۴۷
قریش، انصار اور ثقیف کی فضیلت ۴۵۱
قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی ۴۵۱
قریشی عورتوں کی فضیلت ۴۵۲
فضیلت بنی ہاشم ۴۵۲
قبیلہ مضر کی فضیلت ۴۵۷
اہل عرب کی فضیلت ۴۵۷
اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے ۴۵۸
۳۔ فضائل مقامات ۴۵۹
فضیلت حجاز ۴۶۹
شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا ۴۶۹
عرب کی فضیلت ۴۶۱
فضیلت عسقلان وغزہ ۴۶۱
۴۔ فضائل ایام ۴۶۳
بدھ کی فضیلت ۴۶۳
شب برأت کی فضیلت ۴۶۳

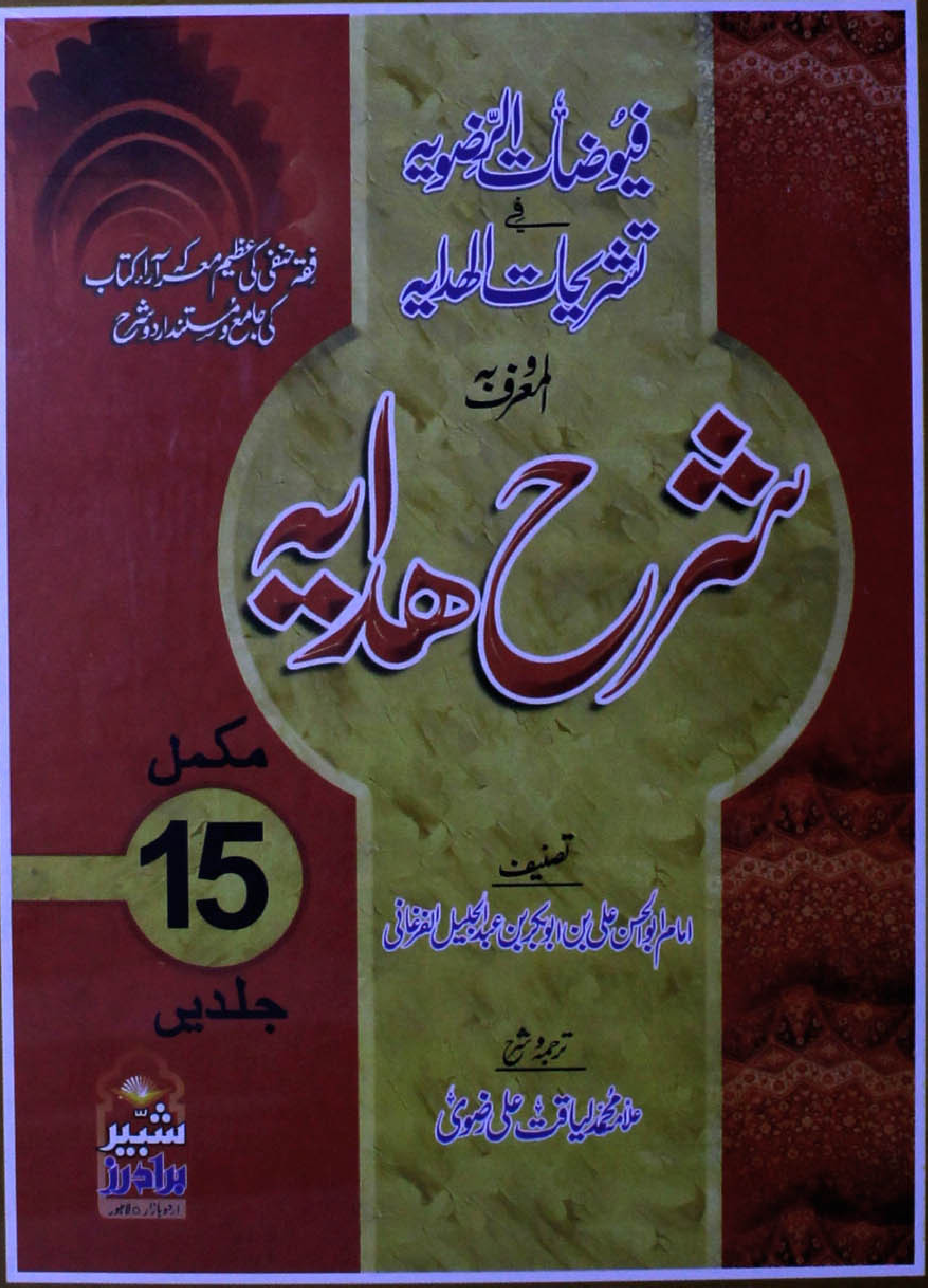

فیوضات الرضویہ

فی

تشریحات الہدایہ

المعروف بہ

شرح ہدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکہ آرا کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف

امام ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
E-mail: shabbirbrother786@gmail.com